CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کھاسے صاحب

تیستدہ خاطرہ

پیدل

15 جنوری

[illegible]

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دلّی کی بیگماتی زبان

محی الدین حسن

نئی آواز۔ جامعہ نگر۔ نئی دِلّی ۱۱۰۰۲۵

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صدر دفتر:-

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

شاخیں:-

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار، دہلی 110006

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنسس بلڈنگ، بمبئی 400003

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ 202001

پہلی بار ستمبر ۱۹۷۶ء قیمت -/7

(نعمانی پرنٹنگ پریس، دہلی)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پیش لفظ

اُردو زبان ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں رنگا رنگی اور تنوّع ہے، دنیا کی بہت کم زبانیں اس طرح کی وسعت اور ہمہ گیری کی حامل ہیں، علم زبان کے محقق کے لیے اس کا مطالعہ کئی دلچسپیاں رکھتا ہے۔ اس کی کئی سطحیں ہیں۔ شہروں کی زبان، دیہاتی زبان، کرخنداری زبان، بیگماتی زبان۔ شرفا کے محاورے۔ علما کے فقرے۔ شعرا کی خیال آرائیاں۔ حتیٰ کہ شمال اور مغرب کی زبان ان سب میں انفرادیت ہے۔ اس کی وجہ غالباً وہ ہندستانی معاشرہ اور سماج ہے جو کثیر الحیثیت ہے۔ اس کثرت میں اُردو ایک وحدت کے طور پر پیدا ہوئی اور اس نے ان تمام مظاہر کو اپنے پہلو میں سمو لیا۔ ہندستانی سماج کی پوری رنگا رنگی اور حسن اس نے اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ ہندستان بالخصوص اسلامی معاشرے میں عورت اور مرد الگ الگ خانوں میں بٹے ہوتے تھے۔ مخلوط معاشرے کی عدم موجودگی کے سبب عورتوں کی اپنی فکر، اپنی زبان اپنا ماحول ایک مخصوص ذہنیت کا حامل ہوگیا۔ زبان بھی اس طرزِ فکر سے نہیں بچی چنانچہ اُردو میں بیگماتی محاورے اور بیگماتی زبان مخصوص لفظیات کی حامل ہے۔ جس کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ ریختی کے سبب اس کے کچھ نمونے اہلِ نظر کو میسّر آئے۔ چنانچہ اُنیسویں صدی کے اوائل میں جب اُردو نثر کو وسعت ملی تب اس طرف توجہ کی گئی۔ منشی چرنجی لال نے ۱۸۸۶ء میں مخزن المحاورات لکھ کر اس ضرورت کی تکمیل کی۔ پھر سید احمد

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دہلوی نے لغات النسا لکھ کر اس مضمون میں وسعت پیدا کی۔ زیر نظر تصنیف عزیزی محی الدین حسن صاحب کا تحقیقی مطالعہ ہے۔ محی الدین حسن صاحب کو مصوّری اور ادبی ذوق ورثہ میں ملا ہے۔ یہ جناب حیرت بدایونی کے صاحبزادے اور محترمہ جیلانی بانو اور احمد جلیس صاحب کے برادر خورد ہیں۔

اس مختصر سے مطالعہ میں انھوں نے اپنے طور پر بیگماتی زبان کا پس منظر، اس کے اجزا، ضرب الامثال اور کہاوتیں۔ لوک گیت وغیرہ کو بڑی عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مجھے اُمید ہے یہ تصنیف باوجود مختصر ہونے کے اہل نظر سے خراج تحسین وصول کریگی۔

ڈاکٹر رفعیہ سلطانہ
صدر شعبۂ اُردو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فہرست

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تمہید

لسانیات کی اصطلاح میں زبان دراصل وہ ملفوظ آوازیں ہیں جو انسان اپنے منہ سے ادا کرتا ہے اور اپنے مافی الضمیر کو ایک دوسرے تک پہنچاتا ہے، دراصل انسانی زندگی کا دار و مدار قطعی طور پر زبان ہی پر منحصر ہے۔ یہ ہماری زندگی کا نہ صرف اہم اثاثہ ہے بلکہ یہ ہماری زندگی میں بڑے اہم کام انجام دیتی ہے۔

قدرت نے زبان کو انسان اور حیوان کے بنیادی فرق کو سمجھنے کے لیے رکھا ہے، پھر انسانوں میں بھی مزید تقسیم قدرت نے عورتوں اور مردوں کی زبان میں فرق پیدا کر دیا ہے۔ جس طرح عورتوں اور مردوں کے درمیان جنس کا بنیادی فرق ہے اسی طرح زبان میں بھی قدرے نمایاں فرق پایا جاتا ہے جیسے جملوں کی در و بست، تذکیر و تانیث کا استعمال، صوتی اثرات، جملوں کی ساخت اور آواز کا فرق عورتوں اور مردوں کے درمیان امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔

زبان جو تحریر میں آتی ہے وہ گفتگو میں بالکلیہ قائم نہیں رہ سکتی، تحریر اور عام بول چال کی زبان میں فرق ہوتا ہے بالکل اسی طرح عورتوں کی تحریر و تقریر میں بھی نمایاں فرق ہے۔

زبان کے ارتقا کا اگر ہم بہ غور معائنہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لسانی اعتبار سے زبان میں نمایاں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح زبان باعتبارِ زمانہ بدلتی رہتی ہے اور ان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تبدیلیوں میں عورتوں کا بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کی زبان کے فرق کی چند مثالیں دیکھیے۔

اگر کسی کا حلیہ بیان کرنا ہوتا تو مرد یوں کہتے۔

"مرزا صاحب بڑے نازک مزاج، چھوٹا سا قد اچکن پہنے، ہوائیاں بھرتے، لپائیں چھپائیں ہر محفل کی رونق بنے پھرتے تھے، مگر اپنی دل کی بات دل ہی میں رکھتے کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتے۔"

اسی بات کو اپنے مخصوص لہجے میں خواتین اس طرح ادا کرتیں "اے ہے! مرزا صاحب بڑے سبک مزاج، بوٹا سا قد الگنی پر ڈالنے کے لایق تھے، اچکن پہنے ہر محفل میں دیکھ لو مگر اپنے جی کی جی میں رکھتے کسی سے نہ کہتے۔"

اگر کسی مرد کو یہ کہنا ہوتا "تیرا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا" تو خاتون یوں کہتیں "اوئی تیری مت تو نہیں کٹ گئی۔" اسی طرح کی بے شمار مثالیں ہم کو عام زبان اور بیگماتی زبان کے فرق کو سمجھنے کے لیے ملتی ہیں۔ بیگماتی زبان کے مطالعے سے اس بات کا بھی بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری زبان میں کتنی وسعت ہے جس کو خواتین بڑے اچھے انداز میں پیش کرتی ہیں، بعض محاورے، استعارے، کہاوتیں اور تلمیحات ایسی ہیں کہ صرف خواتین ہی استعمال کیا کرتی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ یہ ان ہی کے منہ سے بھلا لگتا ہے۔ کہتے ہیں قدرت نے ہر جاندار میں کوئی نہ کوئی ایسی خاص بات ضرور رکھی ہے جس کی مدد سے وہ ایک دوسرے پر غالب آسکے۔

عورتوں کو یہ عطیہ قدرت نے زبان کے طور پہ بخشا ہے۔ عورتوں کی زبان بہت زیادہ شایستہ پاک و صاف اور شیریں ہوتی ہے نسبتاً مردوں کے اُن کا اندازِ بیان زیادہ اثر پذیر ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتیں ایک محدود ماحول میں سانس لیتی ہیں اور نجی واقعات ان کی زندگی میں اہم حصہ لیتے ہیں۔ محدود فضا میں رہنے کی وجہ سے باہر کے ماحول کا اثر ان کی زبان پر نہیں پڑتا۔ وہ اپنا مخصوص اندازِ بیان اختیار کرتی ہیں، لیکن موجودہ دور کی زبان اور قدیم دور کی عورتوں کی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زبان میں رفتہ رفتہ نمایاں تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اس بات کی روشنی میں ہم بہ آسانی پتا لگا سکتے ہیں کہ لسانی اور ارتقائی منزلیں طے کرتے کرتے بیگماتی زبان نے اب کیا شکل اختیار کرلی ہے جس کو اپنے مخصوص اندازِ بیان کی وجہ سے اُردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔

اس پر روشنی ڈالنے سے قبل ہم کو اس بات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ جس دور کی زبان کا ہم ذکر کریں اس کا پس منظر کیا تھا۔ شمالی ہند میں دلّی اور لکھنؤ اسکول جو زبان دانی کی سند رکھتے تھے جہاں کے ماحول میں اُردو زبان پھولی پھلی اور اس سرزمین کے پیدا ہونے والے ہر بچّے کے خمیر میں اُردو رچ بس گئی تھی اور گھٹّی میں پڑی تھی۔ چنانچہ اس دور کی تحریروں میں مسجّع و مقفیٰ عبارت ہم کو ملتی ہے جس کی بہترین مثال میرامّن کی باغ و بہار ہے' بات کرنے کے انداز میں تصنّع ہوتا تھا اور ہر چھوٹا بڑا شاعر ہوا کرتا تھا اور شاعرانہ انداز میں گفتگو کیا کرتا تھا' قافیہ پیمائی کا عام رواج تھا۔ لکھنؤ اور دلّی کے بانکے چھیل چھبیلے نواب مشہور تھے' ان کو عالم روزگار سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا' مرغ بازی' بٹیر بازی' کنکوّے لڑانا' مجرے دیکھنا' کھیل تماشے دیکھنا شعر و شاعری کا عام چرچا تھا اور شعریت ان کی رگ رگ میں سرایت کر چکی تھی یہ اُس زمانے کا عام معاشرہ تھا۔ دلّی کے بارے میں مشہور ہے کہ "نو دلی دس لبعد دلی قلعہ وزیر آباد" چنانچہ دلّی کے مضافات اور خاص قلعے کی زبان میں بڑا فرق تھا اور قلعۂ معلّیٰ کی زبان صرف محلوں اور شاہی خاندانوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ۱۸۰۳ء میں انشاء اللہ خاں انشاؔ نے اپنی تصنیف دریائے لطافت میں دلّی کے شہدوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی زبان کا اثر بھی دکھایا ہے۔ انھوں نے دلّی کے گلی کوچوں کی زبان' جامع مسجد کی سیڑھیوں پر جو زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی وہ اور دلّی کی ٹکسالی زبان جو منفرد تھی' دلّی کی کرخنداری اور عوامی زبان اور اس میں بھی خاص دلّی کی بیگماتی زبان کا فرق دکھایا ہے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سیاسی انتشار کی وجہ سے دلّی ہمیشہ حوادث کا شکار رہی دلّی کے خاص خاص لوگ یہاں سے ہجرت کر رہے تھے جس کی وجہ سے قلعہ معلیٰ کی زبان محلوں اور شاہی خاندانوں ہی کی حد تک محدود ہو کر رہ گئی تھی ان محلوں میں کوچہ بلّی ماراں، کوچہ چیلاں، کوچہ پنڈت اور جامع مسجد کے آس پاس کا علاقہ شامل تھا جس کا مطالعہ انشا نے بڑی گہری نظر سے کیا تھا۔ یہ بھی ایک خاص بات ہے کہ بیگماتی زبان کے نمونے اور زیادہ تر تحریریں ہم کو مردوں کے یہاں ملتے ہیں چنانچہ پروفیسر آغا حیدر حسن خاں نے اپنے ایک مضمون میں جو انھوں نے بیگماتی اُردو پر لکھا تھا عورتوں کے معاملات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے "سبحان اللہ کیا مزے کی بات ہے کہ مردوں سے فرمائش ہوتی ہے کہ وہ بیگمات کی زبان میں تقریر کریں، اور مردوے اپنے چاروں طرف بیویوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہڑ دنگیاں شہدوں کی لٹھ ہو گئیں"۔ خیر ہزاروں برس سے مرد ہی عورت کے اُستاد ہیں اور خود داؤ پیچ سکھا کر خود ہی چت ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ڈپٹی نذیر احمد، راشد الخیری، منشی فیض الدین نے بزم آخر اور سیّد احمد دہلوی نے محاورات نسواں، لغات النسا، رسوم دہلی اور ہادی النساء میں عورتوں کی زبان کے خاص خاص محاورات، ضرب الامثال، کہاوتیں، ریت رسمیں اور اُن کی زبان کے نمونے دکھلائے ہیں۔ اس کے علاوہ پروفیسر آغا حیدر حسن مرزا نے پس پردہ اور دیوانِ جان (ریختی کا مجموعۂ کلام) میں بیگماتی زبان کی جھلکیاں اور چاشنی کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ خواجہ ناصر نذیر فراق دہلوی نے بیگموں کی چھیڑ چھاڑ اور سات طلاقنوں کی کہانی میں بیگماتی زبان کو بڑے دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ اور اسی طرح کے کئی مصنفین وزیر حسن دہلوی کی چاند بی بی سلطانہ، فرحت اللہ بیگ، خواجہ حسن نظامی، خواجہ محمد شفیع، ذکاء اللہ، عصمت چغتائی کی تحریروں میں بھی بیگماتی زبان کے چٹخارے ملتے ہیں۔

جعفر علی خاں اثر لکھنوی کی فرہنگِ اثر جس میں خاص بیگمات کے محاورات،

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ضرب الامثال اور روزمرّہ الفاظ کا بے شمار ذخیرہ ملتا ہے یہ اپنی جگہ ایک مستند لغت ہے اسی طرح محمدؐ منیر الدین کی محاوراتِ نسواں خاص بیگمات کی زبان، مولوی عابد حسین کی گلدستۂ محاورات، سیّد تصدق حسین کی قرار اللغات، محمود نیازی کی اُردو زبان و تلمیحات، محمدؐ نجم الدین کی اُردو زبان اور ضرب الامثال، فرہنگ آصفیہ وغیرہ میں نسوانی ادب کا وافر ذخیرہ ہم کو ملتا ہے لیکن ان سب کتابوں کی نوعیت سے ہٹ کر اس تحقیقی مقالے میں جو کتاب کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے صرف ایسی ہی ضرب الامثال، محاورات روزمرّہ، کہاوتیں اور دلّی کی بیگمات کا وہ پس منظر جو غدر سے پہلے تھا اُن کی طرزِ معاشرت، رہن، سہن، ریت رسمیں اور اُن کی زبان کا لب و لہجہ جواب ناپید ہے، بڑی تحقیق اور جستجو کے بعد دستیاب ہوا ہے اس کو پیش کیا گیا ہے۔

اب اگر ہم قلعے کی بیگماتی کے محاورات، ضرب الامثال اور عام بول چال کے الفاظ کا باریک بینی سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کے اعتقادات اور ریت رسمیں ایک محدود فضا میں پرورش پاتی ہیں اور دلّی کیونکہ شروع سے ہندو مسلم حکمرانوں کا پایۂ تخت رہی ہے اور خود محمدؐ جلال الدین اکبر نے بہت سے ہندستانی عقائد و مراسم اختیار کر لیے تھے، اس نے عقد و مناکحت کا سلسلہ بھی راجپوتوں سے جاری کر دیا تھا۔ چنانچہ اس کے دور میں ہندستانی رسمیں مسلمان خواتین میں عام طور پر رائج تھیں جس کی بڑی مثال "بی بی کی صحنک" ہے جو عام طور پر دلّی لکھنؤ میں رائج ہے اور ہر شادی بیاہ یا کسی بھی خوشی کے موقع پر پہلے حضرت بی بی فاطمہ کی نیاز کروائی جاتی ہے۔ اس رسم کی ابتدا جودھا بائی نے کی تھی تاکہ اس کا بیٹا جنگ میں فتح یاب ہو کر واپس آئے۔

آج تک بی بی کی صحنک کی رسم کا رواج باقی ہے۔ پہلے اس کو صرف سیدانیوں کو ہی کھانے کی اجازت ہوتی تھی اور ان کی آزمائش چونا کھلا کر کی جاتی تھی لیکن آج کل دلّی میں چوڑیاں والی اور معزز بڑی بوڑھیاں اس نیاز کو چکھا کرتی ہیں۔ اس

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کے علاوہ ایسی بیسیوں ریت رسمیں ہیں جو بیگمات میں رائج ہیں اور جو ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کے ٹونے ٹوٹکے، جادو منتر، جھاڑ پھونک، چھوچھکے، تعویذ گنڈے، صدقے کی ماش وغیرہ عام طور پر بیگمات کو ان ریت رسموں پر اعتقاد تھا۔ ایک ٹوٹکا یہ بھی تھا کہ بیگمات کے وہ کم سن بچے جو اکثر راتوں کو بستر میں پیشاب کر لیا کرتے تھے اُن کو صبح ہی صبح فجر کے وقت اٹھا کر سات گھروں پر بھیجا کرتے تھے اور دروازے پر جا کر بچہ کھٹکا مارتا جب کوئی اندر سے جواب دیتا کون ہے۔؟ بچہ کہتا! "میں ہوں متن ہٹ میرا چھوٹ تجھے لگ"! یہ کہہ کر وہاں سے بھاگ جاتا اور پھر دوسرے دروازے پر یہی کہتا اس طرح سات دروازوں پر جانے کے بعد گھر واپس آتا اس کی نظر اتاری جاتی اور پھر وہ کبھی رات کو بستر پر پیشاب نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح مختلف سہاگ گھوڑیاں، جچّا گیریاں، لوریاں، پہیلیاں وغیرہ ایسی ہیں جن میں کرشن جی کی پیدائش کا ذکر اور ہندو مذہب کے عقائد اور دیوی دیوتاؤں کے نام آتے ہیں مثلاً جچّا کا تارے دیکھنا، ستوانسا کی رسم، نوماسا کی رسم، شادی کے بعد چوتھی کھیلنے کی رسم وغیرہ ان میں ہندو عقائد شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ٹونے ٹوٹکوں کا رواج آج بھی دلّی اور لکھنؤ میں کثرت سے ہے اور اگر کسی فال میں بد فالی ہو جائے تو "بی راسا" کے نام کا کھلّہ دھو کے اٹھایا جاتا ہے اس سے نیک فالی کا شگون لیتے ہیں۔ اگر کسی کے گھر چوری ہو جائے تو جس کا مال چوری جاتا ہے وہ بُروں کی جان پر صبر کر کے اللہ کے گھر چُرانے والے کا نام لے کر، اس کے نام کی اینٹ اُلٹا کر رکھ دیتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ چُرانے والے کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی اسی طرح ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ اگر کسی کے مکان کی کڑیاں چرچر کرتی ہوں تو وہ مکان منحوس سمجھا جاتا ہے اور اس کی نحوست دور کرنے کو دہی کے چھینٹے کڑیوں پر دیے جاتے ہیں اور ٹوٹکے کیے جاتے ہیں، اس سے یہ مقصد لیا جاتا ہے کہ کڑیوں کا بولنا کسی رہنے والے کی مرگِ ناگہانی کو بتاتا ہے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اکثر آبخورے سے سر پر پانی ڈالنا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے اور خیال تھا کہ ایسا کرنے سے بال جھڑ جاتے ہیں اور بال خورا ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کے اتفاق سے جھاڑو لگ گئی تو کہتے ہیں سوکھے کی بیماری لگ جائے گی۔ اس لیے جھاڑو کی تیلیوں کے سرے توڑ کر ٹھکار دیتے ہیں اور اگر یہ جھاڑو کسی کتے یا بلی کو لگ جائے تو وہم کرتے ہیں کہ انھیں کھانسی ہو جائے گی۔ اگر پھکنی سے کوئی مارتا تو یہ خیال پیدا ہوتا کہ آدمی موٹا ہو جائے گا۔ اس قسم کے توہمات کئی ہیں جن میں دنوں اور وقتوں کو بھی دخل تھا۔ مثلاً کوئی رات کے وقت کنگھی کرے تو پریشانی لاحق ہو گی۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنا یا انگلیاں چٹخانا بھی نحوست کی نشانی ہے۔ جو بچہ پانووں کے بل پیدا ہوتا ہے اسے پایل کہتے ہیں اور ٹونے ٹوٹکے میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ کمر میں چک آجائے تو یہ ٹوٹکا ایک پر ایک ہے کہ پایل کی ٹھوکر کمر میں لگوائی جائے۔ اگر بچہ ماں کے پیٹ سے نیچے نہ سرکے تو ایسی عورت کو پرانی قبر کی مٹی چٹواتے ہیں تاکہ وہ ہل جائے۔

اس طرح کے بے شمار عقیدے بیگمات میں پائے جاتے تھے اور بعض بعض جگہ آج بھی ان پر عمل ہوتا ہے۔ ان عقیدوں اور توہمات کے ساتھ ساتھ بیگمات میں مختلف قسم کی ریت رسمیں بھی رائج تھیں جو اب رفتہ رفتہ مٹتی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خاندان میں چھوٹے بچے نہ ہوتے تو گڈے گڑیوں کا بیاہ رچایا جاتا اور اکثر بیویاں جانور پالا کرتیں۔ جیسے توتے مینا جو طرح طرح کی باتیں اور بولیاں بولا کرتی تھیں۔ اکثر بیویاں بلیاں بھی پالا کرتی تھیں اور ان کے بیاہ آپس میں رچایا کرتی تھیں اگر ان کے بچے ہوتے تو چھٹی چھلے کیے جاتے۔ گلہریاں پالی جاتی تھیں گلہری کے بچے کو اپنے ساتھ دودھ پلاتیں اور انھیں ایسا ہلاتیں کہ گلہری کا بچہ کبھی پچھوے میں بیٹھا ہے کبھی شانے پر چڑھ گیا شادی بیاہ مہمانی میں کبھی دم کے ساتھ لگا ہے۔ دسترخوان پر ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے اور اگر کہیں جو نچل مینائیں جب آپس میں ملتیں تو شادی بیاہ کا شغلا اٹھتا وہیں آپس میں اس کی نسبت طے کر لیتیں اور بڑی دھوم دھام سے اس کی شادی ہوتی۔ غرض

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اس قسم کے بے شمار کھیل تماشے دلّی کی بیگمات کیا کرتی تھیں۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ دلّی کی مٹّی میں قدرت نے محبت گوندھ دی تھی۔ وہاں کی بیگمات بے حد ملنسار اور محبت والی ہوتی تھیں جب اپنے سارے رشتے ناتے ختم ہو جاتے تو دوسروں سے رشتہ جوڑا کرتیں اور آپس میں طرح طرح کے رشتے باندھا کرتی تھیں اور جب ایک دوسرے کی خو بو سے بہ خوبی واقف ہو جاتیں تو چھیڑ چھاڑ، ہنسی مذاق، چہل شروع ہوتی دوگانہ بادام، دوگانہ پھل، دوگانہ پان یا دوگانہ موتی یا کبھی دو پلکہ نگینہ کسی چیز میں چھپا کر دھوکے دھڑی سے موقع دیکھ کر سیدھے ہاتھ میں تھما دیتیں اور کہتیں "فراموش"۔ اگر کسی نے بھولے سے دوگانی چیز لے لی تو وہ فراموش ہوگئی۔ بعض بیگمیں کسی دوجیا یعنی حاملہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر فراموش کرتیں اور ڈھائی ہزار لونڈیوں یا غلاموں کی فرمائش کیا کرتی تھیں اور اس دن سے یہ دونوں دوگانہ بہنیں کہلایا کرتی تھیں۔ یہ رشتہ شادی بیاہ مرنے جینے تک حقیقی بہنوں کی طرح قائم رہتا اور پھر ان کی آل اولاد اور کنبہ رشتہ فراموش سے بچنے کی غرض سے یا تو اُلٹے ہاتھ میں لیتے تھے یا اگر سیدھے ہاتھ میں لیتے تو کہہ دیتے "یاد ہے" پھر فراموش یوں ہی رہ جاتی۔

اسی طرح ایک بہناپا ہم رنگی کا یعنی جس محفل میں وہ جائیں دونوں ایک جیسے کپڑے ہمیشہ پہنا کرتیں اور اسی طرح دل جان کا رشتہ، جانِ من کا رشتہ، دشمن بہن کا رشتہ جو سب سے قابلِ قدر سمجھا جاتا اور مضبوط ہوا کرتا تھا، الائچی بہن، دوپٹہ بدل بہن، پیر بہن کا رشتہ بعض بیگمات آپس میں امّاں، چچا یا ماموں کا رشتہ کیا کرتی تھیں اور یہ آپس میں مردانہ انداز میں گفتگو کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح ایک رشتہ زناخی کا بھی عام طور پر رائج تھا جس کی تفصیل رسم و رواج کے باب میں دی گئی ہے۔

اسی طرح بیگمات کے مختلف لوک گیت اور خاص خاص کہاوتیں، محاورات، ضرب الامثال اور روزمرّہ الفاظ جو عام طور پر دلّی میں رائج تھے، ان کو بھی اس

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

دلّی کی اس بیگماتی زبان کو پڑھ کر اس بات کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس طرح آپس میں بے تکلّفانہ گفتگو کیا کرتی تھیں اور کس قدر وسعت اور مٹھاس اُردو زبان میں پائی جاتی ہے۔

دلّی کی بیگماتی زبان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگمات کی زبان کا پس منظر

شمالی ہند کی بیگماتی زبان کا جائزہ لینے سے قبل ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کیا اسباب تھے جن کی وجہ سے عام اُردو اور بیگماتی اُردو میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔

ہندستانی عورتیں ابتدا ہی سے پردے کی بڑی سختی کے ساتھ پابندی کیا کرتی تھیں اور پردہ ہی دراصل وہ سبب ہے جس کی وجہ سے عام اُردو اور بیگمات کی اُردو میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ بیگمات جو زبان بولا کرتی تھیں اس میں ان کی سماجی زندگی کی جھلکیاں ہم کو صاف صاف دکھائی دیتی ہیں وہ زبان کے قواعد و ضوابط سے ابتدا میں ناواقف تھیں جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کی زندگی ایک محدود ماحول اور فضا میں بسر ہو رہی تھی جو ایک دائرے کی طرح ان کو گھیرے ہوئے تھی یعنی ان کی زبان قلعہ اور کوٹھیوں سے باہر نہیں نکلتی تھی اسی لیے ان کی زبان پر باہر کی زبان کا یعنی مردوں کی زبان کا اثر نہیں پڑا تھا۔ شمالی ہند میں قلعۂ معلّی کی بیگمات اپنی لڑکیوں کو بڑا سخت پردہ کروایا کرتی تھیں اور اُن کو کسی بھی غیر مرد کے سایے سے دور رکھا جاتا تھا۔ چنانچہ شاہی قلعوں، کوٹھیوں اور محلات میں بیگمات کے لیے اندر کی جانب خاص طور سے زنان خانے بنائے جاتے تھے اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگمات کی ساری زندگی اسی چار دیواری میں گزرتی تھی۔ ہر قسم کی رسومات جو زندگی کا جز تھیں یعنی شادی بیاہ، موت مٹی سب کچھ اسی چار دیواری کے اندر انجام پاتیں اور کنواری لڑکیوں کو غیر یعنی باہر سے آنے والی دوسری بڑی بوڑھیوں سے بھی پردہ کروایا جاتا تھا تاکہ اُن کے بارے میں کوئی غیر غلط رائے کا اظہار نہ کر سکے۔

اسی لیے کہتے تھے کہ میکے سے ڈولی آتی اور سسرال سے ڈولا نکلتا تھا۔ یہی اسباب تھے جو بیگمات کی عام بول چال کی زبان اور معیاری اُردو زبان میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ دلّی کی بیگماتی زبان میں، اب موجودہ دور میں، یہ اختلافات رفتہ رفتہ مٹتے جا رہے ہیں کیونکہ قلعہ معلیٰ جہاں یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی وہ رفتہ رفتہ وہاں سے ہجرت کرتے رہے اور دوسرے مقامات کے لوگ باہر سے آکر دلّی میں بسنے لگے پھر پردہ بھی اب درمیان سے اُٹھتا جا رہا ہے ان اسباب کی بنا پر اب دلّی کی بیگماتی زبان میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ان کی زبان میں پنجابی زبان کا زیادہ اثر پیدا ہو رہا ہے۔

جب ہم قلعہ معلیٰ کی زبان کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے لیے قابلِ غور ہوتی ہے کہ ہم کو جتنی بھی تحریریں بیگماتی زبان میں ملتی ہیں اُن میں سے بیشتر مردوں کی ہیں جس کی بڑی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ ایک زمانے میں دلّی اور لکھنؤ میں کثرت سے ریختی گو شعرا پیدا ہو گئے تھے جنھوں نے اپنے اشعار میں بڑے اچھے محاورات اور ضرب الامثال کا خاص عورتوں کی زبان میں استعمال کیا ہے۔ یوں تو ہاشمی دکن کا پہلا ریختی گو شاعر تھا لیکن شمالی ہند نے جب اس صنف کو اپنایا تو بے شمار ریختی گو شعرا پیدا ہو گئے جیسے انشاؔ۔ رنگینؔ۔ نازنینؔ اور جان صاحب نے ریختی کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ عورتیں شرما جائیں اور پھر عورتوں کی زبان سے وہ الفاظ نکلوائے جن کو ادا کرنے میں ان کو شرم و جھجک محسوس ہوتی تھی۔ یہ ریختیاں عموماً عورتوں کی محفل میں دوپٹہ اوڑھ کر بڑے ناز و نخرے اور اداؤں کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ میر یار علی جان صاحب کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ جب کبھی زنانہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مجلس میں جاتے تو سارے اہتمام کے ساتھ جایا کرتے تھے ذیل میں چند ایسی ریختیاں پیش کی جاتی ہیں جن کا تعلق بیگمات کی مختلف ریت رسموں اور توہمات سے ہے جو خاص عورتوں کی زبان اور محاورات میں لکھی گئی ہیں۔

آملا بچھڑا سجن مانا تھا میں نے بیگما
ہمسای مرے سر کی قسم آیئو ضرور
نہ کرے رات کو کنگی سر میں تو اپنی
نہ آبخورے سے ڈلوائیو سر پہ پانی تم
بخار سا ہے کا ہے تم کو اے پری خانم
پریوں کا طبق چھوڑوں گی دیوانی نہ ہو جاؤں

سوہ جانا، جاگتی نوبت کا ہے کونڈا کیا
کونڈا کروں گی جمعہ کو سیّد جلال کا
زناخی! بہت دل پریشان ہوگا
اسی سے اے بوا ہو جاتا بال خورا ہے
کبھی ہے آتا کبھی بیشتر نہیں آتا
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا

مجھے کسبی سمجھ کر گھورتا ہے دیکھو میلے میں
مہینوں بائی جی لڑکا مری گودی میں جو کھیلا
سخاوت کا پتا کوسوں تک اے بائی نہیں ملتا
ہوا حاتم کیا جا کے نگوڑا سوم کا چیلا
کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما
رسّی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا
بیگن سے سوا ہونٹ ہیں اُودے ترے سوتن
کیا رنگ دھواں دار ہے مسّی کی دھڑی کا
ناک کٹو لے کے میں مُنڈواؤں گی بی سوتن کا سر
دشمنوں کا مرے ٹیڑھا اگر ایک بال ہوا
راحت تو دل کی ہوگئی کیا رنج روز کا
چھوڑا موئے بڑے کو زناخی بھلا کیا
سوت کے مُنہ کو لگے سات توؤں کی کالک
تیر چھٹے میں اسی نے بوا گاڑا تعویذ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کلموا لیلیٰ کی خاطر قیس دیوانہ بنا
کونسی ابلہ پری تھی جس پہ سودا ہوگیا

مرنے کے بعد قبر میں ڈھیلے کی جا بوا
رکھ دینا میرے پہلو میں شیشہ شراب کا

خصم دو جورؤوں کا اے بوا چونسر کا پانسہ ہے
بدی جس سے کریگا سامنا ہووے گا ذلت کا

ہوگیا دھک سے کلیجا اوئی میں تو ڈر گئی
گھر میں بی مہتاب کے ٹوٹا جو تارا رات کا

اس طرح عورتوں کی زبان میں شاعری کر کے مردوں نے بھی اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے اور عورتوں کا کوئی موضوع ایسا نہ چھوڑا جو ریختی گو شاعروں نے نہ اپنایا ہو۔

عام طور پر شاعری کی زبان کو استعارے کی زبان کہا جاتا ہے کیونکہ شاعر مختصر الفاظ میں تشبیہوں، استعاروں اور محاورات کی مدد سے اپنے مطالب بیان کرتا ہے جو تنقید کی زبان میں خیالِ ناقص کہلاتا ہے۔ اگر ہم بیگماتی زبان کو بھی استعارے کی زبان کہیں تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ بیگمات کی زبان میں بھی شعری لطافتوں کا عنصر پایا جاتا ہے کیونکہ بیگماتی زبان میں بھی تشبیہوں، استعاروں اور محاورات کا غیر معمولی استعمال ہوتا ہے۔ طنز، طعنے، ظرافت ہر قسم کے پہلو ہم کو بیگماتی زبان میں ملتے ہیں جن کو وہ بلا تکلف استعمال کیا کرتی ہیں۔ بیگماتی زبان کو آپ چاہیں تو جدید ادب کی شاعری میں رکھ لیجیے، وہ شعری لطافتوں کی طرح دل میں اُتر جائے گی۔

مغربی ممالک میں عورتوں اور مردوں کی زبان میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا ماحول سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر مشترک ہے اور وہاں کی عورتیں مردوں کے دوش بدوش زندگی کے ہر شعبے میں برابر کا حصہ لے رہی ہیں۔ انگریزی ادب میں ہم کو عورتوں کی زبان کا کوئی خاص اتنا بڑا اثاثہ یا ان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فرق نظر نہیں آتا جتنا فرق ہم ہندستانی عورتوں کی زبان میں دیکھتے ہیں۔ مغربی ممالک میں عورتوں کی تہذیب و معاشرت مشترک ہے برخلاف اس کے ہندستانی عورتوں کے آداب محفل الگ تھے وہ غیر مرد کی پرچھائیں سے بھی بھاگتی تھیں اور ان کی زبان عام اردو سے منفرد تھی۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا خصوصاً غدر کے بعد سرسید کی تحریکوں کے زیر اثر انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر بھی بڑا زور دیا تھا اور انگریزی تعلیم کا رواج رفتہ رفتہ بڑھ رہا تھا۔ فورٹ ولیم کالج کے زیر اثر نوجوانوں میں انگریزی تعلیم کا شعور بڑھ رہا تھا پھر علی گڑھ میں سرسید نے باقاعدہ طور پر انگریزی تعلیم پانے کا انتظام کر دیا تھا جس کی وجہ سے شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں باقاعدہ تعلیم کی طرف متوجہ ہو رہی تھیں اور پھر عورتوں اور مردوں کی زبان کا فرق رفتہ رفتہ مٹتا گیا۔ اگر ہم تذکیر و تانیث کے قواعد و ضوابط کو نظر انداز کر دیں تو یہ بتانا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ کہے ہوئے الفاظ یا لکھی ہوئی تحریر کسی مرد کی ہے یا عورت کی۔

اب موجودہ دور کی ہندستانی خواتین نے بھی مغربی ممالک کی عورتوں کی طرح زندگی کے ہر شعبے میں قدم رکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب وہ ساری پچھلی خصوصیات جو عورتوں کی طرۂ امتیاز سمجھی جاتی تھیں، وہ زمانے کی تیز رفتار کے ساتھ ساتھ مٹتی جا رہی ہیں ان کے بات کرنے کا انداز، ان کے خاص خاص محاورات لب و لہجہ سب بدلتا جا رہا ہے۔ اب وہ گڑیا گڈوں کا بیاہ نہیں رچایا کرتی ہیں اور پھر شوہر اور بچوں کی نگہداشت اور گھریلو خانہ داری کی ذمّے داریاں سنبھالنا ان کے اولین فرض میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سماجی حقوق و فرائض اب زمانے کی تیز رفتار کے ساتھ ساتھ نئے نئے سانچوں میں ڈھل رہے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں ہم خواتین کو حسب ادبی کسوٹی پہ کستے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شاعرہ بھی ہیں ادیبہ بھی اور ادب کی ہر صنف سخن میں وہ مردوں کے ساتھ ساتھ ہیں ان کی تحریروں میں فن کی ساری خوبیاں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور صلاحیتیں موجود ہیں جو ایک اچھے فنکار و ادیب میں ہونا ضروری ہیں لیکن جہاں تک قدیم بیگماتی زبان کا تعلق ہے وہ زیادہ تر مردوں کی تحریروں میں ملتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اُس دور میں عورتوں کا مضامین لکھنا ان کے لیے باعثِ شرم سمجھا جاتا تھا۔ مردوں نے جس طرح دوسری اصناف پر لکھا اسی طرح بیگمات کی زبان پر بھی قلم اٹھایا لیکن موجودہ دور کی خواتین کے اکثر ڈراموں، ناولوں افسانوں میں قدیم بیگمات کی زبان اور وہ بھی خصوصاً شمالی ہند میں دلّی کی بیگمات کی زبان جو ادبی حیثیت سے اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے، اس کی جھلکیاں ان ادبی تحریروں میں دکھائی دیتی ہیں۔ ان خواتین افسانہ نگاروں میں عصمت چغتائی۔ ہاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، سلمیٰ صدیقی، جیلانی بانو، قرۃ العین حیدر، اے۔آر۔ خاتون جیسی کہنہ مشق افسانہ نگاروں نے اپنے افسانوں اور ناولوں میں اسی طرح کی زبان استعمال کی ہے اور اکثر افسانوں کے موضوعات عبدالحلیم شرر کی طرح ان خواتین نے بھی عورتوں کے مسائل اور زندگی سے لیے ہیں۔ لیکن یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ قدرت نے جو عطیہ عورتوں کو زبان کے طور پر بخشا ہے وہ قابلِ رشک ہے کیونکہ عورتیں زیادہ وضاحت سے شائستہ زبان استعمال کیا کرتی ہیں جس کی مدد سے وہ اپنی نجی زندگی کے سارے مسائل حل کر لینے میں کامیاب نظر آتی ہیں۔

زباں دانی ہے حصّہ بیگموں کا — لڑائے کیا زباں کوئی زباں سے
زباں کیا فیصلہ ہے عورتوں پر — یہ باتیں مردوئے لائیں کہاں سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگماتی زبان کے اجزا

اس حقیقت سے ہر زبان دان واقف ہوتا ہے کہ زبان کی کئی سطحیں ہوتی ہیں جنھیں اصطلاح میں سماجی بولیاں یعنی (SOCIAL DIALECT) کہا جاتا ہے، ایک بولی عالمانہ سطح پر ہوتی ہے جسے (CULTIVATED SPEECH) کہا جاتا ہے اسے زیادہ تر اعلا یا متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے شہری استعمال کیا کرتے ہیں اور اس کا شمار ادبی درجوں میں ہوتا ہے اور یہ تحریری زبان سے زیادہ قربت رکھتی ہے۔ دوسری عامیانہ زبان (FOLK SPEECH) ہے جسے اَن پڑھ اور نچلے طبقے کے لوگ استعمال کرتے ہیں اور تیسری (COMMON SPEECH) یعنی عوامی زبان ہے جو عام طور پر لوگ استعمال کیا کرتے ہیں لیکن بیگماتی زبان کا تعلق (SOCIAL DIALECTS) سے ہے کیونکہ ہندستانی سماج میں ایک علاحدہ جماعت کی حیثیت رکھتی تھیں۔ ان کے مشاغل رسم و رواج سب قطعی طور پہ مردوں سے الگ ہوا کرتے تھے۔ اس طرح ان کی زبان، عام زبان یعنی (COMMON SPEECH) سے کسی حد تک مختلف ہوتی ہے کیونکہ CULTIVATED SPEECH پڑھے لکھے طبقے کی زبان سے بہت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زیادہ مشابہت نہیں رکھتی اس کا ہیولیٰ (FOLK SPEECH) عوامی زبان اور (COMMON SPEECH) عامیانہ زبان سے زیادہ تیار ہوا ہے اور اس اختلاف کو سب سے پہلے ریختی گو شعرا نے محسوس کیا اور جب انھوں نے عورتوں کی زبان میں شاعری شروع کی تو عورتوں کے مخصوص محاورات روزمرّہ ضرب الامثال، کہاوتیں حتیٰ کہ ان کی الگ لفظیات (VOCABULARY) استعمال کی اس کی مثالیں، انشا، نازنین اور جان صاحب کے کلام میں ملتی ہیں۔ بقول پروفیسر آغا حیدر حسن مرزا "عورت کی زبان میں اپنی زبان دی اور رتی رتی پوچھ لیا"۔ اس کے بعد انشاء اللہ خاں انشا نے ۱۸۰۳ء میں دریائے لطافت لکھی جس میں بیگماتی زبان کو ایک مختلف حیثیت سے پیش کیا۔ انشا نے دریائے لطافت میں دہلی کو اُردو زبان کا مرکز قرار دیتے ہوئے دہلی کے مختلف مقامی فرقوں کی بولیوں کی مثالیں آپسی اختلافات، لفظیات لب و لہجہ کے ساتھ پیش کر کے فصاحت و بلاغت کا معیار متعین کیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے بیگماتی زبان اور دہلی کے مخصوص محاورات کی فہرست پیش کی ہے۔ دراصل بیگماتی زبان محیط ہے مندرجہ ذیل اجزا پر۔

۱۔ لفظیات اور روزمرّہ
۲۔ ضرب الامثال اور کہاوتیں
۳۔ محاورات
۴۔ لوک گیت

(الف) لفظیات :۔ لفظیات سے مراد ملفوظ آوازیں ہیں۔ اس کا تعلق زیادہ تر تقریری زبان سے ہوتا ہے۔ عورتوں کے ایسے الفاظ کا استعمال ناول اور ڈراموں کے مکالموں میں ہو سکتا ہے۔ ہم یہاں عورتوں کی ایسی (VOCABULARY) یعنی لفظیات سے بحث کر رہے ہیں، جن کو صرف عورتیں ہی استعمال کیا کرتی ہیں۔ عورتوں کے دُعائیہ کلموں میں، خاص خاص کوسنوں میں ان کے مختلف تو ہمات

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ٹونوں ٹوٹکوں اور ریت رسموں میں جو اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں ان میں اس کی بہترین مثالیں ہم کو دکھائی دیتی ہیں۔ اس کی مثال دیکھیے جیسے اگر کوئی عورت کسی مرد کو کوسے۔

"اوئی کلموے! ظلمی کہیں کا جوانا مرنہ آئے نہ تجھے ڈھائی گھڑی کی موت۔ تیرے دیدوں میں رائی نون۔ صدقے میں دوں تجھے اُس جگہ پہ سے جہاں میری بچی کی دائی نے ہاتھ دھوئے۔"

دعائیہ کلمے کی مثال دیکھیے۔

اللہ کرے جیتی رہے! پوتوں پھلے دودھوں نہائے، اللہ اتنا دے وے کہ دھر دھر بھولے۔ یا پھر "اوئی مُنڈی کاٹے کالا مُنہ نیلے ہاتھ پاؤں اس زور سے ہونسا میری بٹیا کو تیرے ہاتھوں سے کوڑھ ٹپکے، تجھ پر حضرت عباس کا علم ٹوٹے اللہ کرے کھڑی کھاٹ جائے۔"

ان کوسنوں میں جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کا تعلق عام اُردو سے نہیں بلکہ یہ خاص عورتوں کی اصطلاحیں ہیں ان کی اپنی بنائی ہوئی اصطلاحیں ہیں اور ان کا استعمال قطعاً مرد نہیں کرتے۔

لفظیات کا ایسا ذخیرہ جو خاص عورتوں کا ہے جس میں دعائیہ کلمے، توہمات بچّے کھلانے کے فقرے مختلف قسم کے کوسنے وغیرہ شامل ہیں۔

سونے میں پیلی موتیوں میں سفید

اللہ کرے حُباب حُگ جیے

اللہ اتنا دے کہ دھر دھر بھولے

اللہ کرے ڈپٹی کلکٹر ہوئے

کوٹھے اوپر تومڑی کیا دیگی سومڑی

کوتاہ گردن تنگ پیشانی حرامزادے کی یہی نشانی۔

اللہ اللہ بھائی کے کان کاٹوں دائی کے کان۔

اللہ اللہ کی برکت بڑی میری نواب جانی کی عمر بڑی
اللہ اللہ کرتی تھی گھی کے پاپڑ تلتی تھی۔

پاپڑ ہوئے تمام بیٹا کرے آرام۔
کالا مُنہ کر جگ دکھلاوے تب لالن کی لالی پاوے
فاتحہ نہ درود کھا گئے مردود
صورت نہ شکل کھاڑ میں سے نکل
صندل کے چھاپے مُنہ کو لگے
اچھی صحبت بیٹھے کھائے ناگر پان بُری صحبت بیٹھے کٹا آئے ناک کان۔
میں آؤں دوروں سے گھوڑے باندھوں کھجوروں سے۔ میاں آوے کیوں کر جانیے گھوڑے کی ٹاپ پہچانیے۔ میاں آوے دوڑ کے، دشمن کو توڑ کے، میاں آوے علی علی۔ پھول بکھروں گلی گلی میاں کو لارے ہیرا۔ باجے گا تال مجیرا۔
جُگ جُگ جیا کرو۔ دودھ ملیدہ پیا کرو
کن مارا کن کوٹا۔ میرے راے چھپے گا بوتا
چھم چھم کرتی آئی چڑیا۔ میرے ننھے کا منگنا لائی رے چڑیا
چھی چھی چھی کوّا کھائے۔ دودا بھاتی مُنا کھائے
تجھے لال سی بنو دوں گی۔ پھندنا سا بچّہ لوں گی
ڈنگ ڈنگ نہ کرو۔ میاں کا منگنا کرو
میاں کے سالسرے چلو میٹھے چبے کھاؤ میٹھا میٹھا شربت پیو۔
چندا ماموں دور کے بڑے پکاویں بور کے۔ آپ کھاویں تھالی میں ہم کو دیویں پیالی میں۔ پیالی گئی ٹوٹ۔ چندا ماموں گئے روٹھ
بیوی ری تو بائی۔ چنگے دن آئی۔ جبیں تیرے باپ اور بھائی۔
بیوی بیٹیاں چھپر کھٹ میں لیٹیاں۔ مارے مغروری کے جواب نہ دیتیاں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اگھو نکھو میری بیوی کو اللہ رکھو

مٹ گیا = (اُجڑا - خانہ خراب)

سیڑن = بے وقوف نادان عورت

بھڑے کی صورت = بدنما - بد قطع - بدصورت

کیڑے ڈالنا = عیب نکالنا

گدی پر ناگن ہونا = نہایت منحوس ہونا

کلموا = بدبخت

لباڑی = جھوٹا

سٹھیائی = پاگل بے وقوف عورت

صبر پڑنا = کسی کی بددعا لگنا

طوفان جوڑنا = کسی پر جھوٹا الزام لگانا

ڈکوسنا = پینا

رائی نون تیرے دیدوں میں = چشم بد دور، کہیں تیری نظر نہ لگ جائے۔

بڑ بولا = وہ عورت جو ہمیشہ دوسروں پر اعتراض کرتی رہتی ہے۔

پجوڑی = پاجی کمینی عورت۔

پخنی = بکواسن

کھوجڑے پیٹی = خانہ خراب یا بے گھر عورت

نکھٹو = وہ مرد جو کچھ کام نہ کرے۔

اُلو کا گوشت کھلانا = کسی کو اپنے قابو میں کر لینا۔ بے وقوف بنانا۔

اُدل جلول = بدتمیز، لاپروا۔

گاؤدی = بے وقوف۔

چمکو = وہ عورت جو بہت زیادہ مضحکہ خیز باتیں کرے اور شوقین مزاج ہو۔

لوٹک پڑیا = تو تو میں میں، آپس میں بحث مباحثہ کرنا۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صحیحا صاختی = آپس میں ایک دوسرے کی غلط فہمیاں دور کرنا۔
جنم جلا یا جنم جلی = پیدائشی بد نصیب
جوتی خوار = وہ شخص جو ہمیشہ مار کھاتا رہے اور لعن طعن سُنتا رہے۔
مونڈی کاٹا = چور اُچکا، بدمعاش آدمی
اسے علی کی سوار یا خدا کی پھٹکار = خاص قلعہ کی بیگمات کے کوسنے ہیں۔
روٹی اُٹھائی = قسم کھائی یا قرآن اٹھانے کو کہتے ہیں۔
کالا مُنہ نیلے ہاتھ پانو = عورتیں کسی سے جب بیزار ہو جاتی ہیں تو کہتی ہیں۔
کوڑھ ٹپکے = عورتوں کا خاص کوسنا ہے۔
اُچھل چھکا = ہڑدنگی، بد وضع، بدتمیز عورت
چھو چھپکا = جھاڑ پھونک۔
شاہ عباس کا علم ٹوٹے = طعنہ، بد دعا
قالو چی = کمینی، بد ذات عورت
جنم میں تھوکنا = لعنت ملامت کرنا۔
چھاپ = وہ نشان جو عورتیں نذر کے طاق پر یا گھر کی دیوار پر صحنک کے وقت صندل سے لگاتی ہیں۔
تنتنیا = زبان، للو
ٹونا مارنا = جادو کرنا
ہتولن = باتونی، چالاک دغاباز عورت
پری چھم = حسین طرحدار عورت
ہوّا = وہ ڈراونی عورت جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں۔
آنکھوں میں سور کا بال ہے = بے وقوف، خود غرض۔
ایک تو باولی دوسرے بھوتوں کھدیری = ایک عیب پہلے سے تھا دوسرا

اور پیدا ہو گیا۔

خبطن = بے وقوف، سڑن، پاگل، خبطی عورت۔

باتوں کی پڑیا = بہت زیادہ باتونی۔

باوڑ ڈنڈی = وہ عورت جو ماری ماری پھرتی ہے۔

روزمرّہ کی تعریف

شبلی موازنہ انیس و دبیر میں روزمرّہ الفاظ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔ " جو الفاظ اور خاص ترکیب اہل زبان کی بول چال میں زیادہ مستعمل ہوتی ہیں ان کو روزمرّہ کہتے ہیں" اسی طرح علامہ کیفی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کیفیہ" میں روزمرّہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

" روزمرّہ الفاظ بیان کے اس اسلوب اور بول چال کو کہتے ہیں جو اہل زبان استعمال کرتے ہیں" روزمرّہ محاورے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے خصوصاً کلام میں روزمرّہ قدم قدم پر استعمال ہوتا ہے"

مقدمہ شعر و شاعری میں الطاف حسین حالی روزمرّہ کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں۔ " روزمرّہ کو ایسا جاننا چاہیے جیسے تناسب اعضا بدن انسان میں۔ جس طرح بغیر تناسب اعضا کے کسی خاص عضو کی خوب صورتی سے حسن بشری کامل نہیں سمجھا جاتا، اسی طرح بغیر روزمرّہ کی پابندی کے محض محاورات کے جا و بے جا رکھ دینے سے شعر میں کچھ خوبی پیدا نہیں ہو سکتی۔"

اسی طرح روزمرّہ کی پابندی تقریر و تحریر میں نظم و نثر میں ضروری سمجھی گئی ہے۔ موجودہ معیاری اُردو کے الفاظ اور بیگماتی زبان کے الفاظ جو خاص خاص ہیں اور جو بیگمات کا روزمرّہ تھے، ایسے کچھ الفاظ جو دلّی کی بیگمات استعمال کیا کرتی تھیں اُن کو شامل کر دیا گیا ہے۔

دلی کھنگر = دعویدار عورت۔

نفاختا = مکار، دوغلا۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جی اُلٹنا = دل گھبرانا۔
جھاپڑ جھلّا = ڈھیلا ڈھالا
آبلہ پری = نازک اندام خوبصورت عورت
نین متنی = وہ عورت جو ہر وقت روتی رہتی ہے۔
سرگانہ = سہیلی
بتولے نہ دے = زیب نہ دے
بٹلا مُنہ ہے = گول مُنہ ہے۔
پلکونی = وہ عورت جس کے پلکیں جھڑ گئی ہوں۔
بوغبنڈہ = سامان، گٹھری
تیلے دانی = سوئی تاگہ اور کپڑے رکھنے کی تھیلی۔
تھگلی = پیوند
کف پائی یا زیر پائی = جوتی
ٹھکرڑ والے = بازار میں حُقہ پلانے والے۔
ٹکھیاری = جھگڑالو عورت، زبان دراز
ناموسین = زنان خانہ
نکتوڑے = ناز و نخرے
آغا مینا = تیز چالاک باتونی عورت۔
اچھوتی ہیں = ابھی کنواری ہیں۔
ٹھٹھولیاں = ہنسی مذاق
جسولینی = چوبدارنی، وہ عورت جو شاہی محل میں خبر پہنچاتی ہے۔
ٹکا = پیچوان، حُقے کی نے، یا چھوٹا حُقہ۔
سراسری = ماتھے کا زیور جو دوپٹے کی باڑ پر ٹانک جاتا ہے۔
ست انجا = سات قسم کا اناج

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سگڈے مارنا = دوڑتے پھرنا

لٹ جانا = کمزور ہو جانا۔

لکھنؤاپن = لکھنؤ میں رہنے والوں کی وضع قطع، لکھنؤ کی نفاست پسندی۔

لکھوٹا = پان یا سیاہی مائل سرخی جو ہونٹوں پر جاتے ہیں۔

رنگ ہے = شاباش ہے۔ آفریں ہے۔

انوٹ = چھب، انداز، پانو کے انگوٹھے میں پہننے کا زیور

بھنڈہ = حُقہ

بیوی زن = پاک دامن عورت

بھوڈل = ابرک

جھوٹے مُنہ = ظاہرداری

تام جام = ہوادار پالکی، ڈولی

ٹھگ ماری = مسٹنڈی، قلاش عورت

جائی = بیٹی

جڑنا = مجمع، سب ایک جگہ جمع ہو جانا

بلا بُوغما = پھوہڑ، بدسلیقہ بوڑھی عورت

پان پھول = بُرائی اچھائی

تاجو = وہ بہن جو اپنے بھائی کے ساتھ بدسلوکی کرے۔

قسما قسمی = عموماً اپنی بات کا یقین دلانے کے لیے ایک دوسرے کی جان کی قسم عورتیں کھاتی ہیں۔

گنگا جمنی = روپہلا اور سنہرا۔

پتّا مارنا = دل مارنا، غصّہ ضبط کرنا، صبر کرنا

آٹے کی آپا = احمق بے وقوف عورت، اللہ میاں کی گائے۔

اُبٹنا = ایک قسم کا خوشبودار مسالا جو دولھا دلھن کو لگاتے ہیں۔

دلّی کی بیگماتی زبان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ادبدا کر = جان بوجھ کر
اکل کھرا = خود غرض، روکھا، بدمزاج آدمی۔
ریڑھ مارنا = خراب کرنا
رساین = اطمینان اور آہستگی کے ساتھ
رمق = تھوڑا سا
کترن = کاغذ یا کپڑے کا ٹکڑا
للّے تللّے = فضول خرچی کرنا
اٹکل پچو = بغیر اندازے کے، اندھا دھند
للّو پتو = کسی کی جھوٹی خوشامد کرنا۔
خود منڈا = جو کسی کا شاگرد نہ ہو، خودسر۔
لپاڈگی = مار دھاڑ
آپا دھاپی = تنہا خوری، خود غرضی
چل چلاو = آخری وقت
اجیرن ہونا = ناگوار گزرنا
گت بنانا = بُرا حال کرنا
ناک والی = عزت والی، غیرت مند عورت
نموہی = کم سخن، خاموش، مسکین طبع
نوج = دعائیہ کلمہ، خدا نہ کرے، خدانخواستہ ایسا نہ ہو
اللہ مارے کا بیر = بلا وجہ کی دشمنی
حجامنی = حجام کی بیوی، وہ عورت جو بیگمات کے ناخن کاٹتی ہے اور شادی بیاہ میں حصے بانٹتی ہے۔
لہولہان = خون آلودہ، لتھڑپت، خون میں ڈوبا ہوا۔
ٹھگنا سا قد یا لوٹا سا قد = چھوٹا قد۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ریوار = بلوا، فساد، جھگڑا

لگی لپٹی = صاف صاف بات کرنا۔

(ب) ضرب الامثال اور کہاوتیں

ضرب المثل کے لغوی معنیٰ ہیں کہاوت بیان کرنا۔ ضرب الامثال وہ نظم یا نثر کے ایسے ٹکڑے ہیں جو کہاوت کی طرح زبان زد ہو کر مشہور ہو جاتے ہیں۔

دراصل کہاوتیں ملک کی ایک بڑی تاریخ ہیں اور امثالِ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے فضائل اور قدامت کے شاہد ہیں۔ چونکہ زمانہ قدیم سے مثلوں کا چرچا صرف زبانی تھا اس وجہ سے ہزاروں تلف ہو گئیں۔ اور روز بروز کم ہوتی جا رہی ہیں۔ بعض مرتبہ کوئی جملہ یا کوئی مصرع یا کوئی محاورہ یا شعر کثرت یا اپنی شہرت کے باعث مثل بن کر مشہور ہو جاتا ہے اور یہ بات ہندی، فارسی، عربی تینوں زبانوں میں پائی جاتی ہے۔ کسی ضرب المثل کو موقع پر لا کر استعمال کرنا اہل زبان کا فن ہوتا ہے۔ ہر ضرب المثل کے پیچھے ایک قصہ چھپا ہوتا ہے جس پر اس مثل کی بنیاد ہوتی ہے۔ مثلاً جیسے آب آب کر کے مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی۔

اس قصے کی اصل یہ ہے کہ ایک بنیا کھانے کمانے کی غرض سے کابل گیا وہاں جا کر فارسی زبان بولنی سیکھی اور خوب مشق پیدا کی جب اپنے گھر واپس آیا تو فوراً بیمار پڑ گیا اور بچنے کی اُمید نہ رہی۔ آخر کار نزع کے عالم میں تشنگی کی وجہ سے "آب آب" کہہ رہا تھا مگر گھر والوں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اور آخر کار وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ بعد کو جب گھر والوں کو معلوم ہوا کہ فارسی میں پانی کو آب کہتے ہیں اور وہ پانی مانگ رہا تھا اور پانی اس کی چارپائی کے پاس رکھا تھا لیکن لاعلمی کی وجہ سے کوئی اس کو پانی نہ دے سکا۔ اس وقت انھوں نے افسوس کے ساتھ یہ دوہا کہا " کابل گئے بانیا اور سیکھی مغل کی بانی آب آب کر کے مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی۔" اس طرح ایک اور ضرب المثل "پچھم جاؤ یا دکھن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وہی کرم کے لچھّن " کہتے ہیں قسمت ہر جگہ انسان کے ساتھ ہوتی ہے۔ قصّہ دراصل یہ تھا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا تم نوکری کی تلاش میں کہیں باہر کیوں نہیں جاتے کوشش کرنا اپنا فرض ہے۔ بہتر ہے کہ تم پچھم کی طرف رُخ کرو۔ خواہ دکھن ہی کیوں نہ جانا پڑے کہیں نہ کہیں روزگار ضرور ملے گا۔ اس وقت اس شخص نے غصّہ میں آکر اپنے دوست سے یہ جملہ کہا۔ " پچھم جاؤ یا دکھن وہی کرم کے لچھّن" اور پھر اس وقت سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ بیگمات نے جو ضرب الامثال یا کہاوتیں استعمال کی ہیں وہ انھوں نے اپنی زندگی کے تجربوں سے حاصل کی تھیں ان میں ان کی زندگی کی حقیقتوں کا پورا پورا عکس دکھائی دیتا ہے۔

چنانچہ یہاں صرف ایسی ہی ضرب الامثال یا کہاوتیں پیش کی گئی ہیں جو خاص طور پر خواتین ہی استعمال کیا کرتی ہیں۔

ضرب الامثال

" بوا بھسکو نے سلیقہ کیا میانی پھاڑ گھٹنے پر پیوند کیا " (پھوہڑ بدسلیقہ عورت جب اپنے تئیں عقلمندی کا کام کرتی ہے) " بھلا ہوا میری مٹکی ٹوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی " یا " سوئی ٹوٹی کشیدہ سے چھوٹی " (کام چور عورتوں کے لیے مشہور ہے) " بیوی جی بیوی جی چاول گل گئے در کتیا مردار والے دن ٹل گئے " (غربت کے دن کٹ کر امیری میسر آنے کو کہتے ہیں)

" تین چپاتی نو براتی کھاؤ چودم چودہ " (ایک کنجوس عورت نے ایک تقریب میں براتیوں کے سامنے تین پتلی پتلی چپاتیاں اور ایک پیالے میں سالن رکھ کر کہا تھا جب سے یہ مثل مشہور ہے)

(جس کے چار بھیا ماریں ڈھول چھین لیں روپیا۔" (جس کا خاندان بڑا ہو اس کی کوئی نہ کوئی مدد کر ہی دیتا ہے)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"چار دن کی کوتوالی پھر وہی کھرپا دہی جالی"۔ (اوچھے لوگ جو ذرا اترانے لگتے ہیں اپنی اصلیت بھول کر)

"دیکھ عورتوں کا چالا سر منڈا منہ کالا دیکھ مردوں کی پھیری یہ اماں تیری کہ میری"۔ (عقلمند ہر طرح اپنا انتقام لے ہی لیتا ہے)

"ڈولی آئی۔ ڈولی آئی میرے من چاؤ ڈولی سے نکلا بھاکرڈ بلا (ارمانوں سے دلھن کو لاکر جب صورت دیکھ کر ناامیدی ہوتی ہے تب کہتے ہیں)

"ایک چنے کی دو دالیں یا ایک آم کی دو پھانکیں یا ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی"۔ (ایک ہی خاندان کے دو افراد کے لیے کہتے ہیں)

"آؤ بوا لڑیں یا آپڑوسن لڑیں یا آبیل مجھے مار" (بلاوجہ آپس میں لڑنے کے لیے استعمال کرتے ہیں قصہ مشہور ہے کہ دو بھٹیارنیں کسی سرائے میں جب کام سے فراغت پاجاتی تھیں تو بطور وقت گزاری ایک دوسرے کو چھیڑ چھاڑ کر لڑا کرتی تھیں۔

ایک کہتی تھی = آپڑوسن لڑیں۔

دوسری کہتی = لڑے میری جوتی۔

پہلی کہتی! جوتی مارے خصم کے منہ پر (اس طرح لڑائی کا آغاز ہوتا اور ایک سے دوسری اور پھر تیسری سے چوتھی سب آپس میں لڑنا شروع کردیتی تھیں)

"آیا کتا کھا گیا روٹی تو بیٹھی ڈھول بجا دیے" (بد عورت کی نسبت بولتے ہیں)۔

"اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں میں یا اپنا رکھ پرایا چکھ خدا خوب کرے گا"۔ (جو شخص اپنوں ہی کی مدد کرتا ہے خود غرض کے لیے کہتے ہیں)

"ٹکے کے نون کو جاؤں لاؤ میری پالکی"، (شیخی خور کو کہتے ہیں)۔

"بارہ برس رہے کاشی مرنے کو مگھا کی ماٹی (جب موت آتی ہے تو جہاں کی مٹی ہوتی ہے وہیں انسان مرتا ہے)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"بڑھیا کے مرنے کا رنج نہیں مگر فرشتوں نے گھر دیکھ لیا"۔ (ادنا نقصان سے بڑے بڑے نقصانوں کا اندیشہ رہتا ہے)۔

"سمدھن کا ننگا چھپ چھپ جائے ہاتھ کا لپکا کبھی نہ جائے"۔ (انسان کو جو بُری عادت پڑجاتی ہے وہ فطرت میں داخل ہوجاتی ہے)۔

"کھچڑی کھاتے پہونچا اُترا۔ بھات کھاتے ہاتھ پرائے"۔ (نزاکت پسند لوگوں کی نسبت بولتے ہیں)

"لونیے کا نون گرا دونا ہوا تیلی کا تیل گرا ہنسیا ہوا"۔ (ایک کام میں کسی کو فائدہ ہوتا ہے کسی کو نقصان)

"اشرفیاں لُٹتیں کوئلوں پر مہر"۔ (بڑی بڑی باتوں پر غور نہیں کرتے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا)

"آٹے کا چراغ باہر رکھوں تو کوّا کھا جائے، اندر رکھوں تو چوہے لیجائیں"۔ (یعنی کارآمد چیز کوئی نہیں چھوڑتا ہر طرح مشکل ہے)

"آپ میاں صوبدار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ یا باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی کرموں کی ماری"۔ (یعنی میاں کے امیرانہ ٹھاٹ اور بیوی پھٹے حالوں)

"باسی پھولوں میں باس نہیں پردیسی بلم تیری آس نہیں"۔ (جس طرح باسی پھولوں میں خوشبو نہیں ہوتی اسی طرح پردیسی ایک مرتبہ چلے جانے کے بعد یاد نہیں رکھتا)

"بیوی نیک بخت دمڑی کی دال تین وقت یا دمڑی کی دال بوا پتلی نہ ہوجائے"۔ (نہایت کنجوس اور کفایت شعار عورت کے لیے بولتے ہیں)

"اے اماں ری اماں میں جس ڈال پہ بیٹھوں وہی ڈال جھک جھک جائے"۔ (یعنی بُرے عادت و اطوار بچپن ہی سے ظاہر ہوتے ہیں)

"تو بھی رانی میں بھی رانی کون بھرے پنگھٹ پر پانی"۔ (جب ادنا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کو اعلا کی برابری کا دعویٰ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں)

"ثابت نہیں کان بالیوں کے ارمان" (کام کرنے کی لیاقت نہیں سامان نہ ہونے کی شکایت)

"چور سے کہیں چوری کر شاہ سے کہیں تیرا گھر لٹا" (اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس میں لگائی بجھائی کی عادت ہوتی ہے)

"خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کر دیکھو آدھا بڑا" (ظاہری نمود و نمایش ڈھول کے اندر پول)

"دمڑی کی ہانڈی بھی لیتے ہیں تو ٹھونک بجا کر دیکھ لیتے ہیں" (ادنا چیز بھی دیکھ بھال کر لینا چاہیے)

"زبان جنے ایک بار ماں جنے بار بار (شریف آدمی کی زبان کی اہمیت ہوتی ہے)

"سخی دیوے اور شرمائے بادل برسے اور نہ گرمائے" (سخی دے کر بھی شرماتا ہے اور ذلیل دیتا بھی نہیں لیکن اتراتا ہے)

"سگھڑ سگھڑ ہنس ہیں پھوہڑوں کو آیا ہانسا" (سلیقہ مند مسکرائیں اور بے وقوف نے قہقہہ لگایا یعنی بد سلیقگی ظاہر کی)

"سیر کی ہانڈی میں جہاں سوا سیر پڑا اور اُبلی" (کم ظرف کو جہاں بڑھنے کا موقع ملا وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے)

"کانڑی کو کون سراہے کانڑی کا باوا" (اپنی اولاد ماں باپ کو پیاری ہوتی ہے)

"کھائے کے گال اور نہائے کے بال نہیں چھپتے" (یعنی خوشحالی اور بدحالی کوئی چھپا نہیں سکتا)

"اوچھے کے گھر تیتر باہر باندھوں کہ بھیتر" (اوچھا آدمی اپنی آن بان اور شان دکھلانا کبھی نہیں بھولتا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"آئی میاں آئی میاں حقہ توڑ چلم بھر لائی میاں" (ایسی عورت کی نسبت بولتے ہیں جو سلیقے کا کام نہیں کرتی)

"گوند پنجیری اور ہی کھائیں جچہ رانی پڑی کراہیں" (تکلیف کسی کو ہو اور فائدہ دوسرے اٹھائیں)

"گھر کی بیوی ہانڈنی گھر کتوں جونگا" (جب گھر کی بیوی گھر میں نہ ہو تو اس گھر میں کتے لوٹیں گے)

"ماموں کے کان میں انٹیاں بھانجا اکڑا اکڑا پھرے" (دوسروں کے مال و دولت پر اترانے والے شیخی خور)

"منہ دیکھی سب کہتے ہیں خدا لگتی کوئی نہیں کہتا" (یعنی شرم حضوری کے آگے انصاف کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے)

"نکاحی نہ بیاہی منڈدا بیوی کہاں سے آئی" (یعنی خواہ مخواہ کا رشتہ جوڑ بیٹھی)

"آنکھیں پھیرے توتے کی سی باتیں کرے مینا کی سی" (دراصل بے مروتی لیکن ظاہرداری میں لگاوٹ کی باتیں کرنا)

"انڈے سیوے فاختہ کوے میوا کھائیں" (محنت مشقت کوئی کرے اور فائدہ کوئی اٹھائے)

"بارہ برہمن بارہ بانٹ بارہ گھاٹی ایک گھاٹ" (شرفا میں اختلاف اور بروں میں اتفاق)

"بالی بھو آگ کو جائے اُپلا ڈال آئے تو اٹھا لائے" (الھڑ بے وقوف عورت کی نسبت بولتے ہیں)

"بنیی پان دمڑی کے کھائے گھر رہے کہ باہر جائے" (کنجوس تھوڑے خرچ کو بہت سمجھتا ہے)

بیوی کا منہ ٹیڑھا مشاطہ کہاں تک سنوارے" (جب چیز عیب دار ہو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو چھپائے نہیں چھپتی)

"پھوہوں ماری گرپڑی لٹھوں ماری اُٹھ بیٹھی" (سخت مصیبت اُٹھائی پر آسانی برداشت نہ کر سکی)

"پھوہڑ کی جھاڑو سگڑ کا لیپا دونوں نہیں چھپتے" (بدسلیقہ اور خوش سلیقگی کا کام خود بول اٹھتا ہے)

"بڑی بہو نے نکالی کار وہی اُتری پارم پار" (بڑے لوگوں نے جو دستور نکالا وہی چل پڑا)

"بھول گئے راگ رنگ بھول گئے چوکڑی تین چیز یاد رہی نون۔ تیل۔ لکڑی" (ذمے داریاں عائد ہو جانے پر کاہل آدمی بھی حساس ہو جاتا ہے)

"تو دیورانی میں جیٹھانی تیرے آگ نہ میرے پانی" (دونوں مفلس ہیں)

"جوگی جگت جانے نہیں گیروا کپڑے رنگے تو کیا ہوتا ہے" (بغیر اصلیت کے ظاہر داری سے کیا ہوتا ہے)

"ٹاٹ کی انگیا مونج کی تنتنی دیکھو تو چھیلا میں کیسی بنی" (پھوہڑ عورت اترانے والی)

"جوانوں کو آئی سستی بوڑھوں کو آئی مستی" (زمانے میں انقلاب آگیا)

"جورو خصم کی لڑائی دودھ پر کی ملائی" (میاں بیوی کی لڑائی اوپری دل سے ہوتی ہے اور اس سے محبت بڑھتی ہے)

"چٹوری کھووے اپنا گھر بٹوری کھووے دوجا گھر" (چٹورا آدمی اپنا مال کھاتا ہے جمع کرنے والا دوسروں کے مال پر نظر رکھتا ہے)

"دلّی کی بیٹی متھرا کی گائے کرم پھوٹے تو باہر جائے" (دلّی والے اپنی لڑکی اور متھرا والے اپنی گائے کو باہر نہیں جانے دیتے)

"روٹی کھائے دس بارہ۔ دودھ پیے مٹکا سارا، کام کرنے کو ننھا بیچارا" (کام چور نوالے حاضر، سست کاہل آدمی)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"اِل جاؤں بل جاؤں جلوے کے وقت ٹل جاؤں" (ظاہرداری تو بہت لیکن اصل کام کے وقت غائب)

"کان پیارے تو بالیاں جورد پیاری تو سالیاں" ایک چیز کی محبت کے ساتھ اس کے متعلقین سے بھی محبت ہو جاتی ہے)

"کسی کے کیے گھی کے گھڑے کسی کے کیے پتھر پڑے" (کسی کا کیا کام پھلتا پھولتا ہے کسی بدنصیب کا برباد ہو جاتا ہے)

"کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا گھر بار جی جی آپ کا" (مطلوب چیز کا نہ دینا غیرضروری باتوں سے بہلانا)

"گھر کی ماری بن گئی بن میں لاگی آگ" بن بیچارا کیا کرے کرم میں لاگی آگ" (نحوست ہر جگہ ساتھ لگی رہتی ہے)

"مرد مرے نام کو نامرد مرے مال کو" (شریف لوگ اپنی عزت جانے نہیں دیتے اور ذلیل مال کی خاطر عزت کھو بیٹھتا ہے)

"کروں کا بھات کن بھاتوں میں ممیا ساس کن ساسوں میں (دور کے رشتے داروں کا کیا اعتبار)

"تین بلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت باہر والے کھا گئے اور گھر والے گائیں گیت" (بے موقع خرچ کیا اور وقت پڑنے پر انجان ہو گئے)

"تو چاہے میری جائی کو میں چاہوں تیری چارپائی کو" (عموماً عورتیں ساس سسرے کے برے برتاؤ پر کہتی ہیں)

"بتھوے کا ساگ کن ساگوں میں خلیا ساس کن ساسوں میں" (ادنا چیز کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی)

"ماں کا پیٹ کمہار کا آوا ایک گورا ایک کالا" (ایک ہی ماں باپ کے بچے گورے اور کالے دونوں ہوتے ہیں)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہاوتیں

"دیا نہ باتی مفت پھرے اتراتی" (مفلسی میں شیخی بگھارنا)

"کمبخت گئے ہاٹ ترازو ملے نہ باٹ" (بدنصیبی اور ناکامی پر بولتے ہیں)

"مت کر نند برائی تو بھی کسی کی بھوجائی" (برائی کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیے اُس کے ساتھ بھی یہ سلوک ہو سکتا ہے)

"نند کا نندوئی گلے لاگ لاگ روئی" (نہایت دور کے رشتے داروں سے خصوصیت جتلانا)

"باپ پر پوت پِتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا" (خاندانی عادات واطوار اولاد میں بھی آتی ہیں)

"تولہ بھر کی آرسی نانی بولے فارسی" (تھوڑے سے سلوک کا بہت بڑا احسان جتانا)

"تین ٹانگ کی گدھی نو من کی لدنی" (اپنی بساط سے زیادہ کام نہیں کرنا چاہیے)

"چھپّر پر پھونس نہیں دروازے پر نقّارہ" (کنگال ہو کر بھی نمود کا شوق)

"چپے بھر کی کوٹھری میاں حولدار" (ذرا سی بات پر بہت بڑا حوصلہ)

"حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ" (دوسروں کے مال پر اپنا دعوا جتانا۔

"دمڑی کی گڑیا ٹکا سر منڈوائی" (اصل سے زیادہ خرچ)

"دہلی کے دلوائی مُنہ چکنا پیٹ خالی" (دہلی کے لوگ ظاہری آرایش رکھ رکھاؤ بہت کرتے ہیں)

"ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری" (مفلسی میں امیروں سے ملاقات)

"جب باپ مریں گے تب بیل بٹیں گے" (موہوم اُمید پر آس لگا کر بیٹھنا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"حمائتی کی گھوڑی عراقی کو لات مارتی ہے" (حمایت سے حوصلہ بلند ہوتا ہے)
"خاک دھول بکاین کے پھول" (دھوکا بازی، جعل سازی)
"خارشتی کتیا مخمل کی جھول" (بدشکل آدمی اچھے کپڑے پہنے تو کہتے ہیں)
"اکیلا پوت کمائی کرے گھر کرے یا کچہری کرے" (عموماً عورتیں اس وقت بولتی ہیں جب گھر کی ذمے داری بہت زیادہ عائد کردی جاتی ہے)
"باہر ابے تبے گھر میں چوہے پکے" (ظاہری شان وشوکت گھر میں فاقہ کشی)
"بیوی خیلا ایک اُجلا ایک میلا" (جس کے کام میں صفائی نہ ہو)
"اوچھے کے گھر کھانا جنم جنم کا طعنہ" (کم ظرف کا ادنا سلوک عمر بھر کا احسان ہوتا ہے)
"آٹا نہ پاٹا مُرغ کا ہے پر کاٹا" (جب سامان نہیں تو پھر شوق کیوں چرّایا)
"بھیڑ کی لات کیا عورت کی بات کیا" (دونوں ناقابلِ اعتماد ہوتی ہیں)
"بھائی کھاؤ کا اپنے داؤ کا" (سب اپنے اپنے مطلب کے ہوتے ہیں)
"سوت کا لانا جیتے کا جی جلانا" (دوسری بیوی کا لانا پہلی بیوی کا جیتے جی مرجانے کے برابر ہے)
"سہاگن کا بچّہ پچھواڑے کھیلتا ہے" (سہاگن کا بچّہ اگر مرجائے تو کیا غم، میاں بیوی زندہ ہیں اور بچے پیدا ہوجائیں گے)
"مرتے جائیں ملہار گائیں" (مصیبت اور افلاس میں بھی خوش رہنے والا)
"مُنہ میں روٹی سر پہ جوتی" (نہایت بے عزتی سے کھانا کھلانا، زندگی دشوار کردینا)
"رانڈ کا سانڈ" (نالائق بیٹا، بے پروا)
"ناک کٹی مبارک کان کٹے سلامت" (کسی بات پر بھی شرمندہ نہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہونا، سخت بے حیائی)

"سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ" (کئی لوگوں کی مدد سے کام ہلکا ہو جاتا ہے)

"ساس میرے گھر نہیں مجھے کسی کا ڈر نہیں" (یعنی بالکل آزاد)

"سب دن چنگے تہوار کے دن ننگے" (بے وقت بناؤ سنگھار اور وقت آنے پر کچھ بھی نہیں)

"سخی سے سوم بھلا جو ٹکا سا جواب تو دے" (وہ شخص اچھا ہے جو غیر ضروری اُمید نہ دلائے)

"اولتی کا پانی بنیڈ نہیں چڑھتا" (کمینہ آدمی شریف نہیں ہوتا)

"چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں" (فضول خرچ کے پاس دولت نہیں رہتی)

"اُتر گئی لوئی تو کیا کرے گا کوئی" (شرم و حیا سے بالکل بے نیاز)

"ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا" (خوبصورت آدمی اچھے کپڑوں میں اور اچھا لگتا ہے)

"بتیس[۳۲] دانت کا بھا کا خالی نہیں جاتا" (کسی کے گالی کوسنے خالی نہیں جاتے)

"بلی بھی لڑتی ہے تو مُنہ پر پنجہ دھر لیتی ہے" (یعنی حیوان بھی لڑائی میں شرم کرتے ہیں)

"پوت کے پانو پلنے میں دیکھے جاتے ہیں" (بری عادتوں کا اندازہ بچپن ہی سے ہو جاتا ہے)

"بڑے شہر کا بڑا چاند" (بڑے آدمیوں کی بڑی باتیں ہوا کرتی ہیں)

"سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے" (انسان کا اعتماد زبان سے ہوتا ہے)

دلی کی بیگماتی زبان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"سن رے ڈھول بہو کے بول" (بڑے زبان دراز یا زن مرید کی نسبت بولتے ہیں)

"سو نکٹوں میں ایک ناک والا نکّو" (ہزار بدمعاشوں میں ایک شریف پہچانا جاتا ہے)

"آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا" (تنہا آدمی کو کہتے ہیں)

"کپڑا نہ لتّا پان کھائیں البتّہ" (غریبی میں بھی امیری کے مزے لینا)

"دل پھٹے باتوں سے کپڑا پھٹے ہاتھوں سے" (ناگوار بات کا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے)

"درزی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر مردے کو بیٹھ کر" (شریف آدمی اپنی عزت جانے نہیں دیتا اور ذلیل پیسے کی خاطر عزت کھو بیٹھتا ہے)

"ایک تو تھے آپ بُرے اس پر سیکھے خواب بُرے" (خراب صورت آدمی کے عادات واطوار بھی اگر اچھے نہ ہوں تو کہتے ہیں۔

"امیر کے سو سالے اور غریب کا بھائی بھی نہیں" (مصیبت میں اپنے بھی غیر ہو جاتے ہیں)

"آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر" (ہر آدمی ایک جیسا نہیں ہوتا اچھے برُے سب ہی ہوتے ہیں)

"بُرا بیٹا اور کھوٹا پیسہ کسی وقت کام نہیں آتا" (خراب اولاد کھوٹے پیسے کی طرح ہوتی ہے)

"بیٹا اپنے بیاہ تک بیٹا ہے لیکن بیٹی ہمیشہ کو بیٹی ہے" (بیٹی کی محبّت ماں باپ سے کبھی کم نہیں ہوتی)

"باپ بھکاری پوت بھنڈاری باپ بنیا پوت نواب" (باپ کی حیثیت نہ دیکھ کر بیٹے کا خرچ کرنا)

"بن بلائی احمق لے دوڑی صحنک" (بے وقوف آدمی کی نسبت بولتے ہیں)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

"پھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان" (ایسا سونا کس کام کا جس کے پہننے سے تکلیف ہو)

"بھیک کے ٹکڑے بازار میں ڈکار" (شیخی خور آدمی کی نسبت بولتے ہیں)

"بیمار کی رات پہاڑ برابر" (بیمار آدمی کی راتیں بڑی مشکل سے کٹتی ہیں)

"تلوار کا گھاؤ بھر جاتا ہے زبان کا گھاؤ کبھی نہیں بھرتا" (ناگوار بات کا اثر دل پر ہو جاتا ہے)

"جب تک ہے رکابی میں بھات تب تک ہے تیرا میرا ساتھ" (غرض کے بندے مطلب نکلنے تک ساتھ دیتے ہیں)

"حال کا نہ خال کا روٹی چمچہ دال کا" (جیسا آدمی ہو اُس سے ویسا ہی کام لینا چاہیے)

"ڈریں لومڑی سے نام دلیر خاں" (ڈرپوک آدمی کی نسبت بولتے ہیں)

"سب بات کھوٹی پہلے دال روٹی" (غیر ضروری باتوں کو چھوڑ کر مطلب کی بات کہنے کو بولتے ہیں)

"شاکر کو شکر موذی کو ٹکر" (جیسے آدمی ہوں ویسا ہی سلوک ہونا چاہیے)

"کاٹے باڑ نام تلوار کا لڑے فوج نام سردار کا" (جو کام کرتا ہے اُس کا نام نہیں ہوتا غیر ضروری لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں)

"کھانے کو شیر کمانے کو بکری" (کاہل اور کام چور کی نسبت بولتے ہیں)

"لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے" (ناکارہ لوگوں کی نسبت بولتے ہیں)

"وقت پڑا بانکا گدھے کو ابولنا کا کا" (وقت پڑنے پر اپنا کام نکالنے کے لیے گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے)

۳۔ محاورات

محاورہ کا مادّہ "حور" ہے جس کے معنیٰ پھرنا یا گردش کرنا ہیں جب کسی خاص اصطلاح جس کو چند آدمی اپنے خاص اظہار مطلب کے لیے مقرر کر لیتے ہیں تو اس کے زیادہ عام معنی ہو جاتے ہیں لیکن وہ لفظ اپنے پہلے معنیٰ سے کسی قدر ملتے ہوئے دوسرے معنیٰ پہن لیتا ہے تو اس کو "محاورہ" کہتے ہیں۔

منشی چرنجی لال نے "مخزن المحاورات" میں محاورے کی یہ تعریف بتائی ہے۔ انھوں نے اس کی مثال اس طرح دی ہے جیسے نائیوں کی اصطلاح میں مونڈھنے کے معنیٰ کسی کے سر کے بال کاٹنا ہیں چونکہ مونڈھنے میں حجامت بنوانے والے کے بال لیے جاتے ہیں اسی سبب اس کے معنیٰ بامحاورہ اُردو میں ٹھگنا یا دھوکا دیکر کسی کا مال لے لینا ہیں۔

مولانا شبلی نعمانی نے شعر العجم میں محاورے کی اس طرح تعریف کی ہے۔

"محاورہ کم از کم دو ۲ کلموں سے مرکب ہوتا ہے اور محاورہ قواعد کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتا اس کے علاوہ محاورہ کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیّر کی مداخلت بھی برداشت نہیں کرتا۔ محاورہ جوں کا توں مناسب طور پر اور برمحل استعمال ہونا چاہیے۔"

مولانا الطاف حسین حالی نے مقدمۂ شعر و شاعری میں محاورے کی تعریف یوں لکھی ہے۔ "محاورہ لغت میں مطلقاً بات چیت کرنے کو کہتے ہیں خواہ وہ بات چیت اہل زبان کے روزمرّہ کے موافق ہو خواہ مخالف، لیکن اصطلاح میں خاص اہل زبان کے روزمرّہ یا بول چال یا اسلوب بیان کا نام محاورہ ہے۔ محاورہ دو یا دو سے زائد الفاظ میں پایا جاتا ہے کیونکہ مفرد الفاظ کو روزمرّہ یا بول چال یا اسلوب بیان نہیں کہا جاتا یہ خلاف لغت ہے۔ اس کا اطلاق ہمیشہ مفرد الفاظ پر یا ایسے الفاظ پر جو بمنزلہ مفرد کے ہیں کیا جاتا ہے مثلاً "پاں" اور "سات" دو لفظ ہیں جن پر الگ الگ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لغت کا اطلاق ہوسکتا ہے مگر ان میں سے ہر ایک کو محاورہ نہیں کہا جائے گا بلکہ دونوں کو ملا کر جب پان سات بولیں گے تب محاورہ کہا جائے گا۔" اس تعریف کی روشنی میں ہم صرف ان ہی محاورات کو سامنے رکھتے ہیں جو بالکلیہ طور پر بیگمات بولا کرتی تھیں یہ بیگمات کی زبان کا خاص جزو ہے وہ بامحاورہ زبان بولا کرتی ہیں یہ اور بات ہے کہ ان کی بنائی ہوئی بعض بعض اصطلاحیں جو عام معیاری اردو میں اور تحریر میں رائج نہیں ہیں لیکن ان محاوروں کی مدد سے انھوں نے اپنی الگ ضرب الامثال بنائی ہیں چند ایسے ہی خاص خاص محاورات پیش کیے جاتے ہیں۔

آڑے ہاتھوں لینا = (ذلیل کرنا شرمندہ کرنا)

آگ پر لوٹنا = (بے چینی و بیقراری)

باپ مارے کا بیر = (پرانی عداوت یا جانی دشمنی یا خواہ مخواہ کی مخالفت)

بخیہ ادھیڑنا = (کسی کا راز کھولنا یا کسی کو ذلیل کرنا)

جوتیوں میں دال بٹنا = (آپس میں پھوٹ پڑنا)

چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا = (بنتے کام کو بگاڑنا)

چھاتی پر سانپ لوٹنا = (رشک و حسد کرنا)

چھاتی پر مونگ دلنا = (کسی کو سخت تکلیف دینا)

دل میں گھر کرنا = (دل میں محبت و عزت پیدا کرنا)

ہتھیلی پر سرسوں جمانا = (ناممکن کام کو ممکن کر دکھانا)

آج تک پڑے ہینگ لگتے ہیں (خستہ حال، ناکارہ)

آگ کھانا انگارے ہگنا = (جیسا کرنا ویسا بھرنا)

اللہ آمین سے پالنا = (دعائیں مانگ مانگ کر منت مرادوں سے پالنا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اللہ کے گھر سے لوٹنا = (مرتے مرتے بچنا)

کوا کہار میں پھنسنا = (ہر طرف سے اعتراضات ہونا)

کھری کھری کہہ دینا = (صاف صاف کہنا)

گھڑوں پانی پڑنا = (بے حد شرمندہ ہونا)

مُنہ دیکھے کی ہونا = (رسماً کسی سے ملنا)

پینچ پی ہزار نعمت کھائی = (انھوڑے پر شکر بھیجنا)

کھاری کنوئیں ڈالنا = (کسی چیز کو ضائع یا تلف کرنا)

اڑھائی چلو لہو پینا = (مار ڈالنا عموماً غصے میں عورتیں کہتی ہیں)

ازار میں ڈال کر پہن لینا = (بڑوں کی بات نہ ماننا، لاپروائی سے پیش آنا)

اسے چھپاؤ اُسے دکھاؤ = (دونوں یکساں سر مُنہ فرق نہیں)

آفت کا پرکالہ = (آفت کا ٹکڑا، فتنہ انگیز، شریر)

چندے آفتاب وچندے مہتاب = (نہایت حسین وخوبصورت)

چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ = (ادنا بھی اعلا ہونے کا دعوا کرے)

خدائی خوار گدھے سوار = (آوارہ، خراباتی، ذلیل وخوار)

دروازے پر ہاتھی جھومنا = (نہایت دولت مند ہونا)

دسوں اُنگلیاں دسوں چراغ = (ایک ایک اُنگلی ایک ایک ہُنر سے روشن،، سگھڑ لڑکی کی نسبت عورتیں بولا کرتی ہیں)

کوڑی کو نہ پوچھنا = (ذرا قدر نہ کرنا)

دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو = (یعنی دھن دولت اور آل اولاد سے ہمیشہ خوش رہو)

ساتویں آسمان پر مزاج ہونا = (بہت زیادہ مغرور، گھمنڈی)

ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے = (ہر حال میں خوش رہنا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سر جھاڑ مُنہ پھاڑ = (دیوانہ وار، بدہیت، بھیانک صورت بنائے رکھنا)
سر سے کھیلے نہ مُنہ سے بولے = (گم سم، خاموش)
سُرخاب کے پر لگنا = (غرور اور تکبر میں کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا)
سو سو نام دھرنا یا کیڑے ڈالنا = (عیب نکالنا، برا بھلا کہنا)
سونے میں پیلی موتیوں میں سفید = (نہایت مالدار، زیورات میں لت پت)
شکل چڑیلوں جیسی مزاج پریوں جیسا = (بدصورتی پر غرور اور نزاکت کا مظاہرہ)
صبر کی داد خدا کے ہاتھ ہے = (صبر کرنے والوں کا خدا انصاف کرتا ہے)
طبق چھوڑنا = (پریوں کی نیاز کروانا، کونڈا کرنا)
طوطیاں ہاتھ لیسارتی ہیں = (بڑی با محاورہ گفتگو کرنا خوش بیانی کی تعریف میں جس طرح کہتے ہیں مُنہ سے پھول جھڑ رہے ہیں خاص قلعہ کی بیگماتی زبان کا محاورہ ہے)
طوفان جوڑنا = (کسی پر جھوٹا الزام لگانا)
عقل پر پردے پڑنا = (وقت پر کچھ بھی سمجھ میں نہ آنا)
عید کا چاند ہو گئے = (یعنی بہت کم دکھائی دیتے ہیں)
کوس نہ چلی بابل پیاسی = (کام شروع کرتے ہی تھک گئی، بغیر محنت کے پیاس لگ گئی)
کھڑی سواری یا کھڑی ڈولی = (جب کوئی عورت جلد آ کر واپس چلی جائے تو طنزاً کہتے ہیں)
کیا ناک لیکر بولتیں = (یعنی کس مُنہ سے بات کرتیں، لاجواب ہونے کو کہتے ہیں)
زہر مار کرنا = (زبردستی، بے دلی سے کوئی چیز کھانا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آدھا تیتر آدھا بٹیر = (دو رنگی میں ملاپ بے جوڑ کے لیے کہتے ہیں)
کن سُیاں لینا = (چُھپ کر کسی کی راز کی باتیں سُننا)
بھڑیے کی صورت = (بدنما، بدشکل، بدوضع عورت کو کہتے ہیں)
گھلو مِٹھو ہو جانا = (بہت جلد بے تکلف ہو کر رل مل کر بیٹھنا)
مٹکا سا یا بوٹا سا قد = (چھوٹا، پستہ قد)
مین منیخ نکالنا = (نکتہ چینی کرنا، عیب نکالنا)
ناک چنے چبوانا = (کسی کو بے حد تکلیف دینا)
مُکھ سے سکھ تک = (سر سے پاؤں تک، ایڑی سے چوٹی تک)
ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ = (شوخ چشم کی نسبت بولتے ہیں)
ہشت ہڈ و ہاہشت گڈو کرتے پھرنا = (دنگا فساد، واہی تباہی کرنا)
آپ بھی نرے چوپخ ہیں = (یعنی آپ بڑے بے وقوف ہیں)
آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو = (بدصورت عورت کو جب سنگھار کا شوق ہوتا ہے تو کہتے ہیں)
آسے دن کی تکا فضیتی = (ہر وقت کا لڑائی جھگڑا)
ادھر کی ٹٹی گجراتی تالا = (دو متضاد باتیں)
جوتی میں ٹانکا نہ لگواؤں پاخانے میں لوٹا نہ رکھواؤں = (نہایت حقیر اونا سمجھنا)
پاپتیوں کو پیٹوانا = (ماں باپ کو برا بھلا کہنا)
تلے تیس اوپر بیس = (تہ و بالا، درہم برہم)
تمہارے لیے تو کنوؤں میں بانس ڈالے (بہت ڈھونڈا تلاش کیا)
اوس کی بوند یا چیل کا موت = (ناپایدار، جو کہیں نہ ملتا ہو، عنقا)
تھوک کے ستو نہیں سنتے = (نہایت کمزور یا بے سہارا چیز بنانا)
پھوہڑ چلے نہ گھر رہے = (بدتمیز اور چغل خور عورت سب کو تباہ و برباد

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کر دیتی ہے)

ٹوٹر ٹوں سا دم = (تنہا، اکیلا، جس کا کوئی نہ ہو)

ٹھگ ماری = (مسٹھس، کاہل عورت)

جہنم میں ٹھونکنا = (لعنت ملامت کرنا)

چومکھ جلانا = (منت کا چراغ جلانا)

چہرے سے چھاجوں نور برستا ہے = (نورانی چہرہ عموماً طنزیہ طور پر عورتیں کہتی ہیں)

چھلنی میں دودھ دھوئیں اور کرم کو روئیں = (حماقت کا کام کر کے تقدیر کو دوش دینا)

ڈھاک کے تین پات = (مفلسی، ناداری، وہ شخص جو اپنی بات پر اڑا رہے)

لاڈلے پوت کٹڑے موت = (لاڈ پیار سے اکثر بچے خراب ہو جاتے ہیں تو طنزیہ طور پر عورتیں کہتی ہیں)

لنگڑی بیٹر آسمان پر گھونسلا = (اپنے حوصلہ سے بڑھ کر بات کرنا)

اٹھوائی کھٹوائی لیے پڑی ہیں = (ناراض ہو کر پلنگ پر پڑے رہنا)

آرسی ٹوٹ گئی = (جب کوئی بدصورت عورت خوبصورتی کا دعوا کرے)

آنکھ نہ ناک بنو چاند سی = (کسی عورت کا رنگ گورا ہوتا ہے لیکن ناک نقشا اچھا نہیں ہوتا تو کہتے ہیں)

ابھی آنکھوں کی سوئیاں نکلنا باقی ہیں = (یعنی سب کام ختم ہو چکا ہے صرف تھوڑا سا باقی ہے)

بال بال گج موتی پرونا = (ہر طرح سے آراستہ و پیراستہ ہونا)

چوہے کا جنا بل ہی کھودتا ہے = (ہر شخص اپنی اصلیت پر جاتا ہے)

دانت کاٹی روٹی = (بڑی گہری دوستی)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دو پیسے ڈولی ہے چار پیسے ڈولی ہے = (فاصلے کا اندازہ دلّی کی عورتیں ڈولی کی اُجرت سے کیا کرتی تھیں)
ڈولی نہ کہار بیوی بیٹھی ہیں تیاّر = (قبل از وقت اہتمام)
کس برتے پر تتا پانی = (بیکار شیخی بگھارنا)
کھرا دونا دینا = (حضرت مشکل کشا کی نذر ہاتھوں ہاتھ دینا)
مغز کے کیڑے اُڑنا (بے حد بکواس کرنا، سر میں درد ہونا)
بڑ بھس لگا ہے = (بڑھاپے میں ہنسی مذاق کی سوجھی ہے)
ہتیلی میں چور پڑنا = (یعنی منہدی میں کہیں سفید دھبّارہ جانا)
جلے پھپھولے پھوڑنا = (عداوت نکالنا)
جھاڑو پھرنا = (صفایا ہو جانا، تباہ و برباد ہو جانا)
پھول کترنا = (بات میں بات پیدا کرنا)
جھولا مارنا = (فالج کا اثر ہونا)
گھر گھالے ہیں (بہت سے گھر تباہ و برباد کیے ہیں)
نگوڑی ناٹھی ہے = (تنہا، بیکس و بے اولاد ہے)
رگی بوٹی نپا شوربا = (جہاں ایک ایک رتی کا حساب ہوتا ہے، کنجوس)
تنکا توڑنا = (کاہل، کام چور)
جیتی مکھی نگلنا = (جھوٹ بولنا یا جان بوجھ کر آفت مول لینا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

(ج) لوک گیت

اس سے قبل تمہید میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ بیگمات کی جتنی ریت رسمیں ہیں ان میں ہندو مذہب کے عقائد ہم کو ملتے ہیں جس کی بڑی اچھی مثالیں سید احمد دہلوی نے اپنی تصنیف انشاے ہادی النسا میں دی ہیں ان کا بیان ہے کہ عورتوں کے جتنے گیت جو اکثر و بیشتر شادی بیاہ کے موقعوں پر سہاگ گھوڑیاں گائی جاتی ہیں ان میں کرشن جی کی پیدائش کا ذکر ملتا ہے اور مختلف دیوی دیوتاؤں کے نام، جچا گیریاں، لوریاں ہیں۔

لوک گیتوں سے ہم کو تہذیب و تمدن اور سماجی ماحول کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر ہم ہندستان کے مختلف مقامات کے لوک گیتوں کا تفصیلی طور پر جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گیت قریب قریب ہر مقام کے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں صرف زبان کا فرق نمایاں ہوتا ہے۔

لوک گیتوں کی بنیاد کا انحصار مختلف باتوں پر ہوتا ہے جیسے بعض گیت عورتیں اس وقت گاتی ہیں جب وہ کام کرتے کرتے تھک جاتی ہیں۔ بعض گیت شادی بیاہ یا کسی خوشی کے موقع پر گائے جاتے ہیں۔ چنانچہ گیتوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں اور ان گیتوں کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ یہ عورتوں کے خود ساختہ ہوتے ہیں، ان کے اپنے بنائے ہوئے۔ ان میں بعض بعض جگہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دعائیہ کلمے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں محاورات کی بہتات ہوتی ہے جو خاص عورتوں کے الفاظ میں بیان کیے جاتے ہیں۔

لوک گیت تمدن کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہوتے ہیں کیونکہ ان میں عورتوں کی زندگی کا حقیقی رنگ دکھائی دیتا ہے یہ ہماری تہذیب کے آئینہ دار ہیں۔

یہاں چند ایسے گیت اور سہاگ گھوڑیاں جو خاص شادی بیاہ کے موقع پر خاص طور پر دلی اور شمالی ہند کی عورتیں گایا کرتی ہیں شامل کیے گئے ہیں۔ لوریاں بابل جو دلہن کو رخصت کرتے وقت گاتے ہیں اور چند پہیلیاں جو عموماً بچوں کو بہلانے کے لیے اور ان کی عقل کا امتحان لینے کے لیے بچوں کو سنائی جاتی ہیں شامل کی گئی ہیں۔

لوریاں

آجا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا ۔۔۔ میرے بالے کی آنکھوں میں گھل مل جا
آتی ہوں بیوی آتی ہوں میں ۔۔۔ دو چار بالے کھلاتی ہوں میں

کابل سے مغلانی آئی کھڑی بلائے دور
اللہ نبی جی مدد کریں تو طالع تیرے زور
آرام کا ہے پالنا اور سکھ کی ہے ڈور
اللہ نبی جی کرم کریں تو طالع تیرے زور

تو سو میرے بالے تو سو میرے بھولے
جب تک ہے نیند پھر جو پڑے گا تو دنیا کے پھندے
کیسا ہے جھولا کیسی ہے نیند۔ کھیل تماشے کہنے تو سارے
کہتی ہوں تجھ سے اے آنکھوں کے تارے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زندہ ہے ماں بھی باپ بھی بار سے کرسے تو آرام سید پیارے
تو سو میرے بالے، تو سو میرے بالے جب تک بالی ہے نیند
ماں باپ کا جلنا۔ دنیا سے ڈر ڈر سنبھل کر چلنا
سکڑی ہے گھاٹی رستہ پھسلنا۔ تو سو میرے بالے تو سو
جب تک ہے بالی نیند

تیرے صدقے ذرا گودی سے اُتر کر سو جا
تیرے واری نہ جھٹ جاگ تو دم بھر سو جا
اے پنکھا میں ہلاتی ہوں تو پڑ کر سو جا
اے مکھی میں اُڑاتی ہوں تو پڑ کر سو جا
تو غنیمت یہ سمجھ ماں کا سلانا سو جا
پھر کہاں ہوگا میسّر یہ جھلانا سو جا

اللہ اللہ لوریاں دودھ بھری کٹوریاں
دودھ میں سے نکلی مکھی، میرے میاں کی جان اللہ نے رکھی۔

پہیلی

سُن ری سہیلی موری پہیلی۔ بابل گھر تھی میں البیلی
ماتا پتا نے لاڈ سے پالا سمجھا مجھے بس گھر کا اُجالا
ایک بہن تھی ایک بہیلی یوں ہی بہت دن گڑیاں میں کھیلی
کبھی اکیلی کبھی دوکیلی، جس سے کہا چل تماشا دکھلا
اس نے اٹھا کر گودی میں لیلی
کچھ کچھ موہے سمجھ جو آئی۔ ایک جا ٹھہری موری سگائی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لاؤں لاگے باھمن نائی۔ کوئی لے روپیا کوئی لے دھیلی
بیاہ کا میرے سمے جب آیا۔ تیل چڑھایا منڈھا چھوایا
سالو سوھا سب گہنا پہنایا۔ منہدی سے رنگ دیے ہاتھ ہتیلی
ساسٹرے کے لوگ آئے جو میرے۔ ڈھول تماشے بجے گھنیرے
سب گھڑی سب دن ہوئے جو پھیرے۔ سیّاں نے موہے ساتھ میں لے لی
آئے براتی سب رنگ رس کے۔ لوگ کٹم کے سب ہنس ہنس کے
جا و تھی یہی گھر سے نکسے۔ اور کے گھر میں جائے دھکیلی
سکھی پیا کے ساتھ گئی میں۔ ایسی گئی پھر وہیں رہی میں
کس سے کہوں میں دکھ ہائے دل میں۔ سیّاں نے موری باہیں کھیلی
نند بھی بیٹھی باتیں بناوے۔ کیا ہی کروں کچھ بن نہیں آوے
جیسی پڑی ہیں ویسی ہی جھیلی۔ جیا بیا کل رووت انکھیاں
کہاں گئیں سب سنگ کی سکھیاں۔ شوخ رنگ گڑیاں طاق پہ رکھیاں
نہ وہ گھر ہے نہ وہ حویلی سات لکھ سہوے کا مول ری عطر میں بسی لڑیاں
ہر بالے ہمارے بنے کے لیے سہرا گوندھ بھلا موری مالنیا

دھوم شادی کی دھواں دھار مبارک ہووے
پیاری دلہن کو یہ دلدار مبارک ہووے
طوطیاں گاویں چہک کر تیری محفل میں بنے
سہرا پھولوں کا زری دار مبارک ہووے

ڈھائی جونی کچّا سوت — میں باندھوں ساسو کا پوت
باندھ بوندھ کر کیا غلام — ڈہلی مھٹیا کرے سلام
ہرے ہرے بانس کٹا موہے بابل — نیک منڈھا چھواؤ رے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پربت بانس منگا مورے بابل پانو منڈھا چھواؤ رے
سگنی نجومی جوتشی سب ہر ٹہیج بلاو رے
جیسی لاڈلی بیٹی بابل ویسا ہی کاج رچاؤ رے
ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیک منڈھا چھواؤ رے
نو مہینے گرب میں رکھا اب نہ رکھا جائے رے آدرے کو لے گڑیاں چھوڑیں چھوڑ سکھیوں کا ساتھ رے
دلیاں پربت تھیں بابل انگنا بھیا بدیس رے
لے بابل گھر آپنا ہم چلے پیا کے دیس رے
ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیک منڈھا چھواؤ رے

پہیلیاں

سر جالی پیٹ سے خالی پسلی ایک سے ایک نرالی
مجھکو آوے یہی پرکھ بیر نہ گردن مونڈھا ایک (مونڈھا)

ہیں سامنے اندر بھید رنگ ہے ان کا سیاہ سفید
دھن کو دیکھ لبھائی نہیں کیا سونا لینے آئی ہیں
(آنکھیں)

ناری ایک پر ہیں یہ دو ایک چلے ایک رہوے سو
ہردم نار کو یہ ہے سالنسا ان دونوں کا ایک ہی بالنسا (ناک)

ایک ہی شکل اور ایک ہی نام بیچ میں ان کے رہتا کام
بول نہ جانیں سنتے سنگ ان دونوں کے بیچ سرنگ (کان)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک نار کے پیٹ نہ آنت اوپر نیچے دانت ہی دانت
منہ سے لیوے جان نکال کس کے سر پر پڑے وبال (کنگھی)

سامنے آوے کردے دو مارا جائے نہ زخمی ہو
(آئینہ)

تریا بیٹھی ہو بہو، چپکی بیٹھی روبرو دو ملے جدائی نہ پر بات بیچ میں آئینہ
(آرسی مصحف)

کاجل کی کجلوٹی اوروں کا سنگار ہری ڈال پر بٹیا بیٹھی کو ہے یوجن ہار
(جامن)

ایک دروازہ دانت دبلی چھیل چھبیلی
نت اٹھ اسکو لاگے بھوک سو کھے ہر چباوے وہ (آری)

ایک نار ترور سے اتری ماں سے جنم پایا
باپ کا نام جو اس سے پوچھا آدھا نام بتایا
آدھا نام پدر کا خود۔ کون دیس کی بولی (نیم کی نمبولی)
اس کا نام جو اس سے پوچھا اپنا نام نہ بولی

ذرا سی بٹیا گلسیا سا پیٹ ادیگار جو اپھاڑ یگا پیٹ
(چھالیا)

ایک نار نے اچراج کینا سانپ مار کے نال میں دینا
اُلٹا سانپ نال کو کھاوے نال سوکھے تو سانپ مر جاوے
(چراغ کی بتّی)

ہاتھ کاٹے پانو کاٹے کاٹی منہ کی صورت
زندہ اوپر مور کھ ناچے دیکھ موے کی صورت (اسنگھاڑا)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چار کھڑے چار پڑے ایک ایک مُنہ میں دو دو بڑے (چار پائی)

ایک تھال موتیوں بھرا سب کے سر پہ اوندھا دھرا
چاروں کھونٹ وہ تھال پھرے موتی اس سے ایک نہ گرے
(آسمان اور تارے)

سونا ہے سُنار نہیں روپیہ ہے دلال نہیں گنبد ہے دروازہ نہیں (انڈا)

ہری ڈنڈی سبز دانہ وقت پر مانگ کھانا (سونف)

چاند سا چکلا پان سے پتلا جو کوئی ہماری پہیلی نہ بتائے اُسکی ناک میں تکلا
(پاپڑ)

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگمات کی چند عام رسومات

عام رسم ورواج سے متعلق تمہید میں چند ریت رسموں ٹونوں، ٹوٹکوں کا مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے لیکن اب تفصیل کے ساتھ شمالی ہند کی بیگمات کی سماجی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے روزمرّہ زندگی میں داخل رسومات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

دراصل ہندستانی سماج اور تہذیب میں ریت رسمیں اس طرح داخل ہوگئی ہیں کہ یہ خاص طور پر عورتوں کی زندگی کا ایک خاص نمایاں جزو بن گئی ہیں اور پھر ان ہی ریت رسموں کے ارد گرد ان کی زندگی کے سارے مسائل حل ہوتے ہیں لیکن اب رفتہ رفتہ ان میں سے بہت ساری ریت رسمیں کم ہوتی جارہی ہیں جیسے ٹھیکرے کی مانگ کی رسم یا زچہ کا تارے دیکھنا یا پھر الائچی بہن کا رشتہ یہ ایسی رسمیں تھیں جو دلّی کی بیگمات میں بہت زیادہ مقبول وعام تھیں اور یہ اُس زمانے میں رائج تھیں جب دلّی حوادث کا شکار نہیں ہوئی تھی اور عیش وآرام کی ساری سہولتیں میسّر تھیں۔

لیکن ان میں سے بعض رسمیں ایسی بھی ہیں جن کا تعلق اعتقادات سے ہے اور اب خواتین نئی تہذیب اور روشن خیالی کے باعث ان سب رسموں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کو فضول سمجھنے لگی ہیں جس کی وجہ سے شاذ و نادر ہی ہم کو ڈھونڈے سے چند ایسے خاندان ملیں گے جہاں لڑکیوں کو اعلیٰ پیمانے پر تعلیم نہ دی جا رہی ہو۔ پھر بھی بعض بڑی بوڑھی عورتوں میں اس قسم کے اعتقادات پائے جاتے ہیں اور چند عام ریت رسمیں اب بھی ہم کو دہلی اور لکھنؤ کے گھرانوں میں ملتی ہیں۔ مثلاً بی بی کی صحنک یا بی بی کا کونڈا، خدائی رات، سید جلال کا کونڈا، خواجہ خضر کی پڑیاں، بسم اللہ کی رسم، مدار صاحب، شب برات، بارہ وفات، ستوالنسا، نو ماسا، چھٹی چھلہ، عقیقہ وغیرہ ایسی رسومات ہیں جو عام طور پر اب بھی رائج ہیں اور عورتیں بڑی عقیدت مندی سے ان ریت رسموں کو منایا کرتی ہیں۔ ہو سکتا ہے آیندہ چند برسوں میں یہ بھی بالکل مٹ جائیں اور خواتین کی تہذیب و تمدن سے یہ خارج ہو کر صرف ان کے تذکرے باقی رہ جائیں یوں بھی اب شادی بیاہ میں جو پہلے ریت رسمیں ہوا کرتی تھیں جن کی تفصیل پیش کی گئی ہے اور جس کی تیاری اور آغاز کے سلسلے سے لیکر ختم ہونے تک کافی وقت درکار ہوتا ہے اور جس کو اب ہم فضول خرچی اور فرسودہ روایات تصور کر کے شادی بیاہ کی ان ریت رسموں کو بہت مختصر پیمانے پر ادا کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے نئی نسلیں اس کو اور مختصر سے مختصر کر دیں۔ یہ اور بات کہ پہلے عورتوں کے سامنے زندگی کے یہی مسائل اہم تھے اور گھریلو ذمّے داریاں اسی قدر ان پر لازم قرار دی گئی تھیں چنانچہ ان ریت رسموں پر عمل کرنے سے ان کو بڑی مسرّت حاصل ہوتی تھی اور ان ہی رسموں سے ان کی زندگی کے اقدار وابستہ تھے چنانچہ ان کی زندگی کے اس پہلو کو اجاگر کرنے کی غرض سے ہی رسومات کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ یہ ان کی نفسیات کا ایک اہم پہلو ہے۔

ان رسومات کے علاوہ عورتوں کی روزمرّہ زندگی میں استعمال ہونے والے زیورات کے نام بھی شامل کیے گئے ہیں جن میں سے بعض زیورات کا آج بھی چلن باقی ہے۔ نیز کپڑوں پر ٹانکنے کا مسالا اور ڈزائنوں کے نام اور مختلف قسم کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رنگوں اور کھانوں کے نام جواب صرف نام ہی نام بن کر رہ گئے ہیں البتہ بعض کھانے ایسے ہیں جن کا استعمال آج بھی ہوتا ہے۔

شادی بیاہ کی ریت رسمیں

ٹھیکرے کی مانگ کی رسم :- پیٹوں کا بنج وہ ہے جب کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے تو اس سے یہ اقرار کرا لیا جاتا ہے کہ اگر لڑکی ہوئی تو ہمارے لڑکے سے اس کا عقد ہوگا۔ ٹھیکرے کی مانگ کا بہت قدیم دستور ہے۔

اس رسم کا طریقہ یہ ہے کہ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو آپس میں رضامندی سے جس ٹھیکری یا ٹھیکرے یعنی جس کونڈے میں نوزائیدہ بچی کو نہلاتے ہیں اس میں لڑکے کی ماں ایک روپیا ڈال دیتی ہے اور گھٹی میں مصری ملا دیتی ہے جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ آج ہی سے یہ لڑکی ہمارے لڑکے کی منگیتر ہو گئی۔ اب ہمارے لڑکے کے سوا کوئی اور اس سے شادی نہیں کر سکتا۔ ایسے رشتے کو نومولودی رشتہ بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کے رشتے عموماً لڑکے لڑکیوں کی ارمان بھری مائیں تجویز کیا کرتی ہیں۔ دلّی اور لکھنؤ میں یہ رواج تھا کہ جب لڑکی سن بلوغ کو پہنچتی تھی تو لڑکی کو باہر کی بڑی بوڑھی عورتوں اور مشاطہ سے خاص طور پر پردہ کروایا جاتا تھا اور خصوصاً ایسے گھرانوں سے جہاں سے شادی بیاہ کی بات آتی ہے۔ اس موقع پر لڑکے والے بھیس بدل بدل کر کسی نہ کسی بہانے سے عورتوں کو بھیجتے ہیں تا کہ کسی نہ کسی طرح سے لڑکی کی صورت دیکھ آئیں۔ اس کام کے لیے کسی مشاطہ کو یعنی گندن بنا کر طرح طرح کے خوشبودار عطر یا تیل لے کر بیچنے کے بہانے سے بھیجا کرتے تھے یا بعض مرتبہ کوئی مشاطہ کپڑے کے تھان گٹھڑی میں باندھ کر گوٹا کناری کی پیٹی بغل میں داب کر یا کھیر چھالیا زردے کی پٹیاں ہاتھ میں لے کر فروخت کرنے کے بہانے سے جاتی ہے اور سارے گھر کا جائزہ اور گھریلو ماحول کا

اندازہ کرکے چلی جاتی ہے۔

اس موقع پر جو چالاک لوگ ہوتے ہیں جن کے گھر میں کئی کئی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کو موقع مل جاتا ہے کہ بات کسی لڑکی کی ہوتی ہے اور عین وقت پر کسی دوسری کو دلہن بنا کر بٹھا دیتی ہیں۔ جس سے بعد کو لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جب بات پوری طرح پکی ہو جاتی ہے تو پھر اس معاملے میں لڑکا لڑکی جن کی آپس میں شادی ہو رہی ہے اُن کی کوئی ذاتی رائے نہیں لی جاتی ہے اور وہ خود بھی اپنے مُنہ سے اقرار یا انکار کرنا سخت بے حیائی و بے شرمی تصوّر کرتے تھے اس معاملے میں گھر کی بڑی بوڑھیاں ہی رشتے اور کُنبے کی مدد سے بات پکّی کر دیتے تھے۔ اگر پابند شریعت لوگوں نے زور ڈالا تو بروقت نکاح دُلھن کے پاس کھڑے ہو کر اس کی ماں صرف اتنا کہتی ہے کہ بیٹی تمہارا نکاح فلاں شخص سے پڑھایا جاتا ہے لیکن ایسی صورت میں دُلھن کے لیے مُنہ سے بولنا سخت ندامت و بے شرمی کا موجب ہوتا تھا اور اگر ذرا بھی انکار یا اقرار کے لیے دُلھن نے گردن ہلادی تو تمام کُنبہ اور رشتے کی ناک کٹ جاتی تھی اور لوگ طعنے دینا شروع کرتے تھے کہ " اے ہے فلاں کی بٹیا مُنہ سے بول اُٹھی "۔

گھر میں اگر پہلی شادی نہ ہوئی ہو تو شادی بیاہ جلدی ہونے کی غرض سے ٹوٹکا کیا کرتے تھے یعنی گڑیا گڈّوں کا بیاہ رچاتے تھے بڑی دھوم دھام سے برات نکالی جاتی تھی اور فرضی قاضی جی بھی تجویز کیے جاتے ہیں۔ جو نکاح اس طرح پڑھاتے ہیں۔ " ایجاب و قبول "

گاجر کی پینڈی گل خیرو کے پھول   کہو میاں گڈّے تمہیں گڑیا قبول

کالی مرغی سفید انڈے   مہر باندھا بارہ گنڈے

جب یہ فرضی نکاح گڈّا قبول کر لیتا ہے اور کالی مرغی اور سفید انڈے مہر باندھ دیا جاتا ہے تو پھر نکاح کے بعد کی ساری رسمیں پوری کی جاتی ہیں۔ یہ رسم شاہی قلعے کی بیگمات میں بہت ہوا کرتی تھیں بلکہ بعض مرتبہ میاں بیوی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بھی آپس میں اس طرح کا بیاہ رچایا کرتے تھے۔

عموماً شادی بیاہ میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا تھا کہ ذات برادری اور اکثر خاندانوں میں نجیب الطرفین لڑکا اگر نہ مل سکا تو تیس تیس چالیس برس تک کی لڑکیاں کنواری بیٹھی رہا کرتی تھیں اور بوڑھی ہو جایا کرتی تھیں۔ اکثر مغلوں کی مغلوں میں پٹھانوں کی پٹھانوں میں سیدوں کی سیدوں میں شادیاں ہوا کرتی تھیں۔

جب شادی کی بات پوری طرح طے ہو جاتی تھی تو پھر اس کی ابتدا پہلے بیوی کی صحنک سے کی جاتی تھی اور پھر اس کے بعد منگنی کی رسم شروع ہوتی تھی۔

منگنی کی رسم:۔ اس رسم میں دولھا کے گھر سے چند عورتیں دلھن کے گھر مٹھائی کے خوان چڑھاوا لے کر جاتی ہیں۔ مرد صرف سواریاں اُتروا تے ہیں مٹھائی کے خوانوں میں بالو شاہی اور مصری ہوتی ہے جو سوا من سے لے کر پانچ سات من تک ہوتی ہے۔ ان پر چاندی کے ورق لگائے جاتے ہیں اور ان ہی میں سے دلھن کو سات یا نو ڈلیاں توڑ کر کھلائی جاتی ہیں اور پھر اسی میں سے دولھا کے واسطے ورق لگا ہوا کوزہ واپس آتا ہے اور آدھی مٹھائی بھی۔ مٹھائی کے ساتھ ساتھ پانوں کی گلوریاں چاندی کے ورق لپٹی ہوئی ہاروں کے خوان اور پھولوں کا گہنا چڑھاوے کی پانچ رقمیں چھلا، انگوٹھی ملا کر سات چیزیں ایک تانبے کی ڈبیا میں اور چنگیر دان کے بیچوں بیچ یہ سب رکھ دیا جاتا ہے اور پھر سمدھنوں کے اُترنے سے پہلے یہ سب چیزیں گھر میں بھیج دی جاتی ہیں تاکہ پھولوں کے ہار جو سمدھنوں کے گلوں میں پیشوائی کے وقت ڈالنے کے لیے پہلے سے پہنچ جائیں پھولوں کے گہنے میں صرف سہرا نہیں ہوتا یعنی دھگدگی، چمپا کلی، جگنی، کرن پھول، جھمکے ہاتھوں کے گجرے، بازو بند، ایک پٹکا، ایک بدھی اور ایک کارچوبی بٹوا لال رومال میں بندھا ہوا ہوتا ہے۔ بعض شاہی خاندانوں میں پھولوں کے ہاروں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کی بجائے "دھنک"، یعنی گوٹے کے ہار بھی ڈالے جاتے ہیں۔ انگوٹھی سونے کی اور چھلّا چاندی کا ہوتا ہے باقی رقمیں خواہ جڑاؤ ہوں یا سونے کی یہ سب سامان کہاریوں اور چماریوں کے سروں پر جاتا ہے اور پھولوں کا گہنا نائی کے سر پہ ہوتا ہے۔

جس وقت سمدھنیں دروازے پر اُترتی ہیں تو دلھن والیاں پہلے سے پیشوائی کے واسطے وہاں موجود ہوتی ہیں ہر ایک سمدھن کے ماتھے پر اُنگلی سے صندل لگاتی ہیں اور ایک ایک ہار ان کے گلے میں ڈالتی جاتی ہیں اور پھر سمدھنیں دالان میں گاؤ تکیہ سے ٹیکا لے کر قرینے سے بیٹھ جاتی ہیں پھر دلھن کو صدر میں لاکر بٹھایا جاتا ہے۔ دلھن کا بھائی دلھن کو گود میں اُٹھا کر لاتا ہے دلھن کی پوشاک سُرخ ہوتی ہے۔ بڑا سا گھونگھٹ نکلا ہوا کر جھکی ہوئی گھٹنے پر ٹھوڑی رکھ کر بیٹھتی ہے پھر دیورانیاں دولھا کی بہنیں اور بھاوجیں سب سے پہلے پھولوں کا گہنا اس کے بعد چڑھاوے کا زیور پہناتی ہیں سونے کی انگوٹھی اور چاندی کا چھلّا دائیں ہاتھ کے کلمے کی اُنگلی میں پہنایا جاتا ہے اور ورق لپٹے ہوئے کونڈے میں مصری کی سات یا نو چھوٹی چھوٹی ڈلیاں توڑ کر موجودہ سات سہاگنوں میں ہر ایک عورت ایک ایک ڈلی باری باری سے دلھن کے مُنہ میں دیتی ہے۔ دلھن چپکے چپکے مُنہ میں جمع کرتی جاتی ہے اور مُنہ بچا کر اپنے رومال میں رکھ دیتی ہے۔ جب ساتوں ڈلیاں کھِلا چکتے ہیں تو پان کا لقمہ دلھن کے مُنہ میں دیتے ہیں اور پھر پان کھلانے کے بعد دُلھن سے اس کے دونوں ہاتھوں کی لپ بنوا کر اس میں روپے اور اشرفیاں رکھ دیتے ہیں اسی کو روپیا درشن یا مُنہ دکھائی کہتے ہیں۔ آپس میں مبارک سلامت کی دھوم دھام ہوتی ہے اور سمدھنیں ایک دوسرے کو مبارکباد دیتی ہیں۔ سمدھنوں کو کیونکہ کنوارے ناتے یعنی قبل از نکاح گھر پر پان نہیں کھلاتے اس لیے جاتے وقت پانوں کی ڈھولیاں بن چھالیا کی اور زردہ تھالیوں میں الائچی وغیرہ سجا کر ہمراہ کر دیتے ہیں۔ منگنی کے روز کی مزدوری نیگ کہاریوں، چماریوں اور ڈومنیوں مجامنیوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس رسم کو نشان چڑھانا بھی کہتے ہیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جب دولھا والے اپنے گھر چلے جاتے ہیں تو دلھن کی طرف سے چند آدمی مٹھائی مصری کا کوزہ پان کے بیڑے، انگوٹھی چھلا پھولوں کی بدّھی، طرّہ وغیرہ لے کر دولھا کے گھر آتے ہیں اور نشان چڑھا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اہل قلعہ کے یہاں دلھن والے عموماً دوسرے روز آیا کرتے ہیں۔

منگنی کی رسم ہو جانے کے بعد سے ہر تیوہار شب برات، رمضان، آخری چہار شنبہ ساون اور جتنی بھی عیدیں آتی ہیں دلھن کے لیے منہدی چوڑیوں کا جوڑا مٹھائی وغیرہ جاتی رہتی ہے پھر اس کے بعد بیاہ مانگا جاتا ہے۔

بیاہ مانگنا:۔ منگنی کے بعد آنے جانے کا سلسلہ قائم رہتا ہے پھر دولھا کی ماں بہنیں اور قریبی رشتے کی عورتیں مٹھائی کے خوان ساتھ لے کر باجے ساتھ کسی اچھے دن کی تاریخ مقرر کر کے واپس چلی جاتی ہیں۔ گھر واپس آ کر بہنیں صندل سے ڈھول چھاپتی ہیں۔ بہنوئی باہر نوبت چھاپ کر اپنا نیگ مانگتا ہے اور پھر تورے بندی کی جاتی ہے جس میں طرح طرح کے کھانے ہوتے ہیں جو تورے پوش میں رکھ کر لوگوں کے گھر بانٹے جاتے ہیں اور دلھن کو زرد کپڑے پہنا کر مایوں بٹھا دیا جاتا ہے اور دلھا کو برات سے ایک روز پیشتر مایوں بٹھاتے ہیں اور پھر شادی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

مایوں کی رسم:۔ جب بیاہ کے گیارہ دن باقی رہ جاتے ہیں تو قریبی رشتے کی عورتوں کو بلا کر دلھن کے گھر میں اس کے کپڑے یعنی کرتا، پایجامہ اور دوپٹہ زرد رنگا جاتا ہے ان کپڑوں کو بہنیں رنگتی ہیں اور دلھن کی ماں اس کا نیگ دیتی ہے۔ دلھن کے کھانے کو پنڈیاں بنائی جاتی ہیں اور نہلا دھلا کر سر گوندھ کر زرد کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور پھر چوکی پر فرش کر کے بٹھا دیتے ہیں سب سے پہلے بہنیں ملیدے کے سات نوالے کھلاتی ہیں اور اس کے ہاتھ پر اُبٹنا رکھتی ہیں تاکہ اس کا بھی نیگ ملے۔ اس کے بعد دُلھن کی ماں اس کے دونوں ہاتھوں میں پانچ روپے ایک پان اور سات پنڈیاں رکھ کر کہتی ہے کہ بیٹی ہم تمہارے فرض سے ادا ہوئے پھر دلھن کی بہنیں یا بھاوج گود میں اٹھا کر اسے کوٹھری میں لے جاتی ہیں اور پلنگ پر بٹھا دیتی ہیں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور اس دن سے شادی کے دن تک روز رنگ نکھرنے کو اُبٹنا سارے جسم پر ملاجاتا ہے۔ اور پھر مایوں بٹھانے کے بعد کسی مرد یہاں تک کہ باپ اور بھائی تک کے سامنے نہیں آتی اور صرف دودھ اور مٹھائی اُس کو کھلائی جاتی ہے جس وقت دلھن کو چوکی سے اُٹھا کر لاتے ہیں تو عورتیں اپنے کسی لڑکے یا لڑکی کو جس کی شادی جلد منظور ہو شگون کے طور پر اس چوکی پر فوراً بٹھا دیتی ہیں تاکہ اس کا نصیبا جاگ اُٹھے اور جلد بیاہ ہو جائے۔ دُلھن کا جھوٹا گندھا ہوا اُبٹنا ایک لگن میں ڈھائی سیر اُبٹنا کشتیوں میں لگا کر اور پانچ سو پنڈیوں کے ساتھ مع سامان کے دیگر دولھا کے گھر دلھن کی ماں کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ اُبٹنے کے ساتھ یہ سامان ہوتا ہے کٹورا، تشتری، سلپچی، آفتابہ، لوٹا، تیرڑا، رکابی کا جوڑ، کشتی میں ورق لگی ہوئی پنڈیاں اور گیارہ رومال نہانے کی چوکی سوزنی، دو لنگیاں زرد کپڑے مایوں کا جوڑا۔ تیل کی شیشی۔ چادر وغیرہ ساتھ ہوتا ہے۔

جس روز سے دولھا دلھن مایوں بیٹھتے ہیں اس دن سے ہم عمر لڑکیاں، ڈومنیاں اور مراثنیں مل کر سہاگ گھوڑیاں یعنی شادی کے گیت گاتی ہیں۔

اُبٹنا کھیلنا:۔ دولھا دُلھن کے بعد نیز ساچق کے دن تک اندر عورتوں میں اور باہر لڑکے اور مردوں میں اُبٹنا کھیلا جاتا ہے دلھن کے رشتے دار دلھن کے گھر اور دولھا کے رشتے دار دولھا کے گھر اُبٹنا کھیلتے ہیں۔ سالے بہنوئی، نندیں، بھاوجیں آپس میں مل کر کھیلتی ہیں بڑے بڑے لگنوں میں اُبٹنا گھولتے ہیں اور ایک دوسرے کو لگاتے ہیں اور پھر نہا دھو کر ساچق کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

ساچق کی رسم:۔ اصل میں حنابندی کا نام ساچق ہے۔ اس میں بری جاتی ہے۔ بر یعنی دولھا کے گھر سے دلھن کے گھر آرائش کا سامان باجے کے ساتھ جاتا ہے جس میں گنتی کی عورتیں اور چند مرد بھی ساتھ ہوتے ہیں۔ امیروں میں چاندی کا سامان ہوتا ہے اور سہاگ پڑا اس میں سونے کی دو کنگھیاں سہاگ کا پڑا،

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عطر اور پھپلیں منقش شیشیوں میں سُرخ کاغذ کی سنہری کٹوریاں لگی ہوئی تھیلی جس کے اندر چھیل چھبیلا۔ ناگر موتھا، بالچھڑ، چھوٹی الائچیاں، کپور کچری، لونگیں، چنبہ کی جڑ، ہلدی، جوز جوتری، تیز پات، صندل، زعفران، مشک دانہ اور مسّی کی پڑیاں ہوتی ہیں اسی کو سہاگ پُڑا کہتے ہیں۔ گلاب کے نقاشی شیشے میں ایک چاندی کے چوگھڑے میں رکھے ہوئے چاندی کی چار ٹھلیاں دو میں دودھ اور دو میں شربت بھرا ہوا ان کے گلے میں سونے چاندی کی لچھیاں کلاوے سے بندھی ہوئی سوا پانچ سیر کی ہانڈی پانچ سیر قند ڈھائی سیر مہندی کے تین پڑے "باوا فرید شکر گنج" کے نام جن پر سنہرے روپے کے خول چڑھے ہوتے ہیں۔ گیارہ سیر مہندی پانچ سیر کلاوے پچیس من نقل پانچ من قرصیں، گیارہ من میوہ، نقلوں، قرصوں اور میووں کے خوان پہلے روانہ کر دیے جاتے ہیں باقی سب چیزیں خوانوں میں لگا کر ساتھ لے جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک جوڑا برات کا جس میں اساوری یا کسی اور کپڑے کا ایک ہرا پاجامہ آنچل کا پلو، لال دوپٹہ اور لال ہی کرتا مسالا لگا ہوا کامی کی پیشواز گنتھیلی جوتی، دوسرا جوڑا چوتھی کا جو سب سے زیادہ بھاری ہوتا ہے جس میں زر بفت کی کلیوں دار تہ پوشی، آنچل کا پلو لال دوپٹہ جو سلمے ستارے سے لپا ہوتا ہے اسی میں محرم کی کرتی طاٹ باقی اور گنتھیلی جوتی میں چاندی کے گھنگھرو لگے ہوتے ہیں۔ کشتیوں میں یہ سب سامان سجا کر اوپر کھیلیں بتاشے چھڑک دیتے ہیں۔

چڑھاوے کی رقمیں یہ ہوتی ہیں زیور کے ساتھ جھومر، نتھ، جھمکے کے بالے، نورتن، دھگدگی چمپا کلی اور زمرد کی انگوٹھی سونے چاندی کی کشتی میں پھولوں کا گہنا پانوں کے بیڑے سونے چاندی کے ورق لگے ہوئے چاندی کی چنگیر پاندان اور خان پوش کشتی پر قرینے سے ڈال کر ساچق کی رسم سواریوں کے ساتھ پالکیوں میں جاتی ہے۔ اہل قلعہ میں نشان کا ہاتھی سپاہیوں کا تمن رنگ برنگ کے پھولوں کی ٹٹیاں سو سو ٹھولیوں کے بیچ ایک نقار خانہ ابرک کا بنا ہوا اس پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نوبت ہوتی ہے۔ روشن چوکی آگے آگے بجتی ہے اور پیچھے پیچھے بری کی چیزیں ہوتی ہیں۔ جب دلھن کے گھر پہنچتے ہیں تو سارا سامان وہاں کے آدمیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور سواریاں اُترنی شروع ہوتی ہیں۔ دولھا جاکر مردانے میں بیٹھتا ہے اس کا لباس عمدہ خلعت نیم آستین دوشالا، گوشوارہ، مندیل، قبا، پایجامہ زری کی ٹوپی اور روپے خلعت کے ساتھ ہوتے ہیں اور پھر منگنی شملہ کی رسم دہرائی جاتی ہے۔ ساچق کی رسم ہوجانے کے بعد سے پھر دلھن کو وہاں سے اُٹھا لیتے ہیں اور پھر شربت پلائی کی رسم ہوتی ہے جس میں سمدھنوں کو شربت پلایا جاتا ہے اور پھر مہندی کی رسم ہوتی ہے جس میں دولھا والے دُلھن کے لیے مہندی لے کر جاتے ہیں اور پھر برات کی تیاری شروع ہوجاتی ہے۔ برات سے ایک روز پہلے دولھا والوں کو دلھن کی طرف سے اور دلھن کو دولھا کی طرف سے بلاوا دیا جاتا ہے بلکہ مردوں کے واسطے رقعے تقسیم ہوتے ہیں اور پھر بی بی کی صحنک کی جاتی ہے۔

برات کی تیاری: ۔ اب براتی عورتیں بناؤ سنگھار زیور سے لت پت ہوکر تیار ہوتی ہیں ادھر حجام دولھا کو نہلا کر کنگھی اور بدن کا جوڑا لے کر رخصت ہوتا ہے۔ اب دولھا کو شاہانہ پوشاک پہنائی جاتی ہے نیچے کُرتا کُرتے کے اُوپر قبا یا انگرکھا سر پر دستار اور اوپر سے گوشوارہ اور اہل قلعہ یعنی شہزادوں میں موتیوں کا طرّہ اور سہرا ہوتا ہے۔ اہل قلعہ بازو پر بھجبند ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے چھنگلیا میں زمرّد کی انگوٹھی ہیرے کا چھلّا پہنایا جاتا تھا، کمر میں پٹکا ہاتھ میں پیش قبا دیا جاتا تھا زرق برق زیور سے آراستہ گھوڑے پر سہرا باندھ کر دولھے کو بٹھاتے تھے اور پیچھے شہ بالا یعنی دولھے کا بھائی یا رشتے کا بھائی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو دولھا بنا کر بٹھلا دیا جاتا تھا ہاتھ میں لگام دوسرے ہاتھ میں رومال مُنہ سے ڈھکا ہوا دولھا کے آگے آگے براتی پیچھے پیچھے دولھا سب سے پیچھے سواریاں اس کو برات چڑھنا کہتے ہیں۔ اکثر برات پچھلی رات کو چڑھا کرتی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تھی برات کے دونوں طرف مہتابوں کی چمک ابرکی فانوس کنولوں کی جگمگ اس پر طبل کی گونج نوبت کی جھنکار نفیریوں میں شادی مبارک بنے کی رنگ بھری برات ہے کی دلکش آوازیں عقب کا لطف دکھایا کرتی تھیں۔

جب برات دلھن کے دروازے پر پہنچتی ہے تو آتش بازی چھوڑی جاتی تھی۔ دُلھن والے پانی کا لگن لے کر دولھا کے گھوڑے کے سموں کے نیچے ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ پانی پانی بنا رہے۔ بعض خاندانوں میں بھات کا ڈلا کھینچ کے دولھا کے مارتے ہیں اور دولھا دلھن کے بھائی سب مل کر تاک میں کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ دولھا جب گھوڑے پر سے اُترے اور کب اُچک کر اس کی پیٹھ پر سوار ہوں۔ جس کا بھی وار لگتا ہے جھٹ سوار ہو جاتا ہے۔ اگر دولھا کا بھائی سوار ہو گیا تو کہتے ہیں کہ دولھا ہمیشہ دلھن پر غالب رہے گا اور اگر دلھن کا بھائی سوار ہو گیا تو دلھن ہمیشہ غالب رہے گی۔ گھوڑے پر چڑھنے والے جب تک اپنا نیگ نہیں لیتے گھوڑے پر سے نہیں اُترتے تھے۔ اب زنانی سواریاں زنان خانے میں اُترنی شروع ہوتی ہیں دولھا اور باقی براتی مردانے میں چلے جاتے تھے۔ دولھے کو صدر میں مسند پر بٹھا دیتے ہیں قاضی کو بلوایا جاتا ہے جو نکاح نامہ مکمل کر کے مہر کی رقم کی جگہ چھوڑ دیتے ہیں جب تک نکاح نہیں ہوتا دلھن والے حُقّہ پان کچھ کھانے کو نہیں دیتے نکاح کے بعد یہ سب شروع ہوتا ہے اور نکاح کے ختم ہوتے ہی شہدے آواز لگاتے ہیں ایک کہتا ہے الٰہی سازگار ہو محمدؐ کا صدقہ سب کہتے ہیں آمین۔ پھر کہتا ہے الٰہی دولھا ست پوتا ہو، دادا کو پوتے پڑپوتے کھلانے نصیب ہوں اور پھر دولھا کو شربت پلاتے ہیں اور اس کا جھوٹا شربت دُلھن کو پلایا جاتا ہے اور دلھن کے سر پر سے چھوارے لٹائے جاتے ہیں دلھن والے بن سپاری کی گلوریاں تھالیوں میں بانٹتے ہیں اسی وقت دُلھن والے کشتیوں میں دولھا کا جوڑا سلامی کے جوڑے میں دوشالا، مندیل، بنارسی دوپٹّہ ہوتا ہے اور لوگ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سلامی دولھا کے باپ کے پاس جمع کروا دیتے ہیں اور شربت پلائی کی رقم بھی تھالی میں ڈال دی جاتی ہے جو دلھن کے گھر جاتی ہے پھر رنگ ناچ کی محفل شروع ہوتی ہے کمنچنی سہاگ گاتی ہے اور نیگ لیتی ہے اب ریت رسم کے واسطے دولھا کو اندر زنانے میں بلایا جاتا ہے دولھا کی بہنیں سر پر آنچل ڈال کر اندر لے جاتی ہیں۔ دُلھن والیاں اول اسے کوٹھری کی دہلیز پر بٹھا کے کالے تِل اور کھانڈ دلھن کے ہاتھ پر رکھ کر مُنہ سے چٹواتی ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے ٹوٹکے جی بھر کے کیے جاتے ہیں دلھن کی جوتی پر کاجل پار دولھا کی آنکھوں میں لگاتے ہیں تاکہ ہمیشہ بیوی کی جوتی تلے رہے۔ دُلھن کے پانو کے نیچے کا پان دولھا کو کھلاتے ہیں دولھا کے ہاتھ سے دلھن کے پاجامے میں ازار بند ڈلواتے ہیں۔ پھر دولھے سے سروج لسواتے ہیں۔ سروج بڑی مشکل سے باریک ہوتا ہے۔ جب دولھا تھک جاتا ہے تو سہاگنیں اس کا ہاتھ بٹاتی ہیں اور سہاگنول سے دلھن کی مانگ بھری جاتی ہے جو سہاگ کی نشانی ہے۔ جب مانگ بھری جاتی ہے تو نو باتیں چنواتے ہیں جو مصری کی ڈلیاں ہوتی ہیں جو دولھا کو تھکا تھکا ہاتھ لگائے بغیر اس کے مُنہ سے چُنواتے ہیں نو باتیں اس طرح چنوائی جاتی ہیں کہ پہلے دلھن کے سر پر مصری کی ڈلی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں دولھا میاں اس کے مُنہ سے اُٹھا کر کھا جاؤ جب دولھا سر کے پاس مُنہ لے جاتا ہے تو وہاں سے جھٹ ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں ایسا بھوکا دولھا بھی نہیں دیکھا اس طرح مونڈھوں پر پھر پیٹھ پر گھٹنوں پر سے اُٹھواتی ہیں اور دلھن کی بہنیں کہتی ہیں میاں کبھی اپنے باوا کے گھر بھی مصری کھائی تھی یا نہیں اور ساتھ ہی ساتھ ڈومنیاں بھی فقرے گانوں کے ساتھ گاتی جاتی ہیں۔

اس کے بعد دولھا کی زبان سے سات سلام کہلائے جاتے ہیں پہلا سلام ہیں تیرے باپ کا غلام دوسرا تیری ماں کا تیسرا تیری بہن کا غلام چوتھا تیری خالہ کا پانچواں تیری نانی کا غلام چھٹا تیری چچی کا اور ساتواں تیرے سارے کنبے

کا غلام۔ پھر نو باتیں جنوا کر ٹونے لگوائے جاتے ہیں اور ہر ایک ٹونے پر ٹونا میرا جگت سلونا کہہ کر دولھا سے اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ فرمانبردار رہے گا۔

آرسی مصحف دولھا دلھن کو سر جوڑ کر آمنے سامنے بٹھاتے ہیں بیچ میں تکیہ پر قرآن شریف رکھ کر دولھا سے کہتے ہیں کہ میاں سورہ اخلاص نکالو اور پڑھ کر دلھن پر پھونکو۔ قرآن پر آئینہ رکھ کر اوپر سے دونوں کے کپڑا ڈالتے ہیں۔ ڈومنی دولھا سے کہتی ہے میاں کہو میں تمہارا غلام لیکن دلھن کسی بھی طرح آنکھیں نہیں کھولتی تب منت سماجت کرتا ہے تو کہیں جا کر آنکھیں کھولتی ہے۔ آرسی اس غرض سے رکھی جاتی ہے کہ دلھن شرم کے مارے اجنبی مرد یعنی دولھا کو کس طرح دیکھے آئینہ کو دیکھے اور پھر آئینہ سے وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ لیں۔ پھر سالی دولھا کے شانے سے جوتی چھوا دیتی ہے۔ اسی وقت سسرال والے روپے اشرفیاں اور سلامی بھی دیتے ہیں۔

رخصتی رخصتی کے وقت دولھا کو دلہن کا جھوٹا دودھ پلایا جاتا ہے۔ دولھا روتی ہوئی دلھن کو گود میں اٹھا لیتا ہے اور پھر پالکی میں لا کر بٹھا دیتا ہے۔ ایک اس کے ساتھ والی اور ایک نند ساتھ پالکی میں بیٹھتی ہے اور رتھوں میں انّا، دڈا، مانی، چھوچھو، لونڈیاں، باندیاں وغیرہ ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ پالکی اٹھتے ہی چوبدار آواز لگاتا ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اللہ رسول کی امان، سقنی کی صراحی بجھیری یعنی تانبے کی لٹکن سبو دان ٹھلیا کہاریوں کے سر پر اور باقی ضرورت کا سامان بھی گٹھری پٹارا، پاندان، پلنگ، چھپر کھٹ کہاروں کے سروں پر بھورے کا کھانا حلال خوری، تشت، چوکی آگے آگے باجا پیچھے دولھے کا گھوڑا اور براتی اس کے ساتھ جہیز اور زنانی سواریاں جاتی ہیں۔ پالکی پر سے بھر بھر مٹھیاں روپے پیسے چاندی کے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ برات جب دولھے کے دروازے پر آجاتی ہے تو ایک

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بکرا یا مرغا حلال کرکے اس کا خون دلھن کے دائیں پانوں کے انگوٹھے میں لگا دیتے ہیں پھر دودھ سے دھوتے ہیں اور پھر دولھا دلھن کو گود میں اٹھا کر اندر لے جاتا ہے بہنیں دوپٹے سے باڑ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں پھر نیگ وصول کرتی ہیں۔ پھر مسند پر لٹا دیتے ہیں اور اس وقت ست کورے کی کھیر آتی ہے اس کے سات سات لقمے دونوں کو کھلاتے ہیں پھر کھانا ہوتا ہے اور سوتے وقت ساتھ والی عورتیں دلھن سے کہتی ہیں دولھا سے پانی مانگ کر پینا اس سے وہ ہمیشہ پانی پانی رہے گا۔

چوتھی :- دوسرے دن دلھن کے بھائی مٹھائی کے خوان یا ٹوکریاں ساتھ لے کر بہن کو لینے آتے ہیں ان کو شربت پلایا جاتا ہے اور ناشتہ کروایا جاتا ہے وہ شربت پلائی دیتے ہیں اور پھر دلھن میکے جاتی ہے وہ نہا دھو کر بھاری کپڑے پہنتی ہے سنگھار کر کے تیار ہوتی ہے دولھا کے ساتھ چوتھی کے سامان کی تیاری ہوتی ہے۔ کھانے کی سات طرح کی ترکاریاں، پھل، پانوں کے بیڑے پھولوں کی گیندیں، چھڑیاں، ہار مالنیں لے کر آتی ہیں۔ دلھن کے گھر بہت سی کھیر پکائی جاتی ہے نان شیرمال تیار ہوتے ہیں اور تیسرے دن دولھا کے مکان سے سمدھنیں چوتھی کھیلنے روانہ ہوتی ہیں۔ دلھن کے مکان پر سالیاں دولھا کی جوتیاں چھپا دیتی ہیں اور نیگ وصول کرتی ہیں۔ پھر چوتھی کی رسم شروع ہوتی ہے اور دولھا دلھن کو پھولوں کی سات چھڑیاں لگاتا ہے پھر ڈومنی دلھن کے ہاتھ سے پھولوں کی چھڑیاں پکڑوا کر دولھا کو سٹا سٹ لگواتی ہے اور گیندیں پھینکتی ہے۔ پھر سمدھنیں ترکاریوں سے چوتھی کھیلتی ہیں اور پھر نہا دھو کر کھانا ہوتا ہے اور پھر سسر یا کوئی بوڑھا آدمی چچا وغیرہ دلھن کا گھونگھٹ اٹھا کر اس کو مناسب خطاب دیتا ہے مثلاً شہزادوں میں آفتاب دلھن، مہتاب دلھن، اقبال دلھن، سردار بیگم، اختر زمانی، بہو بیگم، منورہ بہو، امراؤ دلھن وغیرہ۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چوتھی کے روز ہی چیکٹ اُتروائی کی رسم ادا کی جاتی ہے اس میں دلھن کے نانا، نانی، ماموں یا خالہ کی طرف سے دلھن کی ماں کو جوڑا پہنایا جاتا ہے اور سمدھنیں آپس میں ملتی ہیں۔

چالے:- چوتھی کے بعد چار چالے ہوتے ہیں پہلا چالا یا پالو پھیرا ماں کے گھر دوسرا خالہ یا پھپی کے تیسرا نانی کے چوتھا دادی کرتی ہے۔ اگر عزیز رشتے دار نہ ہوں تو چاروں چالے ماں باپ کے گھر ہوتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے دلھن جاتی ہے پھر دولھا کے رشتے دار جاتے ہیں۔ اس میں نقدی زیور یا جوڑا ترکاری، مٹھائی وغیرہ دے کر دونوں کو رخصت کرتے ہیں۔

ستوانسا:- جب عورتیں حاملہ ہوتی ہیں تو عورتیں مٹی کی ٹکیاں کوئلے، ملتانی مٹی چولھے کی بھٹ پر جی جلتا ہے کھٹے میٹھے کو جی چاہتا ہے۔ جو عورتیں مٹی کھاتی ہیں وہ اکثر بچے کے جسم پر لپٹی ہوئی نکلتی ہے۔ اور مٹی کھانے سے کمر میں درد ہوتا ہے۔ ان علامتوں کو پانو بھاری ہونا یا دوجیا ہونا دن چڑھنا یا اُمید سے ہونا کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں اور آپس میں مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ساتویں مہینے کو ستوانسا کہتے ہیں۔ اس مہینے میں میکے والے سدھور لے کر آتے ہیں اس میں سات طرح کی ترکاریاں میوے پکوان ہوتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے سہ پہر کو دوجیا کی گود بھری جاتی ہے اسے گہنا پہنا کر نئے سرے سے دلھن بناتے ہیں پھر اس کی گود میں نندیں کھانے کی سات ترکاریاں میوہ، ناریل اور دولھا کی بہنوں کے نیگ کے روپے وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی گود بال بچوں سے بھری رہے جب نیگ بٹ جاتا ہے تو دولھا کی بہنیں ناریل توڑتی ہیں اگر سفید طرف سے گرا تو کہتی ہیں "اُجلا" پھل یعنی لڑکا ہوگا بیگمات نے اس ناریل کا نام "جھنڈولا" رکھا ہے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نوباسا:- نواں مہینا لگتا ہے تو دلھن کے میکے سے دلھن کا جوڑا، کنگھی، مسّی، عطر، پھول، چاندی کی نہرنی تیل کی نقرئی پیالی، لال اوڑھنی، اس میں سات رنگ کا میوہ بہنوں کا نیگ پنجیری کے روپے بھیجے جاتے ہیں سُسرال والے پنجیری بناتے ہیں اور یہ سب میں تقسیم ہوتا ہے اور پھر ستوانے کی طرح گود بھری جاتی ہے تیل ملوائی کا حق دائی کو دیا جاتا ہے۔ گود کا میوہ نیگ کے روپے اور اوڑھنی دولھا کی بہنیں لے لیتی ہیں۔ نہرنی اور تیل کی پیالی دائی کو مل جاتی ہے۔ اس کے بعد دلھن پانو پھیرنے کے لیے میکے جاتی ہے اور سُسرال سے پنجیری ساتھ لے جاتی ہے۔ آتے وقت میکے سے ترکاری اور مٹھائی کے خوان ہمراہ لاتی ہے۔ پھر دائی کیو کا سامان لاتی ہے کیو کے ہیں گوند، مکھانے، چھوارے، بادام، سونف، اجوائن، کھوپرا، گھی، شکر، گھٹی، کاڑھا وغیرہ ہوتا ہے۔ کاڑھا میں ہڑ، بہیڑ، آملا، گلی چھالیا وغیرہ ڈالتے ہیں جس کو جوش دیکر آبدست کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ زچّا کا سرہانہ جانب شمال اور پائنتی جنوب کی طرف کردیتے ہیں جس طرح سے مردے کو قبر میں لٹاتے ہیں اسی طرح گویا زچّا کو قبر کا مُنہ جھنکاتے ہیں چنانچہ اس موقع پر عورتیں کہتی ہیں سلامتی سے جب اپنے ہاتھ پانو سے چھوٹے اور پلنگ کو لات مار کر کھڑی ہو جا۔ بعض عورتیں اس موقع پر مشکل کشا کا دونا مانتی ہیں۔ اگر بچّہ پانو کے بل پیدا ہو تو اس کو "پائل" کہتے ہیں بعض عورتوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی کمر میں درد ہو اور پائل بچّے سے کمر میں لات لگوائی جائے تو بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بچے کا نال گھر میں گاڑھ دیا جاتا ہے جس عورت کے بچّے نہیں جیتے وہ گھر سے باہر گاڑھتی ہے کہتے ہیں جس جگہ نال گڑھا ہوتا ہے اس جگہ سے دلی محبت ہوتی ہے۔ بچّے کو نہلاتے اور پہلے شہد چٹاتے ہیں اور پھر گھٹی پیٹ صاف ہونے کی غرض سے پلاتے ہیں۔

گھٹی میں چھوٹی بڑی ہڑ، منقا، باوبڑنگ، عنّاب، سونف، گلاب کے پھول، گلاب کا زیرہ، نرکچور، انارکلی، ملناس، مصری، اجوائن وغیرہ ڈالتے ہیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

گھُٹی پلانے کے تیسرے دن سے ماں کا دودھ بچّے کو پلاتے ہیں۔ دودھ پلائی
کے موقع پر جس طرح سہاگ گھوڑیاں گائی جاتی ہیں اسی طرح جچّا گیریاں گائی
جاتی ہیں۔ زچہ کے سرہانے چاقو چھری یا تلوار رکھتے ہیں تاکہ بھوت پریت کا اثر
نہ ہو جائے۔ دولھا کی بہنیں اچھوانی بنا کر تقسیم کرتی ہیں۔ اچھوانی ایک قسم کا
شیرہ ہوتا ہے جس میں اجوائن کا عرق نکال کر کڑ کڑاتے ہوئے گھی میں ڈال دیتے
ہیں اوپر سے شکر کا شیرہ اور سونٹھ ڈال کر زچہ کو پلاتے ہیں۔ ناتوانی دور ہونے
کی غرض سے جچّا کو اچھوانی دی جاتی ہے۔

چھٹی :- بچّہ پیدا ہونے کے چھٹے روز بعد عموماً بدھ یا پیر کے دن چھٹی
نہلاتے ہیں۔ زچّہ کے سر میں نہلاتے وقت نندیں آٹے کا
دودھ ڈالتی ہیں جس میں ہری دوب کی پتّی یا پان کی کرچ پڑی ہوتی ہے۔ پھر
مہمان آنے شروع ہوتے ہیں جس میں زیادہ تر عورتیں ہی شرکت کرتی ہیں۔ باہر
خواجہ سرا، بھانڈ اور کنچنیاں ناچ دکھاتی ہیں پھر تیسرے پہر میکے سے چھوچک
آتی ہے امیروں کے یہاں باجے گاجے ہوتے ہیں چھوچک میں ہنسلی کڑے بچّے کے
گھنگرو چاندی کے چٹے بٹے چسنیاں، جھُنجھُنے، پوتڑے کشتیوں میں سجا کر گھی کے
ہنڈے اور عقیقے کے بکرے ان پر گوٹے کناری کی جھولیں پڑی ہوئی سینگوں پر
چاندی کی سنگوٹیاں چڑھی ہوئی ہاتھوں پر چاندی کا پنگوڑا کہاروں کے سروں پر
ہنڈولنا، پلنگڑی، چاولوں کی بوریاں یہ سب سامان لڑکی کے ماموں کی طرف
سے اور زیور میں ہنسلی کڑے خالہ کی جانب سے ڈبیاں دینے کا رواج بھی تھا۔

عقیقہ :- عقیقہ کی رسم میں لڑکے کا نام رکھا جاتا ہے اور سر کے بال اُتروائے
جاتے ہیں۔ بال اُتروانے کے لیے نائی کو چاندی کا اُسترا، نہرنی،
کٹوری، کمخاب کی کنگی دی جاتی ہے۔ بچّے کے بال ایک موٹی سی روئی پر لیتے
ہیں پھر قصائی بکروں کی گردن پر چھری پھیرتا ہے۔ لڑکے کے دو بکرے اور لڑکی
کی ایک بکری ہوتی ہے یہ بچّے کا صدقہ ہوتا ہے۔ عقیقہ کا گوشت ماں۔ باپ۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نانا۔ نانی، دادا نہیں کھاتے اور لوگ کھا سکتے ہیں۔
بالوں کو سونے یا چاندی کے وزن کی برابر تول کر دھوبن کو دیتے ہیں دریا میں بہلنے کے لیے اس سونے چاندی کا حق دار بھی نائی ہوتا ہے۔ بچّے کے ہاتھ میں عزیز رشتے دار نیوتا دیتے ہیں۔

زچہ کا تارے دیکھنا:- چھٹی کی رات کو دالان کے آگے چوکی بچھاتے ہیں زچّہ اور بچّے کو بناؤ سنگھار کر کے دونوں کے سروں پر پٹی باندھتے ہیں پھر زچّہ کی گود میں بچّہ دیتے ہیں وہ باہر لے کر آتی ہے دو عورتیں دونوں پہلوؤں میں ننگی تلواریں لے کر آتی ہیں دائی آٹے کا چومک لے کر آگے آگے آتی ہے۔ زچّہ بچّے کو گود میں لے کر قرآن شریف سر پہ رکھ کر کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور چوکی پر کھڑی ہو کر سات تارے گنتی ہے اور تلواروں کی نوک سے نوک ملا کر زچّہ کے سر پر رکھتے ہیں تا کہ اوپر سے بھوت پریت اور آسیب کا سایہ نہ ہو جائے۔
ادھر زچّہ تارے دیکھتی ہے ادھر لڑکے کا باپ تیر کمان لے کر زچّہ کے پلنگ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر چھت میں تیر لگا کر فرضی ہرن مارتا ہے۔ اس رسم کا نام ہی مرگ مارنا ہے۔ مرگ مارنے کا نیگ ساس داماد کو دیتی ہے پھر زچّہ کو چوپہ چکھایا جاتا ہے جس کو سات سہاگنیں مل کر چکھاتی ہیں۔ قلعہ دہلی کی بیگمات میں زچّہ کو تارے دکھانے کی رسم کے ساتھ ساتھ بگیر بچّہ کی رسم بھی ہوا کرتی تھی۔

سرداں کی رسم:- یہ رسم عموماً دودھ کے دانت نکلنے سے قبل کرتے ہیں جس میں بچّے کو سفید رنگ کے دست ہوا کرتے ہیں۔ دودھ عموماً بچّوں کو ہضم نہیں ہوتا دانت نکلنے کے دنوں میں لیکن عموماً عورتیں ایسا تصوّر کرتی ہیں سرداں کی رسم ہو جانے کے بعد دست آنا بند ہو جاتے ہیں۔ اس ٹوٹکے کے لیے کسی دو لینی ایک ماں اور بیٹی مل کر پلنگ کے پائنتی اور مائیں بیٹھ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جاتی ہیں اور اُوپر والی عورت بچّے کو ادوان کی خالی جگہ سے نکال کر نیچے والی عورت کو دیتی ہے اور سات مرتبہ یہی عمل دُہرایا جاتا ہے اور اس عمل کے کرنے سے بچّے کو دست آنا بند ہو جاتے ہیں بعض عورتوں کا خیال ہے سر سے اُونچا اٹھانے سے دانت بہ آسانی نکلتے ہیں۔

شیخ سدّو کا بکرا:۔ شیخ سدّو امروہے کے ایک عامل تھے ان کے بہت سے موکّل تھے۔ شیخ سدّو کی درگاہ آج بھی امروہہ میں ہے اور ہر بدھ کے دن وہاں میلا ہوتا ہے اور ایک گنبد میں لوہے کی زنجیر لٹکی ہوئی ہے جہاں لوگ جادو منتر، آسیب، بھوت پریت اُتروانے کے لیے زنجیر ہلاتے ہیں جس سے جادو دور ہو جاتا ہے۔ وہاں درگاہ میں بعض عورتوں کو حال آتا ہے ان کے سر پر شاہ دریا اور صدر جہاں اور ماموں اللہ بخش بھی آیا کرتے ہیں وہاں عورتیں بال کھول کر جھومنے لگتی ہیں اور درگاہ میں جا کر بیٹھ جاتی ہیں ان عورتوں کو مستانی کہتے ہیں جن پر اکثر شیخ سدّو اور زین خان کا سایہ ہو جاتا ہے۔ اس درگاہ میں اکثر عورتیں جا کر اڈّے ٹوٹکے اور منّت مرادیں مانگتی ہیں اور صدقے کے طور پر بکرے کی قربانی دیا کرتی ہیں۔

خواجہ خضر کی پڑیاں:۔ عموماً عورتیں خواجہ خضر کی دو طرح کی منّتیں مانگتی ہیں ایک تو خواجہ خضر کے نام سے چھوٹے چھوٹے جہاز کاغذ اور پنّی کے بنا کر ستّوں کے ذریعے سے دریا میں چھڑوائے جاتے ہیں۔ دوسری منّت یہ ہے کہ شکر کی پڑیوں پر خواجہ خضر کی نیاز کروائی جاتی ہے اور ان پڑیوں کی شکر کو جنگلوں میں لے جا کر چیونٹیوں کے سوراخوں میں ڈالتے ہیں۔

پیر دیدار کا کونڈا:۔ پیر دیدار کا کونڈا وہ ہے کہ عورتوں نے ایک فرضی پیر مان رکھے ہیں جو کوئی سفر پر جا رہا ہو تو مسافر کی صورت دوبارہ دیکھنے کی غرض سے اُن کے نام کی نیاز جلیبیوں کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کونڈوں یا پھر زردہ پلاؤ پر دلوائی جاتی ہے۔ اور سفر پر جانے والے کے لیے پہلے چالا دیکھا جاتا ہے یعنی دساسُول پشت پر بائیں ہاتھ پر ہوا تو سفر کرنا مبارک ہوتا ہے ورنہ ایک روز پہلے سامان سفر گھر سے نکال کر کسی اور کے گھر میں پہنچا دیتے ہیں۔ دساسُول عموماً شنبہ، دوشنبہ کو مشرق میں جمعہ اور یکشنبہ کو مغرب میں ہوتے ہیں جن کے گھر کوئی سفر کرتا ہے تو گنبے اور سمدھیانے والے اس کے دائیں بازو پر امام ضامن کا روپیا قند میں رکھ کر باندھ دیتے ہیں۔ یہ روپیا منزل مقصود پر پہنچ کر کسی سید کو دے دیتے ہیں اور روانگی کے وقت دہی کا ٹیکا ماتھے پر لگاتے ہیں اور دہی چکھاتے ہیں۔ گھر سے باہر قدم رکھتے ہی بیٹھ کو آئینہ دکھاتے ہیں جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جس طرح جاتے کی بیٹھ دیکھی اسی طرح آتے کا مُنہ دیکھنا نصیب ہوگا۔ بعض لوگ ارہر کی دال کھا کر اور ترکاری ہمراہ لے کر سفر کرتے ہیں۔

جب سفر سے کوئی واپس آتا ہے تو رشتے دار یا سسرال والے تیل ماش صدقے کے پیسے اور جلیبیوں کے کونڈے بھیجتے ہیں۔ ماش خوان میں بھرے ہوتے ہیں اور بادیے میں کڑوا تیل اس کے ساتھ خاصدان میں صدقے کے پیسے رکھتے ہیں۔ مسافر اپنا چہرہ تیل میں دیکھتا ہے اور ارہر کے دانے تیل میں ڈال دیتا ہے یہ تیل اور ماش حلال خوری کو دے دیے جاتے ہیں۔

دوگانہ کی رسم:۔ یہ رسم بہت ہی قریب کی رشتے کی بہنوں میں رائج تھی جیسے الائچی بہنیں یا زناخی، پیر بہن، دوپٹہ بدل بہن وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کو خوب چھیڑا کرتی تھیں اور موقع پا کر دھوکا دہی سے کسی بھی طرح سیدھے ہاتھ میں دوگانہ بادام، دوگانہ پھل، دوگانہ موز، دوگانہ پان یا دو بلکہ موتی وغیرہ کچھ بھی تھما دیتی تھیں اور پھر ان کو اس کے بدلے میں دو ہزار دہی چیز دینا پڑتی تھی۔

چہل کنجی کا کٹورا:۔ یہ بیگمات کی ایک قدیم رسم تھی ایک کٹورے میں

دلی کی بیگماتی زبان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کچھ دعائیں کندہ ہوا کرتی تھیں اور اس میں چالیس کنجیاں پڑی ہوتی تھیں اور یہ عقیدہ تھا کہ جو کوئی بھی بیمار اس کٹورے کا پانی پیے گا اس کو شفا ہوگی۔

جھیگڑ بھری جانا:- بیگمات میں یہ دستور ہے جب کوئی بچہ روزہ رکھتا ہے یا بیاہ ہوتا ہے تو کوری ٹھلیا میں شربت اور بدھنی میں دودھ بھر کے سہرا باندھ کر نیاز کروائی جاتی ہے اس رسم کا نام جھیگڑ بھری جانا رکھا گیا ہے۔

زناخی کا رشتہ:- قلعہ بیگمات دہلی کا دستور تھا کہ وہ آپس میں رشتہ کرکے جب ایک دوسرے کو مخاطب کیا کرتی تھیں تو کسی کو جانِ من کسی کو زناخی کہا کرتی تھیں۔ لیکن زناخی کا رشتہ اور رشتوں سے زیادہ مضبوط اور قابلِ قدر گنا جاتا تھا۔ جب کسی کو زناخی بنانا مقصود ہوتا تو وہ باہم مل کر زناخ یعنی کبوتر یا مرغ کے سینہ کی جڑی ہوئی ہڈی کو توڑا کرتی تھیں اور اس طرح ان کی دوستی آپس میں بہت زیادہ پکی ہو جایا کرتی تھی۔

الائچی بہن کا رشتہ:- قلعہ بیگمات میں رواج تھا کہ جب کسی سے بہناپا قایم کرنا ہوتا تو آپس میں ایک دوسرے کو باہم الائچی کے دانے کھلاتیں اور اسے الائچی بہن کہا کرتیں۔

تیرہ تیزی:- یہ پیمبر صاحب کے غسلِ صحت کا دن ہے صفر کے بارہ روز گزرنے کے بعد تیرہویں دن خیر خیرات اور اپنی جان کا صدقہ دیا جاتا ہے اس روز عورتیں کالے تل کالے ماش اور تیل خیرات کیا کرتی ہیں۔ گھر کا پرانا سامان اور بے کار چیزیں پھینک دی جاتی ہیں اور آخری چہار شنبہ کو منت کا بچرس کا چھلا پہنایا جاتا ہے ایسے بچے جو بہت منت مرادوں سے پیدا ہوتے ہیں ان کے لیے تعویز گنڈے کیے جاتے ہیں۔

منت کا کونڈا:- ماہ محرم میں بارہ اماموں کے بارہ کونڈے اور ایک حضرت بی بی صاحب اور ایک پیمبر صاحب کے نام کا جملہ چودہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کونڈے حسب حیثیت مٹھائی سے بھرے جاتے ہیں اور یہ کونڈے اس شخص کو کھلائے جاتے ہیں جس کی کوئی منت مراد ہو اور اس شخص کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ منت پوری ہونے کے بعد وہ بھی منت کے کونڈے بھرے۔

سید جلال کا کونڈا:۔ شیخ سدو احمد کبیر کی طرح یہ بھی کوئی بزرگ تھے۔ عورتیں جن کی نیاز کرواتی تھیں۔

صدقے کے ماش:۔ جب کوئی عزیز کسی ناگہانی صدمے سے بچ جاتا ہے یا سفر سے ساتھ خیریت کے آتا ہے تو عورتیں صدقے کے ماش اور تیل بھیجتی ہیں وہ عزیز چند دانے ماش کے تیل میں ڈال دیتا ہے اور باقی ماش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔

خدائی رات یا جاگنی نوبت کا کونڈا:۔ کسی شادی بیاہ یا کسی مراد کے پورے ہونے کی خوشی میں بیگمات اللہ میاں کی نیاز کرواتی تھیں اور اس مٹھائی کو سات سہاگنیں ہاتھ لگا کر کسی بوڑھی بڑی پاک صاف عورت کو کھلایا کرتی تھیں اور پھر ساری رات جاگ کر عبادت کیا کرتی تھیں۔

بیبوی کا دانہ یا کونڈا یا بی بی کی صحنک:۔ شادی بیاہ یا کسی کام کاج کے شروع کرنے سے قبل بی بی فاطمہ کی فاتحہ ہوتی ہے۔ اس نیاز میں خشکہ اُبال کر دہی شکر ڈال کر کورے کونڈوں میں نکال کر رکھتے ہیں اور نیاز ایسی جگہ کروائی جاتی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو۔ پاک و صاف جگہ پر ستھرا سا دستر خوان بچھا کر کونڈے چن دیے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ چونے کی تشتریاں پارسائی کے امتحان کے لیے کھلائی جاتی ہیں کیونکہ جو پارسا ہوتی ہیں اُن کا مُنہ چونے سے نہیں پھٹتا۔ دلی میں عموماً سیدانیوں اور چوڑی والیوں کو یہ صحنک کھلائی جاتی ہے ان بیویوں کو بیبوی زن کہتے ہیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بارہ وفات:- ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینہ کہتے ہیں پہلی تاریخ سے بارہ دن تک روز مجلس صبح و شام ہوتی ہے غریبوں اور مشائخوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے قوال آکر بیٹھتے ہیں سب میں مٹھائی اور الائچی دانے تقسیم ہوتے ہیں اسی مہینے کی چودھویں تاریخ کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا عرس بھی ہوتا ہے۔

گیارھویں کی نیاز ربیع الثانی کے مہینے کو میراں جی بھی کہتے ہیں حضرت غوث الاعظم کی فاتحہ ہوتی ہے۔ طرح طرح کے کھانے پکائے جاتے ہیں آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اور پھر فاتحہ کے بعد غریبوں میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے اس مہینے کی سترھویں تاریخ کو حضرت نظام الدین اولیاؒ کا عرس بھی ہوتا ہے۔

مدار صاحب:- جمادی الاول کے مہینے کو مدار صاحب کا مہینا بھی کہتے ہیں پہلی تاریخ کو مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی کی جاتی ہیں ڈھول تماشے کیے جاتے ہیں لوگوں میں ملیدا تقسیم ہوتا ہے پھولوں کی بدھیاں بنا بنا کر مدار صاحب کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں جمادی الثانی میں خواجہ معین الدین چشتی کا عرس چودھویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس عرس میں دور دور سے لوگ اجمیر شریف آکر جمع ہوتے ہیں اور گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں اور اجمیر شریف سے واپسی پر لوگوں کے گھر دھوے ہوئے تل، چاول اور شکر سینیوں میں رکھکر حصے بانٹے جاتے ہیں۔ بعض لوگ جلیبیوں کے کونڈے اور کپڑوں کے جوڑے خوان میں لگاکر سوغاتیں درگاہ کا صندل، کنگھے، تسبیحیں، تھولی، جامدانیاں، انگوچھے، رومال، چُندریاں، کلیاں، چلمیں، کٹوریاں، عطر وغیرہ سب میں تقسیم کرتے ہیں۔

رجب:- اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے چوتھے جمعہ کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مرادوں کی تبارک تیار ہوتی ہے جس میں گھی شکر اور میدے کی میٹھی پوریاں ان کے اوپر سونف اور خشخش لگا کر سورہ تبارک جو قرآن شریف میں ہے چالیس مرتبہ پڑھی جاتی ہے اور ایک صاف ستھری چوکی پر دسترخوان بچھا کر کونڈوں میں پوریاں بھری جاتی ہیں اور کوری کٹلیوں میں پانی بھر کر ان کے ساتھ جوڑا تسبیح مسواک، جانماز، کنگھی اور جوتی رکھ کر لوبان جلا کر نیاز کروائی جاتی ہے۔ اس میں سے پوریوں کا ایک چوتھائی حصہ اور باقی سامان مسجد کو بھیج دیا جاتا ہے اور باقی منت لوگوں کو کھلائی جاتی ہے۔ اسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے بھی ہوتے ہیں۔

شب برات شب برات میں مختلف قسم کے میٹھے رکابیوں میں بھر کر بی بی فاطمہ، امیر حمزہ اور سب مردوں کی جدا جدا ہر ایک کے نام سے فاتحہ دلائی جاتی ہے۔ دودھ پیتے بچے جو مرے ہیں اُن کی آبخوروں میں دودھ بھر کر نیاز کروائی جاتی ہے۔ حضرت فاطمہ کی نیاز بیوی زنون کو کھلائی جاتی ہے اور باقی سب میں تقسیم ہوتی ہے اور شب برات کے دن رات کو آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔

زیورات کے نام

چند ایسے زیورات کے نام دیے جاتے ہیں جو بیگمات عام طور پر اُس زمانے کے دستور کے مطابق پہنا کرتی تھیں۔

ماتھے کے زیورات: جھومر، ٹیکا، سراسری، مرزا بے پروا، چھپکا، سیس سوکھا، چاند، سورج، چوٹی، نظر بند، نزلے بند وغیرہ۔

ناک کے زیورات: لونگ، بیر، توتا، مورنی، نتھ، کیل، بلاق وغیرہ۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کان کے زیورات :- بندے، ٹاپس، جھمکے، تنکے، بجلیاں، تتے، بالیاں، بالے ہالے، کرن پھول، کھٹکے، چھپکے کے بالے، بجلی کے بالے۔

گردن کے زیورات :- چھڑے، مگرچودانیاں، گلوبند، چنپاکلی، ہار، مالائیں، انگوردانے، موتی کی لڑیاں، طوق، گجرے کا توڑا، موتیا کا توڑا، چھلوں کا توڑا، کنٹھی، ٹیپ، چھپلا دولڑی ست لڑا، دھگدھگی، ہیکل، چندن ہار، کیری، زنجیر۔

ہاتھوں کے زیورات :- پہونچیاں، جہانگیریاں، مٹھیاں، کنگن، موتی پاک، چوہے دنتیاں، پٹریاں، نوگیریاں، کھڑوے، کڑے۔

چند عام زیورات :- جوشن، نونگے، اَلّکے، نورتن، بھجبند، حباب، بچھوے، لچھے، آرسی، انگوٹھیاں، جھانجن، پازیب، چوراسی، چٹکی چھلے، بازوبند، گوئیں، تیتر پنکھی، دست بند، نزلے بند، سہارے، جڑاؤ بالے، رام جھول، جھلنیاں۔

رنگوں کے نام :- کالا، لال، گلابی، زعفرانی، پیلا، ہرا، کاسنی، گل انار، نارنجی، گیندئی، پستئی، فالسائی، عنّابی، کاکریزی، سرمئی، اُودا، نافرمانی، گل شفتالو، فاختئی، کوکئی، آبی، بسنتی، دھانی، کافوری، گرمھلی، بادامی، شربتی، نیلگوں، کاہی، مور کی کنٹھی، انگوری، کتھئی، آسمانی وغیرہ۔

جوتیوں کے نام :- گنتھیلی، انی دار، زیرپائی، کف پائی، سلیم شاہی، گرگابی، سلیپر و چڑھاؤں وغیرہ۔

کپڑوں پر ٹانکنے کا مسالا :- ٹھپّہ، گوکھرو، بادل، مقیش، گجائی، حباب، دھنک، دوموئی، پلہ، کرن،

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ٹھپّہ، گوٹا، لچکہ، سکیا، جھالر، چمکیاں، کلابتو، سلمہ، ستارے، لپّہ، کامدانی، موتی، لپوٹا، مرمرے کی توئی، پکا گوکھرو، ننھی جان، چمپا، پیمک، لیس، ولائتی توئی، گنگا جمنی کا کری، کچے گوکھرو کی توئی، بانکڑی، ستارے۔

کھانوں کے نام:- چپاتیاں، پھلکے، پراٹھے، روغنی روٹی، بڑی روٹی، بیسنی روٹی، خمیری روٹی، نان، شیرمال، گاؤ دیدہ، پرباد، گاؤ زبان، کلچہ، باقرخانی، نان، غوصی، نان بادام، نان پستہ، نان چاول، نان گاجر، نان مصری، نان گلزار، نان قماش، نان تنکی، نان خطائی۔

نرگسی پلاؤ، حبشی پلاؤ، انبہ پلاؤ، کندن پلاؤ، سبز پلاؤ، مغز پلاؤ، آبی پلاؤ، سنہری پلاؤ، روپہلی پلاؤ، بیضہ پلاؤ، اناناس پلاؤ، کوفتہ پلاؤ، بریان پلاؤ، یخنی پلاؤ، موتی پلاؤ، نورمحلی پلاؤ، نکتی پلاؤ، فالسائی پلاؤ، سیارے بکرے کا پلاؤ، لونٹ پلاؤ، بریانی، شولہ، کھچڑی، قبولی، طاہری، متنجن، زردہ، زردی پلاؤ، لال پلاؤ، مزعفر پلاؤ، نرگسی پلاؤ۔

قورمہ، زیر بریان، پسندے، نرگسی کوفتے، نچلاوہ، جہازی قورمہ، ہرن کا قورمہ، مرغ کا قورمہ، مچھلی، بورانی، رائتا، دو پیازہ، قلیہ، کھیرے کی دوغ، ککڑی کی دوغ، پنیر کی چٹنی، سمنی، آش، دہی بڑے، دم کے کباب، سیخ کے کباب، بینگن کا بھرتا، آلو کا بھرتا، چنے کی دال کا بھرتا، آلو کا دلمہ، بینگن کا دلمہ، کریلوں کا دلمہ، بادشاہ پسند کریلے، بادشاہ پسند دال، دودھ کا دلمہ، بادام کا دلمہ، شاہی کباب، گونیوں کے کباب، تیتر کے کباب، بٹیر کے کباب، نکتی کباب، لوازمات کے کباب، حسینی کباب، مزعفر، سویّاں، من سلوی، فیرنی، کھیر، بادام کی کھیر، کدو کی کھیر، گاجر کی کھیر، کنگنی کی کھیر، شاخیں، کھجلے، قتلے، یاقوتی نمش، گاجر کا حلوا،

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

روڈی کا حلوا، کدو کا حلوا، بادام کا حلوا، ملائی کا حلوا، پیٹھے کی مٹھائی، شکر کی گزک، گڑ کی گزک، الائچی دانے، آم کا مربا، سیب کا مربا، بہی کا مربا، ترنج کا مربا، کریلے کا مربا، زنگترے کا مربا، انناس کا مربا، گڑھل کا مربا، بادام کا مربا، گکروندے کا مربا، بانس کا مربا، کیرڑے کا اچار، بادام کی نقل، پستے کی نقل، خشخش کی نقل، سونف کی نقل۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

باب چہارم

بیگماتی زبان لکھنے والے چند ادیب اور ان کی تحریروں سے مختصر اقتباسات

اس سے قبل تمہید میں بیگماتی زبان کے چند نمایندہ لکھنے والے ادیبوں کا تذکرہ کیا جا چکا ہے لیکن چند ایسے خاص ادیب جنھوں نے بیگماتی زبان کی بڑی اچھی عکاسی اپنی تحریروں میں کی ہے ہم صرف اُن کا ذکر کریں گے تاکہ ان تحریروں کو پڑھ کر اس بات کا پورا پورا اندازہ ہو کہ شمالی ہند کی بیگمات خصوصاً دلّی اور لکھنؤ میں جو زبان استعمال کرتی تھیں اُس کا نقشا ہم پیش کر سکیں۔

زبان ایک تحریر کی ہوتی ہے اور ایک گفتگو کی لیکن ان تحریروں میں ہم کو گفتگو کا انداز ملے گا کیونکہ یہ بیگماتی زبان کی خصوصیت ہے کہ ہم پڑھتے ہوئے اس طرح محسوس کرتے ہیں جیسے بلا تکلّف کوئی آپس میں گفتگو کر رہا ہے ان تحریروں میں ہم کو حقیقت کا پورا پورا رنگ اور اُس زمانے کی طرزِ معاشرت، سماجی سیاسی حالات کے علاوہ روزمرّہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کا ایک دُھندلا سا خاکہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ ان اقتباسات میں کہیں بیگمات میں آپس میں نوک جھونک ہے کہیں شادی بیاہ کی ریت رسموں کا ذکر اور کہیں ان کی گھریلو زندگی کے مسائل اور میلوں ٹھیلوں سیر و تفریح کے مزے اس طرح کے مختلف

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

موضاعات کا تذکرہ ملتا ہے جو آئے دن ان کی زندگی میں پیش آیا کرتے ہیں لیکن بیگماتی زبان لکھنے کا جو انداز ہے، وہ بھی اپنی جگہ ایک انفرادیت رکھتا ہے اور ہر ادیب اس زبان کے لکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا اس کے لیے ضروری ہے کہ ادیب نے بہت ہی قریب سے اس زبان کا مطالعہ کیا ہو اور اُس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عورتوں کی نفسیات سے بخوبی واقف ہو چنانچہ پنڈت رتن ناتھ سرشار کے بارے میں مشہور تھا کہ انھوں نے شاہی قلعہ کی بیگمات کے ماحول میں اُٹھ بیٹھ کر ان کا مطالعہ کیا تھا چنانچہ انھوں نے فسانہ آزاد میں بیگماتی زبان استعمال کی ہے۔

لیکن پھر بھی ہم اُن کو بیگماتی زبان کا کامیاب ادیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس سے اچھی زبان ہم کو ڈپٹی نذیر کی تحریروں میں ملتی ہے۔ نذیر احمد نے عورتوں کی تعلیم اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر قلم اُٹھایا ہے چنانچہ ان کی کتاب توبتہ النصوح کا ایک اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح راشد الخیری کے بیشتر ناولوں میں بیگماتی زبان اور ان کے مسائل پر روشنی ڈالی ہے اور اسی طرح سے آغا حیدر حسن مرزا منشی فیض الدین، ناصر نذیر فراق دہلوی، وزیر حسن اور مصنفہ ایس بیگم صاحبہ اور چند مصنفوں کی تحریروں کے نمونے یہاں پیش کیے گئے ہیں۔

بزم آخر

باغ کا زمانہ (مصنف منشی فیض الدین)

نواب بیگماتیں اور شہزادیاں آنی شروع ہوئیں لال چہچہاتے جوڑے جھمجھماتے پہنے ہوئے سونے میں پیلی موتیوں میں سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ انا، مغلانیاں، مانی، ددا، چھوچھو ہیا، نوکریں، چاکریں، لونڈیاں، باندیاں ہاتھوں چھاؤں اللہ بسم اللہ کرتی صدقے قربان ہوتی چلی آتی ہیں۔ اُوئی صدقے گئی واری گئی بیچ بیچ چلو سفید چادر اوڑھ لو اس چھتے

میں چوٹی والا رہتا ہے اور سی کا کبھی ڈر ہے دور پار شیطان کے کان بہرے کسی کا کہیں سایہ جھپٹا نہ ہو جائے نہیں تو یہ بوڑھا جونڈا کورے اُسترے سے منڈ جائے۔ جو کسی نے بناؤ کوٹو کا تو قہر آگیا۔ انا، مانی، ددا سب جھاڑ کے پیچھے پڑ گئیں حیف تمہاری نظر تمہارے دیدوں میں رائی نون دیکھو تمہاری ایڑی میں گو لگا ہوا ہے۔ اچھی دیکھو اس کلجبی نے ایسا ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے۔ ذرا اس کھیاری کے پانو تلے کی مٹی چولھے میں جلائیو۔ دیکھو ہمجولیاں مل کر جھولوں اور ہنڈولوں میں جھول رہی ہیں ایک ایک پر بولیاں ٹھولیاں مار رہی ہیں۔ آج تو اس لال جوڑے پر چوٹ ہے پھوٹا بوا تم نے تو سنہری جوڑے کو کالی گوٹ لگا کر کلیجی پھیپڑا کر دیا۔

واہ اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے خاک تمہاری ارواح اچھی تمہیں کیا ہنسی سوجھتا دشمنوں کے دیدے پٹم ہو گئے۔ ایلو ٹاٹ کی انگیا موجھ کی بخیہ درگور تمہاری صورت یہ مواصدقے کا دوپٹہ اس پر یہ بھاری مسالہ اما یا! کوے کی چونچ میں انار کی کلی اس کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آبوا لڑیں، لڑے ہماری بلا، اور بلا لے جائے تمہیں چلا اور چلا ہونے لگی۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی تھی تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئیں دیکھنا سہر ڈولی پالنو کہار آویں بیوی نوبہار آئیں۔ اچھی میں کہتی ہوں تمہارا کیوں ھدڑا گیا ہے۔

یہ آدمی کدھر اُڑ گئے جو کیلی پانچے بھڑکاتی پھرتی ہو۔ اُوہو ہو اچھی تمہیں ہماری جان کی قسم ہمارا مال کھائے ہمیں کو ہے کر پیٹے جو اس بڑھیل دھج کو نہ دیکھے۔ سر کالا منہ بالا سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت لال جوڑا مٹکائے کیا ٹھسے سے بیٹھی ہیں۔ اے لو یہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مسی کی دھڑی اور سوکھے سوکھے ہاتھوں میں منہدی بھی لگی ہے۔ دیکھو لونڈیوں پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری نگلی بہار، نوبہار،

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سبزہ بہار، چنپا، چنبیلی، گل چمن، نرگس، مان کنور، انند کنور، چنچل کنور، گل چمن، مبارک قدم، نیک قدم سب کی ہر اڑ گئیں۔ ایلو! وہ باغ میں گو گڑے لگاتی پھرتی ہیں بگڈے مارتی پھرتی ہیں بھلاری علامہ دہر۔ قطامہ۔ چڑیل مالزادی۔ تحبہ بچی۔ سرمنڈی۔ ناک کاٹی تم سب ایسی شتر بے مہار ہو گئیں ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار میں ڈال کر پہن لیا کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا۔ ایک جائے پانو ہی نہیں ٹکتا۔ جلے پانو کی بلّی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں سارے باغ کے جالے لیتی پھرتی ہیں۔ میں لہو کے گھونٹ بیٹھی پی رہی ہوں کیسے تلکے کے سے بل نکالتی ہوں۔

لو اتم بھی کیا نین مُتنی ہو ذرا ذرا سی بات پر ٹسوے بہاتی ہو ایسی کیا انوکھی اچراج جان آدم نعمت کی ماں کا کلیجہ چیل کا موت عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئیں۔ چھوٹی بہن تھی اگر اس نے لیے تو کیا ہوا آؤ تمہیں اور منگا دوں گی۔

اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے دھینے مچا رکھے ہیں اپنا لہو پانی ایک کیے ڈالتی ہے کسی عنوان نہیں بہلتی۔ ارے کاکا! ارے فلاں قلی جا بیو بیوی کے لیے وہ چیز لیتو۔

بیگم صاحب میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں کسی دُکان پر نہیں ہے۔ ایسا کیا بازار میں اُوڑا پڑ گیا ہے۔ یہ حرامی تکا کام چور نوالہ حاضر یہیں سے بیٹھا بھیگی بلّی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت اری زمرد تو جا کر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کر لے آ۔ ایلو یہ موا غارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے کچ کونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اُٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھ کر ٹھونسو۔ کھانے کو بسم اللہ کام کو نعوذ باللہ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا خطا ہے۔

چلو اب تو نہ روٹھو آؤ من جاؤ غصے کو تھوک دو بہت چوچلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہیں بھاتے۔ آپس میں بیر کھری گتھم گتّا

نہیں کرتے ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی ۔ مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں تم کیا جنت میں لے جاوگی وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی چلو نہیں منتیں نہ منوجوتی کی نوک سے تم روٹھے ہم چھوٹے۔

ایلو ! دس بیس مل کر بیٹھی ہیں ہنس بول رہی تھیں ایک کو جو شیطان اُچھلا پیچھے سے ایک کالا چھوڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا وہ دوئی دوئی کرتی اور ساتھ ہی پاس ہی بیٹھی تھیں اُن پر گرتی پڑتی چیخیں مارتی بھاگیں۔ ایک چیخم چاخ مچا رکھی سارا محل سر پر اُٹھا لیا تو دوڑ ہیں دوڑ یہ کیا ہوا ایک کہتی اے ہے اُوپر سے مُرداری گری۔ دوسری کہتی اے ہے واہ نہیں بی رسی ہے مجھے گلی گلی سو جھی تھی۔ اے اماں جان ! اے بھابی جان۔ اے بی نانی حضرت دادی حضرت۔ اے بی انا چھچھو۔ اے بی انا ہیو۔ اچھی ذرا دیکھنا ! میرے کلیجے پر رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے سر پر آ کر گری ہے میرا کلیجہ چار چار ہاتھ اُچھل رہا ہے۔ اری سنبل اری صنوبر چڑیل غیباتی کدھر اُڑ گئیں جی نکلے تمہارا جی دیکھو تو مُرداری ہے تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ میں اپنی بچی کا پنڈا دھوؤں۔ رسی ہے تو صدقے کے لیے خوردہ منگاؤں۔ اے ہے خدا نے میری بچی کی جان بچائی دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس ماں کو ماں کہتی لونڈیاں باندیاں لالٹینیں شمع لیے ہوئے دوڑیں۔ دور ہی سے کھڑی کہہ رہی ہیں۔ اے ہے بیوی خدا جھوٹا نہ بلوائے یہ تو رسی ہے جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اس طرف پھینکنے لگیں۔

ایک کہتی ہے بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا نگوڑا اس جائے سے ہلے نہ جلے۔ دوسری کہتی اے ہے واہ میں نے اسے کیل دیا ہے کیا مقدور بھلا یہ سرک تو سکے۔ لو بھلا تم ایسی چھتی چھبیلا ہو اور ایسا ہی تمہارا چھو چھکا ہے۔ ارے خوجوں کو بلاؤ۔ خوجے لکڑیاں لے کر دوڑے پاس آ کے جو دیکھیں کہیں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رسی ہے نہ مُرداری ایک کالا کپڑا ہے سب کو اُٹھا کر دکھایا۔

بیگموں کی چھیڑ چھاڑ

(مصنف خواجہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی)

بیاہ میں ابھی آٹھ دن باقی تھے۔ دن رات گیت سہاگ گھوڑیاں، غزلیں گائی جاتیں اور بی حسن جہاں بیگم وہ وہ باتیں کرتیں کہ پیٹ میں بل پڑ پڑ جاتے۔ جیسی صورت اس سے بڑھ کر گلا۔ گانے بیٹھیں تو معلوم ہو مینہ برس رہا ہے سلام مرثیہ پڑھنے لگیں تو دل ہلا دیے آنکھوں سے آنسو جاری کر دیے پتھر کا کلیجا بھی پانی ہو جائے۔ خدا نے پھرتی اور شوخی ان کی بوٹی بوٹی میں بھر دی ہے چنچل کہوں۔ چھلاوہ کہوں ٹرّ ٹرّ کہوں ظاہر تو ایسی بیباک چالاک مگر دل بالکل پاک کیا مقدور جو کسی وقت نماز قضا ہو جائے۔

مختار خالہ جان نے حسن جہاں کو بیگم بنا دیا تھا اور درحقیقت وہ ہیں بھی اسی لیاقت کی بیوی اس نزاکت اور دبلاپے پر وہ سارے سارے دن اور ساری ساری رات مہمانوں کی خاطر تواضع میں تیتری کا ناچ ناچتی تھیں ادھر سے آئیں اور مجھ سے کہا "بھاوج" میں کہتی ہاں "نندیا" کہتیں میں تمہیں دیکھ کر خوش ہو جاتی ہوں میں جواب دیتی آپ کی مہربانی ہے۔ ہنسی دل لگی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ چلتے چلتے چھیڑ خانی کر دیتیں کسی عورت سے کہہ دیا:

او رنڈی تو کہاں جاتی ہے لے یہ چنگیر پاندان تو ذرا باہر دے آ۔!
کسی نے سُنی ان سُنی کر دی کوئی غمخوار ہوئی تو ہنس کر چپ ہو گئی کوئی جھکّی اور غصیلی ہوئی تو کہنے لگی "اوئی بی تم کون ہو جو گھر گرہستنوں کو دور پار رنڈی بناتی ہو۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نوج ہم کیوں رنڈی ہونے لگے تھے رنڈی ہوں ہمارے بیری۔ رنڈی ہو کہتے سُنتے خالہ اماں کہہ دیتیں بوا بُرا ماننے کی بات نہیں ہے رنڈی عورت کو کہتے ہیں۔ شہر بستی میں ہمارے لال قلعہ کی بیگمیں بولا کرتی تھیں لال قلعہ اُجڑ گیا اس کے ساتھ وہ بولیاں بھی غارت ہو گئیں لکھنؤ میں اب تک یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ ایک بیوی کالے محل سے مہمان آئی تھیں ان کا نام تھا حضرت بیگم وہ بڑی اکھل کھری اور مزاج کی بڑی کڑوی تھیں حسن جہاں کی باتیں سُن کر بہت کُڑھتی تھیں۔

بی زولیتی اپنے تھیے میں آپ ہی آپ کھولتی۔ ایک دن حضرت بیگم اور حسن جہاں کا مچیٹہ ہو گیا۔ حضرت بیگم کے دل میں حسن جہاں بیگم کی طرف سے ناحق کا بخار تو بھرا ہی ہوا تھا انھیں دیکھ کر ایک بیوی سے کہنے لگیں اے بوا رضیہ سلطان سُنتی بھی ہو قلعہ کی بیگمیں بلّی کو نکٹی کہا کرتی تھیں۔ یہ چھوٹی ناک بھی کیا بُری معلوم ہوتی . کمبخت پیّا پھرا ہوا اور بہن مجھے تو زیادہ گوری رنگت سے بھی نفرت ہے جیسے پھیکا شلجم۔ حسن جہاں کی ناک بھی چھوٹی تھی اور رنگ بھی ان کا ٹپکا پڑتا تھا۔ سمجھ گئیں کہ پھبتی مجھ پر ہی ڈھائی گئی ہے وہ بھلا کب چوکنے والی تھیں۔ کہنے لگیں۔ پھیکا شلجم تبا کو کے پنڈے سے تو ہر طرح اچھا ہے اور مجھے بڑی ناک دیکھ گھن آتی ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے سل کا بٹہ کسی نے چہرے پر دھر دیا ہے۔ "اونچی ناک سوجھے کیا خاک! چھوٹی ناک سہاگ کا پُڑا اونچی ناک کو لاؤ چھرا۔"

یہ مثل تو تم نے سُنی ہو گی حضرت بیگم کی رنگت بھی کالی بھجٹ تھی اور ناک بھی ان کی بے ڈول اونچی تھی۔ حسن جہاں کے اس کہنے پر سب بیویاں بیگمیں ہنس پڑیں۔

حضرت بیگم: موئی لکھنؤ کی ٹھیکری۔ کنجڑی، کلجبی، پوربی ارہر کی دال خشک کھانے والی ہمارے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتی ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو اور سنو۔

حسن جہاں بیگم: میں پوربنی ہوں تو تم پنجابن ہو لکھنؤ والے ارہر کی دال کے ساتھ خشکہ کھاتے ہیں تو پنجابیوں کی اوجڑی نصیب ہوتی ہے۔ آئی تھی کہیں کی دلّی بلّی اُجڑی بچھڑی۔

حضرت بیگم: بس بی بس میں نے کہہ دیا ہے دلّی کا نام ذرا منہ سنبھال کر لینا دلّی بائیس خواجہ کی چوکھٹ کہلاتی ہے۔ اجڑیں اس کے دشمن وہ کیوں اُجڑنے لگی۔ وہ تو اب بھی لعلوں کی لعل ہے۔ ہاتھی لُٹے گا تو بھی سوالاکھ کا کہلائے گا۔ تمہارے بے ڈھنگے لکھنؤ سے اُجڑی بچھڑی بھی ہزار درجے اچھی ہے۔

اس بحثم بحثا کو سن کر خالہ جان دوڑی ہوئی آئیں اور حضرت بیگم کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگیں۔ اس چھوکری کے منہ نہ لگو۔ بہن اسے چھوکری کون کہے گا۔ یہ تو اچھی خاصی سانڈ ہے۔ اللہ اکبر قینچی کی طرح زبان چلتی ہے۔

حسن جہاں بیگم نے کہا خیر سانڈ کم بخت کالی بھینس سے تو اچھا ہوتا ہے۔ خالہ جان نے دیکھا کہ حضرت بیگم لڑائی پر تلی ہوئی ہیں تو حسن جہاں کو دوسری طرف لے گئیں اور انھیں سمجھانے لگیں کہ اللہ ذرا اپنی للّو کو روکو۔ تو ہنس کر کہتی ہیں۔ خالہ جان آپ کے سر کی قسم حضرت عباس کا علم ٹوٹے جو میں نے انھیں کچھ بھی کہا ہو وہ تو مجھے کنجنی، کنجڑی اور خدا جانے کیا کیا کہہ رہی تھیں جھاڑ کا کانٹا بن کر مجھے چمٹ گئیں۔

ادھر آغا بیگم نے دولھے کی بہن کا جو منہ پونچھا تو رگڑ کے ساتھ ان کی ناک کی کیل الجھ کر ناک میں سے نکل گئی اور وہ بچاری منہ پکڑ کر کہنے لگیں! شاباش بوا شاباش۔ دیکھتا کی تو تم کا منی سی ہو مگر ہاتھ تو ماشاءاللہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لوہے کی میخیں ہیں دیکھو میری ناک کی کیل تمہارے رومال میں اُلجھ کر چلی گئی ہے۔

حسن جہاں! بوا اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیوں ڈرتی ہو خدا رکھے بھائی کو بیاہنے آئی ہو نیگ جوگ کے روپے ڈھیر سارے تمہارے تلتڑ میں جائیں گے۔ سمدھن بنا ہنسی ٹھٹھا ہے ابھی تو منہ پھلانے میں بولا گئیں جب ڈومنیوں کی موٹی موٹی گالیاں کھاؤ گی تو اس وقت معلوم ہو گا کہ بیسی کا ساٹھ ہوتا ہے اور بوا ناک کی کیل تو ہم نے دیکھی نہیں سچ کہنا بہن گھر سے پہن کر بھی آئیں تھیں یا مفت خدا میں مجھے لیے مرتی ہو۔ رومال جھاڑا تو اس میں سے کیل نہ نکلی۔

آغائی بیگم! بھئی اللہ جانتا ہے ہماری کیل ڈھونڈواؤ اس میں ترملی جڑی ہوئی تھی۔

حسن جہاں: بہن آغائی بیگم تم کیل کے مارے کیوں بلکتی جاتی ہو مانگے کی تو پہن کر نہیں آئی تھیں تمہاری نہ ملے گی تو میں اپنی ہیرے کی کیل تمہیں دے دوں گی۔ مگر تم ذرا چھری تلے دم تو لو۔ اتفاق کی بات کیل آغائی بیگم کی گود میں جا پڑی تھی۔ جب مل گئی تو حسن جہاں کی چڑ بنی کہنے لگیں واہ بوا بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا کیل تو آپ چرائے بیٹھی ہیں اور لوگوں کے اوپر ڈورے پکڑتی ہیں۔

منازل السائرہ

(مصنف مصوّرِ غم علامہ راشد الخیری)

منجھلی: بیوی ذرا زبان سنبھال کر بات کرو۔ یہاں تمہارا کوئی دبیل نہیں ہے اعما حسن اُٹھائیں گی تو ساس اُٹھائیں گی یا میاں! دوسرے کی جوتی کو بھی غرض نہیں کہ تمہاری باتیں سُنے۔ میں تم سے بات نہیں کرتی تم کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

خدا نے اس لائق ہی نہیں کیا کہ کوئی تمہارے مُنہ لگے۔

سائرہ: کیا آفت ڈھائی ہے کسی کو جان سے مار ڈالا! تم ہی کلموئیوں کے کارن میں نے اس گھر کو آگ لگائی پھر بھی صبر نہ آیا۔ ذرا سی دیر کو بچے آجاتا ہے تو پٹیا پڑ جاتی ہے۔

منجھلی: کلموئیوں کے سر پر سینگ تھوڑی ہوتے ہیں ہم تو چین سے اپنے گھر میں بیٹھے ہیں۔ جس کا مُنہ تمام جہاں میں کالا ہو رہا ہے وہی کلموئی ہے الگ کھنڈلے میں پڑی سڑا کرے کوئی جا کر تھوکتا بھی نہیں۔ دیکھو یہ پیالیاں ابھی ہاتھ لگانا کبھی تو نصیب نہیں ہوا۔ اکٹھی پانچ پیالیاں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ اس کو تو مارنے سے رہیں اور الٹی حمایت لینے کو آ گئیں۔

سائرہ: بچّوں کا کام ہی یہ ہے تم نامراد بچّوں کی قدر کیا جانو۔

منجھلی: نامراد ہو گی تم تمہاری سات پشت جہاں تک طرح دیے جاتی ہوں دماغ ہی پر چڑھی جاتی ہو ایسے ظلمی بچے خدا تمہیں کو نصیب کرے۔ میرے یہاں ہوتے تو گلا گھونٹ دوں یا زہر دے دوں۔

سائرہ: گلا گھونٹ اپنا! زہر دو اپنے پیاروں کو اپنے چہیتوں کو اپنے بھائی کو، بھتیجے بھانجی کو میرے بچوں کو کہو تو خاک میں نہ ملا دوں آگ لگا دوں تم کہتی کے مُنہ کو۔

دریائے لطافت

(مصنف انشاء اللہ خاں انشا)

موتی خانم: اری سر منڈی باندی تو اتنا جھوٹ کیوں بولتی ہے۔ اری تیرا ستیاناس تیرے دھنگڑے کی جورو کا گلا کیا بیٹھے بیٹھائے کیا اُشغلا اٹھایا ہے خود بھُس میں چنگی ڈال بی جمالو دور کھڑی۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

براتی بیگم: آپ کیوں باندی بندوڑوں کے منہ لگتی ہیں ایسی باتوں سے ہوتا کیا ہے زناخی ہم تو آگے ہی یہ بات جانتے تھے کہ اس زمانے میں غریب پر رحم کرنا اچھا نہیں پر کیا کریں اندروا الاکم بخت مانتا نہیں کیا جانے ایسے کرتوتوں سے کیا جتن ہوتا ہے۔ اس چڈّو کا کیا دوش ہے۔

بلاقی بیگم! اجی اُو میر صاحب تم تو عید کا چاند ہو گئے دلّی میں آتے تھے دو دو پہر رات تک بیٹھتے تھے اور ریختے پڑھتے تھے لکھنؤ میں تمھیں کیا ہو گیا کہ کبھی صورت بھی نہیں دکھاتے۔ اب کی کربلا میں کتنا میں نے ڈھونڈا کہیں تمہارا اثر آثار معلوم نہیں ہوا ایسا نہ کیجو کہیں آٹھوں میں کبھی نہ چلو گے تمہیں علی کی قسم آٹھوں میں مقرر چلیو۔

چاندبی بی سلطان

(مصنف وزیر حسن دہلوی)

ایک: بی بی آپا! دیکھا دلھن کو

دوسری: ہاں بی! دیکھا

تیسری: سچ مچ کی ترکن ہیں۔ لمبی لہکی سرو کا سرو

چوتھی: میں پوچھتی ہوں جسم ہی جسم ہے یا کچھ جان بھی ہے۔

دوسری: کیوں نہیں بوا! جو تن کا بلوان وہ من کا بلوان۔

تیسری: مگر صورت پر زنانہ پن بہت ہے۔

پانچویں: ارے بس رہنے دو! بڑی ممانی کی چھوٹی کو دیکھو گی تو بھوک بھاگ جائے گی۔

پہلی: وہی تو ہماری ملکہ بنتیں

چوتھی: کہ یہ ننّو آدھمکیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دوسری: تو کیا ہوا! یہ بھی غیر نہیں
پانچویں: اب تو یہی کہنا پڑے گا۔
تیسری: بھئی! جو بندھ گیا سو موتی
ان باتوں کے جواب میں چاند بی بی کو یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے شہر بانو حمایت کو آگے بڑھتی اور کہتی ہے! بہن ہماری شہزادی لمبی ہیں لہکی ہیں مگر ایسی بیٹی بھی تو ہیں جس کے دم قدم سے بچھڑے ملتے ہیں روٹھے منتے ہیں۔!
آج یہ سب شہزادیاں دلھن سے رخصت ہو رہی ہیں اور بھیگی آنکھوں کلپتے دلوں سے اس طرح دعائیں بھی دے رہی ہیں۔
بی بی آپ رنگ برنگ پھول بن کر کھلیں
پاشا آپ میرے سبزہ زاروں کی طرح ہریالی بنیں
شہزادی آپ میری طرح آزاد رہیں
ملکہ آپ میری طرح محکم اور سر بلند ہوں۔

دلّی کی ایک شادی

(مصنف خواجہ محمدؐ شفیع)

بیگم: اری او گلشن! کہاں غارت ہو گئی کم بخت۔
گلشن: آئی بیوی آئی۔
بیگم: چیختے چیختے نگوڑا گلا پھٹ گیا تو تھی کہاں ہوائی دیدہ
گلشن: دلھن بیگم کے کمرے میں تھی۔
بیگم: وہاں تو کیا کر رہی تھی۔ دلھن بیگم کے کمرے میں تیرا کیا کام تھا جواب کیوں نہیں دیتی حرافہ۔ آخر کچھ عقدہ تو کھلے سٹر رکا رہ کہیں کی۔
گلشن: اے تو بیوی آ ہی رہی تھی۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگم : خبردار جواب دیا ہوگا موتی لنکا کی تیری للّو پکڑ کر کھینچ لوں گی تو اب یہ شفتل جواب دینا سیکھے گی۔ جا نصیبن کے ساتھ پان دھلوا۔ دیکھ اب وہاں سے آئی ہوگی تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔

جس روز سے دلھن مایوں بیٹھی ہیں خیر سے یہ سب یہاں جمع ہیں چاند کے گرد ہالہ کی طرح دم کے ساتھ ہیں لمحہ بھر کو نہیں ٹلتیں ایک جاتی ہے تو اور آجاتی ہیں۔

ایک : اے بی دلھن بیگم صاحب۔ اللہ توبہ ہمارا تو نگوڑا حلق بھی خشک ہو گیا اور اس کے مزاج ہیں کہ ملتے ہی نہیں جواب تک نہیں دیتیں۔

دوسری: مُنہ میں گھنگھنیاں بھر کر بیٹھی ہیں جواب کیسے دیں۔

ایک : میں تو جانوں کسی خیال میں مگن ہیں۔

دوسری : اے لو تم تو خیلا خبطن ہو جو ان سے بات کرتی ہو تم کو پتا نہیں انھوں نے منت مانی ہے کہ بس اب دولھا ہی سے بات کریں گی۔

ایک : اللہ جانے باجی سچ ہے۔

دوسری : اے نہیں تو کیا جھوٹ۔

ایک : اچھا ہم بھی تو سُنیں دولھا میاں سے یہ کیا بات کریں گی۔

دوسری : یہ کہیں گی۔ ہم کو پیاس لگی ہے پانی پلا دو۔

ایک : یہ کیوں؟

دوسری : اے لو تمھیں نہیں معلوم! اس لیے کہ ان کے دولھا سدا ان کے آگے پانی پانی رہیں اور پھر کہیں گی ہمارا سامان کھلا پڑا ہے۔ ہمیں قفل لا دینا۔

ایک : اے باجی یہ قفل کی فرمائش کیوں ہوگی۔

دوسری : بڑی ننھی جانتی ہو! قفل اس لیے کہ زبان پر قفل پڑ جائے اور وہ کبھی ان کو کچھ کہہ نہ سکیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیگم : اے دولھا کی بہنوں کو بلاؤ آنچل ڈالیں۔

ڈومنی : دولھا میاں کہو بیوی میں تمہارا غلام ہوں آنکھیں کھولو اللہ کی امان کہہ دو۔

دولھا : بیوی آنکھیں کھولو میں تمہارا گلاب ہوں۔

ڈومنی : اے واہ میاں! میں صدقے تم تو بڑے اُستاد ہو مجھے چڑاتے ہو یہ گلاب سے کام نہیں چلے گا۔ سات دفعہ غلام بنواؤں گی۔ ایسی چندے آفتاب و مہتاب دلھن کس کو نصیب ہوتی ہے۔ کہو۔!

دولھا : بیوی آنکھیں کھولو میں تمہارا غلام ہوں۔

ڈومنی : اے اللہ کی امان پیروں کا سایہ ذرا سروج تو لیوا دو۔ اے چھوٹی بیگم ذرا جوتی چھوا دو۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سات طلاقنوں کی کہانیاں

(مصنّف خواجہ ناصر نذیر فراق دہلوی)

دوسری طلاقن نے کہا ! اے بوا تو نے بھلا اتنا بھی کہا مجھ سے تو کچھ بھی نہیں ہوا اور میاں نے طلاق دے دی ۔ میری رام کہانی یہ ہے کہ میاں کو روزگار نہ ملتا تھا گھر میں بیٹھا تھا فاقہ پر فاقہ ہوتا تھا۔ تنگی ترشی سے بسر ہوتی تھی ۔ ایک روز میاں سے کسی یار دوست نے کہا کہ کل تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہارا روزگار کرادیں گے ۔ میاں یہ بات سُن خوشی خوشی گھر آئے اور کہنے لگے لو بی ہمارے ایک دوست نے اپنے روزگار کی ٹیپس لگائی ہے تم جانتی ہو اور کپڑے نہیں ہیں جو پہن کر حاکم کے سامنے جاؤں تم ان کپڑوں کو صابن سے دھولو تو یہ سفید ہو جائیں گے ۔ میں نے کہا اچھا اور تہ بند باندھ کر میاں نے کپڑے اُتارے اور میرے حوالے کیے اور کہنے لگے بھلا تم کیسے اچھے سفید دھوتی ہو میں مسجد میں بیٹھا ہوں اتنی دیر میں دھولو ۔ میں نے سوچا جاڑے کا موسم ہے ٹھنڈے پانی سے کیا خاک میل نکلے گا لاؤ تھوڑا پانی گرم کرلوں ۔ مگر اس روز گھر میں ایندھن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نہ تھا۔ اب میں حیران کہ اللہ پانی کس چیز سے گرم کروں مجھے جو یاد آیا میں نے میاں کی پگڑی چولھے میں رکھ دی اور پانی گرم کر لیا۔ مگر پانی تھوڑا تھا کپڑے سفید نہ ہوئے تو میں نے پھر پانی گرم کیا مگر گھر میں ایندھن کے نام کا تنکا نہ تھا۔ اب کی دفعہ میں نے میاں کا پاجامہ اور پھر بھی میری مرضی کے موافق کپڑے سفید نہ ہوئے تو پھر میں نے پانی گرم کیا اور اس مرتبہ میاں کا کُرتا جلا دیا تھا خدا خدا کر کے کپڑے سفید ہوئے مگر تین کپڑے رہ گئے۔ ایک ٹوپی ایک کمر بند اور ایک رومال اتنے میں میاں آئے اور کہنے لگے کیوں بی کپڑے دھو لیے۔ میں نے کہا ہاں یو دیکھو رومال لپٹا لپٹایا میاں کے سامنے رکھ دیا۔ میاں نے کہا اور کپڑے کہاں ہیں میں نے کہا ہوتے کہاں سے ٹھنڈے پانی سے میل اُترتا نہیں گھر میں ایندھن کا نام نہیں لاچار ہو کر تمہاری پگڑی، پاجامہ، انگرکھا، کُرتا جلا کر پانی گرم کیا اور یہی رہ گئے جو دھو لیے اور کہا کم بخت جی تو چاہتا ہے کہ تیری ناک چوٹی کاٹ کر گھر سے نکالوں لیکن خیر جا میں نے تجھے طلاق دی اپنا منہ کالا کر اور میرے گھر سے نکل جا اور اتنی سی بات پر مجھے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔

رسوم دہلی

(مصنفہ انیس بیگم صاحبہ دہلوی نامہ نگار تہذیب نسواں)

فتّی مراسن: اللہ راج سہاگ قائم رکھے! شادی کی گھڑیاں آئیں بیلی بیٹیوں راج کرے خدا اتنا دے کہ دھر دھر کھولے۔ دلھن کے ہاتھ کی چاندی کی بیل بارہ ماشے کی نچھاور آوے۔ غریبوں کا پیٹ پلے۔

انور بیگم: بہن منورہ بارہ بج گئے ہیں کھانے کا وقت قریب ہے پہلے کھانا کھا لو ورنہ لوگ کہیں گے کہ ڈھول پر ڈھول ٹوٹے روٹی کا کنارا نہ ٹوٹے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کھانے سے نچنت ہو کر آرام کرو۔ پھر دو تین بجے دلھن کو جھلانا۔

پہلی لڑکی: واہ تم خوب تھیں! اس زور سے ناسپاتی ماری کہ میرا کان لہو لہان ہو گیا ایسی بے دردی کس کام کی صدقے میں اُتاروں پتہ بالی کیسے میرے کان اور کپڑے شرابور کر دیے۔ شرط ہے کہ میں بھی ایسے زور سے بیگن ماروں گی کہ سر بھنّا جائے۔

دوسری لڑکی: توبہ بہن دیکھا ان نین مُتنی کو۔ اتنی سی چوٹ پر کتنا بھنّا رہی ہیں کھیل میں چینخنا تمہارا ہی کام ہے ہمارے سو دفعہ مار ہو کون ایسی بات ہے ایسی ادھر پدھر تھیں تو کھیلنے کیوں آئیں تھیں موم کے پنڈے کو لے کر طاق میں بیٹھی ہوتیں کہ پگل نہ جائے۔

پہلی کی بہن: اچھی بی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تمہاری تو ایک زبان ستّر بولی ہے وہ اپنے تئیں بتاتی ہے یا اصل میں چوٹ آئی ہے تم تو جوتیوں سمیت دیدوں میں گھسی جاتی ہو بلّی کی طرح آنکھوں پر پنجہ رکھ کر لڑنے سے کیا حاصل آنکھ پر کی ٹھیکری اُتار کر دیکھو۔

منوّر: آپا مجھ سے تو جہاں تک ہو سکا مارا مار کر کے پہلے سے سب کچھ سی پرو کر رکھا ہے نام کو بیٹے کی بری بازار میں کھڑی کہی جاتی ہے مگر جب لے کر بیٹھو تو بہتیرا کام نکل آتا ہے۔ دلھن کے حصّے کا کھانا جو برات کے دن جائے گا اس کا بھی حساب لکھوا دیا اور گندھی سے ساچق کے لیے آرایش کا سامان بنانے کو کہہ دیا ہے۔

شوکت بیگم: کیا آرایش کی ساچق لے جاویں گے؟

اب تو اس کا دستور کم ہوتا جاتا ہے۔

منوّر بیگم: ہاں آپا جان میں آرایش کی ساچق لے جاؤں گی۔ مجھے اس سے شوق نہیں کہ

خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول کر دیکھو آدھا بڑا۔ اتنے بڑے بیاہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

میں صرف دو تانبے کی ٹھلیوں میں ایسا کون سا خرچ ہوتا ہے! ایک سو دو سو مٹی کی ٹھلیوں پر کیہاری بھوڈل بھر کر رنگ کے پھول بنا دے گی اور گندی ابرق کی چیزیں بنا دے گا۔ اے بی سیر چھالیا کتروائی ہے اور تین سیر کتھا منگوا لیا ہے۔ چونا بھی چھن گیا ہے۔

توبتہ النصوح

(ڈپٹی نذیر احمد)

نعیمہ: اے بی! ہوا کیا ذرا لڑکے کو دیکھ ہیں مُنہ دھونے چلی گئی تھی۔ اس نکمّی سے اتنا نہ ہوا کہ ذرا لڑکے کو لیے رہے۔ آخر میں کہیں کنوئیں میں گرنے تو نہیں گئی تھی۔ لڑکے کو بلکتا ہوا لٹا نیت باندھ نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔

ماں: اچھا تم نے ہوے سے ہاتھ رکھا تھا کہ نگوڑی لڑکی کی ناک سے خون جاری ہے اے ہے کیسے دنیا میں لہو سفید ہو گئے ہیں۔

نعیمہ: لہو سفید نہ ہو گئے ہوتے تو کیا یوں بھا بجے کو روتا ہوا چھوڑ دیتی۔

ماں: لیکن اس نے بے سبب نہیں چھوڑا اس کی نماز چلی جا رہی تھی۔

نعیمہ: بلا سے نماز کو جانے دیا ہوتا۔ نماز پیاری تھی یا بھانجا۔

ماں: لڑکی! ذرا خدا کے غضب سے ڈر کیا کفر بک رہی ہے اس حالت کو تو پہنچ چکی اور پھر بھی درست نہ ہوئی۔

نعیمہ: خدا نہ کرے میری کونسی حالت تم نے بُری دیکھی۔

ماں: اس سے بدتر اور کیا ہو گی کہ تین برس بیاہ کو ہو گئے اور ڈھنگ سے ایک دن اپنے گھر میں رہنا نصیب نہیں ہوا۔

نعیمہ: وہ جنم جلا گھر ہی ایسا دیکھ کر دیا تھا کوئی کیا کرے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ماں : ہاں بیٹی! میں تو تیری ایسی ہی دشمن تھی۔
نعیمہ : کیاں جانیں! ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔
ماں : خیر بیٹی! اللہ رکھے تمہارے آگے بھی اولاد ہے اب تم سمجھ بوجھ کر ان کی شادی بیاہ کرنا۔
نعیمہ : کریں گے نہ کیوں کریں گے تو کیا تمہارے بھروسے بیٹھے رہیں گے۔
ماں : میں کب کہتی ہوں کہ میرے بھروسے بیٹھی رہنا بڑا بھروسہ خدا کا ہے۔
نعیمہ : کیسا خدا! بھروسہ اپنے دم قدم کا۔
ماں : دوسری دفعہ ہے کہ تو نے خدا کی شان میں بے ادبی کی ہے۔ اب کی تو نے اس طرح کی بات مُنہ سے نکالی تو میں تمانچا تیرے مُنہ پر کھینچ ماروں گی۔
نعیمہ : مارو اپنی چہیتی کو اپنی لاڈو کو۔
ماں : قربان کی گئی وہ اولاد جو خدا کو نہ مانے۔
نعیمہ : یہ کب سے ؟
ماں : جب سے خدا نے ہدایت دی۔
نعیمہ : چلو خیر سے ہم بھی تمہاری عمر کو پہنچیں گے تو بہتیری عبادت کر لیں گے۔
ماں : آپ کو خیر سے میری عمر تک پہنچنے کا یقین ہے۔
نعیمہ : اب تم میرے مرنے کی فال نکالو۔
ماں : نہ کوئی کسی کی فال سے مرتا ہے اور نہ کوئی کسی کی فال سے جیتا ہے جس کی جتنی خدا نے لکھ دی۔
نعیمہ : ورنہ تم مجھ کو کاہے کو جینے دیتیں۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ماں : اتنا اختیار رکھتی ہوتی تو تجھ کو آدمی نہ بنا لیتی۔
نعیمہ : تو کیا میں حیوان ہوں۔
ماں : جو خدا کو نہیں مانتا وہ حیوانوں سے بدتر ہے۔

شبّو کا بیاہ

(مصنف راقم الحروف محی الدین حسن)

شبو کے بیاہ میں صرف چار دن باقی رہ گئے ہیں اور ابھی خاک تیاری نہیں ہوئی۔ کوئی آب رواں کے لال دوپٹہ پر ماہی پشت کا جال بنا رہا ہے سراسری ٹانک رہا ہے۔ کوئی پکا گوکھرو توڑ رہا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں غرارے کا پائنچہ ہے اس پر بیک ٹانکی جا رہی ہے چھڑیاں ڈالی جا رہی ہیں خالہ بی بی زیور کا پٹارا لیے بیٹھی ہیں بیاہ میں دینے کا زیور الگ کر رہی ہیں پہونچیاں، مگر چپڑانیاں، چوہے دنتیاں گلوبند، جھومر، آرسی، کٹھی، مرزابے پروا، پازیب سب زیور سلیقے سے سجا رہی ہیں۔ کہیں جوڑے بنا بنا کر ٹانکے لگائے جا رہے ہیں ادھر کہیں خالہ بی بی آ ٹپکیں!

اے بٹیا سٹرن ہو گئیں یہ سرخ مشروع کے غرارے کے ساتھ سرمئی دوپٹہ کا کیا جوڑ وہ بھی موا ململ سکاٹاٹ کی انگیا مونجھ کی بخیا۔ اے بنو اس کے ساتھ کوئی اسی میل کا دوپٹہ لگاؤ تمہیں اتنا بھی سلیقہ نہیں آتا پھوہڑ کہیں کی تمہاری تو وہی مثل ہے بوا بھکو نے سلیقہ کیا میاں پھاڑ گھٹنے پر پیوند کیا۔ ہٹو ٹلو یہاں سے سارے کپڑوں کی ریڑ مار کر رکھ دی اب مجھ غضب ماری کو پھر سے جوڑے لگانے ہوں گے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بہو بیگم: اے اماں جان کہاں گئیں یہ دولھا میاں کے گھر سے حجامنی بٹائی لے کر آئی ہے۔

خالہ بی بی: اے ہے کون ہے! اے خشو کی بہو ہیں۔ آؤ آؤ اچھی تو ہو۔

خشو کی بہو: اے بوا کیا خاک اچھے ہیں پھرتے پھرتے نگوڑے پانو چور چور ہو گئے یہ کہتے ہوئے سینی پر سے طرّہ پوش ہٹایا اور نام بنام حصّے لگانے شروع کر دیے۔

خالہ بی بی: اے ہے ایسی بھی کیا جلدی ہے ذرا دم تو لو پان تو کھائے جاؤ! اچھا یہ تو بتاؤ اللہ بخشے نواب چھٹن کی بٹیا کا بیاہ کب ہے۔

خشو کی بہو: اے بی بی صاحب تم نہ جانو ہو ہزاروں پیام آئے مگر واہ ری تو نواب کی بیوی اللہ ماری نے کوئی پیام جمنے ہی نہ دیا سوتیلی اولاد کا پورا پورا بدلہ نکالا ہیں نے بھی پیام لگائے ایک سے ایک مگر بیوی کا منہ ٹیڑھا مشاطہ کہاں تک سنوارے جس کے پانو نہ جائے بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی۔ بٹیا کا بیاہ ہو نہ ہو اُس کی جوتی سے!

خالہ بی بی: اے تو آخر کہتی کیا ہیں ساری عمر دُکھیا کو کنوارا بٹھائے رکھیں گی۔

خشو کی بہو: اے کہتی کیا ہا نے ٹوٹلتی ہیں باتیں کریں مینا کی سی آنکھیں پھیرے توتے کی سی نواب نے اپنی زندگی تو غارت کی ہی تھی لونڈیا کی بھی دیڑ مار کر رکھ دی دُکھیا ساری عمر اپنے نصیبوں کو روئے گی۔ وہ جو مثل ہے کہ سوت کا لانا جیتے جی کا جلانا اللہ رحم کرے یتیم بچی پر وہ تو اللہ کو پیارے ہوئے بٹیا کے سینے پر مونگ دلنے کو یہ بلا داب گئے تھے۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

خالہ بی بی: اے میں کیا بتاؤں اُسی دن نواب اچھّن کے گھر مولود میں ملی تھیں میری تو بڑی للّو پتّو کرتی رہیں باتیں بھی ایسی کہ طوطیاں ہاتھ پساریں۔ میں نے بیاہ کی بات چھیڑی تو کہنے لگیں اے خالہ صاحب آپ تو جانتی ہیں آم بو آم کھاؤ املی بو املی کھاؤ جب اپنا ہی پیسا کھوٹا ہو تو پرکھنے والے کا کیا دوش۔ پوت کے پانو پلنے میں دیکھے جاتے ہیں آپ نے وہ مثل تو بڑی بوڑھیوں سے سُنی ہی ہو گی "اے اماں ری اماں میں جس ڈال پہ بیٹھوں وہی ڈال جھک جھک جائے۔"

اللہ جانتا ہے میں نے اللہ واسطے کے لیے اپنی چلتی سبھی کچھ کی مگر کوئی ہاتھ رکھنے ہی نہیں دیتا۔

خالہ بی بی: اے بہو تم ہی بتاؤ اگر سگی ماں ہوتی تو اپنے مُنہ سے اپنی اولاد کی برائی کرتی۔

بہو بیگم: اوئی ہم نے تو سُنا تھا نواب چھٹّن کی بٹیا کسی اور نواب سے منسوب تھی۔ نواب نے اُسے باغ میں دیکھا بھی تھا اور دل و جان سے صدقے قربان تھے۔ اچھا بوا یہ بتاؤ آخر اُن نواب کا نام کیا تھا وہ کون نواب تھے تم تو خوب اُن کو جانتی ہو گی۔

خشو کی بہو! اوئی نوج تیرے سر کی قسم بٹیا میں کیا جانوں اُس کلموے نواب کو۔ جانے کون کہتا تھا اللہ جھوٹ نہ بلوائے میری تو مت کٹ گئی ہے بڑھاپے میں کہ اُن نواب کی تو کہیں نسبت طے ہو گئی ہے۔ اے لو بٹیا ہم تو چلے۔ اے بی بی صاحب یاد رکھیو شبو بٹیا کے بیاہ میں سونے کے کڑے لیے بغیر نہ ٹلوں گی۔

اللہ اللہ کر کے شبو کے بیاہ کا دن آ ہی گیا باہر مردانے میں نکاح پڑھایا گیا۔ اب جو آرسی مصحف کا وقت آیا اور رخصتی کی تیّاری شروع

ہوئی کہاروں نے مل کر سر پہ چھپر کھٹ اٹھایا بھورے کا کھانا ساتھ کیا سقنی نے صراحی بجھیری باقی بو غبندہ بھی سجایا جانے لگا۔ ادھر خالہ بی بی نے آرسی مصحف کے لیے جو دلھن کی سراسری اٹھا کر آنچل الٹا تو دھڑام سے گر پڑیں۔ اب تو سارا گھر تلے اوپر ہو گیا بیویوں میں کن سوئیاں ہونے لگیں ایک چیخ پکار ہونے لگی۔ کسی نے کہا اے ہے پیر پھسل گیا۔ کوئی کہے نہ نہ اوپر سے مُرداری گری ہے کسی نے ٹوٹا کیا ہے۔ ارے دوڑیو بھاگیو۔ اب کیا تھا کوئی پنکھا لیے دوڑا چلا آ رہا ہے کسی کے ہاتھ میں پانی کا کٹورا ہے۔ اللہ اللہ کر کے بڑی مشکل سے بہو بیگم نے ذرا اُن کے ہوش سنبھالے تو پھر کھڑی پچھاڑیں کھانے لگیں کہنے لگیں اے بیویوں میں لُٹ گئی، غضب ہو گیا یہ شبو نہیں کلموی نواب چھٹن کی بٹیا ہے۔

اب کیا تھا ساری بیویوں میں ہلچل مچ گئی پہلے ایک منٹ کے لیے ساری محفل کو سانپ سونگھ گیا پھر تو یہ عالم تھا ایک بولی ستر زبان تھی اسی ہما ہمی میں دوڑا دوڑا باغ کا مالی چلا آیا اے بی بی جی بی بی جی باغ کے کنوئیں میں شبو بٹیا کا دوپٹہ لٹک رہا تھا۔ یہ سُن کر تو خالہ بی بی کے پانو تلے زمین نکل گئی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں اے ہے میری بٹیا نے خودکشی کر لی۔ اے ہے میں نے کس ناز نخرے سے اپنی بنّو کو اُٹھایا تھا اُس کے لیے کیسی کیسی منتیں مُرادیں کیں کنوؤں میں بانس ڈالے بیوی کا کونڈا کیا زیارتوں کی خاک چاٹی مگر میں غضب ماری کیا جانتی تھی کہ میری بنّو مجھ ہی سے خفا ہو جائے گی۔

اس موئی کلجبی مُنڈی کاٹی نواب چھٹن کی لونڈیا کی خاطر میری چاند سی بنّو کہاں غائب ہو گئی ارے لوگو دوڑیو بھاگیو اُس کی جان بچاؤ کہیں سے بھی میری بٹیا کو ڈھونڈ کر لاؤ اللہ کرے وہ ہاتھ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ٹوٹیں کوڑھ ٹپکے جو میری بٹیا کو اٹھا کر لے گئے اُن پر حضرت عباس کا علم ٹوٹے۔ اگر میری بچّی مل جائے تو صدقے میں دوں اُن کلموؤں کو اُس جگہ پہ سے جہاں میری بٹیا کی دائی نے ہاتھ دھوئے۔ اللہ کرے کھڑی کھاٹ جائیں وہ جوانہ مرگ۔

ادھر خالہ بی بی بیچ والوں کی جان کو کوس رہی تھیں اُدھر براتیوں میں ساری بیویوں میں کھل بلی مچ گئی کوئی کہتا اوئی بجھنو اُس ہر ڈنگی کے تو شروع سے ڈھنگ ہی اچھے نہ تھے میں تو جانوں کسی شہدے کے لٹ ہو گئی۔ دوسری کہتی اے ہٹو بوا موئے شہدوں کو بھی کوئی کام نہ رہا تھا تم تو آسمان پر تھگلی لگاتی ہو کوئی صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل صورت چڑیلوں جیسی مزاج پریوں جیسے بھلا اُس پر کون عاشق ہوگا۔ ادھر کہیں روتے روتے بہو بیگم نے مایوں کے کمرے میں جا کر جو نہانے کا جوڑا اُلٹا تو اُس میں سے ایک چِٹھّی نکلی خالہ بی بی کے نام جس میں شبّو نے یہ لکھا تھا کہ یہ قربانی میں اپنی سہیلی کی خاطر دے رہی ہوں تاکہ اُس کا بیاہ ہو جائے۔

یہ سُنتے ہی خالہ بی بی پھر دھڑام سے گر پڑیں اور جلدی جلدی لرزتے ہاتھوں سے بہو بیگم نے اُن کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اس منظر کو دیکھتے ہی ساری بیویاں جلدی جلدی اپنے دوہر سنبھالنے لگیں اور یہ جا وہ جا ذرا سی دیر میں سارے براتی غائب ہو گئے اور ساری دیوڑھی میں بہو بیگم کے رونے کی آواز گونجنے لگی۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کتابیات

۱۔ جعفر علی خاں اثر لکھنوی — "فرہنگ اثر حصّہ اوّل و دوم۔" پرنٹر سرفراز قومی پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۴۱ء۔

۲۔ سید احمد دہلوی — "لغات النساء" کاشی رام پریس نول کشور دفتر فرہنگ آصفیہ دہلی سنہ ۱۹۱۷ء۔

۳۔ سید احمد دہلوی — "محاورات نسواں" نول کشور پریس۔"

۴۔ سید احمد دہلوی — "انشائے ہادی النساء" نول کشور پریس۔"

۵۔ سید احمد دہلوی — "رسوم دہلی" مصنف فرہنگ آصفیہ باہتمام شیخ محمد اکرام

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مخزن پریس۔

۶۔ منشی چرنجی لال دہلوی	"مخزن المحاورات"، مطبع ہند فیض بازار دہلی میں لالہ چرنجی لال مالک سنہ ۱۸۸۶ء۔
۷۔ محمد منیر الدین	"محاورات نسواں" خاص بیگمات کی زبان۔
۸۔ مولوی عابد حسین	"گلدستہ محاورات اُردو" مطبوعہ سلیمی پریس شہر الہ آباد سنہ ۱۹۲۲ء۔
۹۔ ابو عامر خواجہ باقر حسن قادری	"قصص الامثال" پبلشر سید محمد اشفاق علی اُردو بازار جامع مسجد دہلی۔
۱۰۔ محمد نجم الدین دہلوی	"نجم الامثال" حصہ اول و دوم اور چہارم، پنجم۔
۱۱۔ سید تصدق حسین	"قرار اللغات" اُردو محاورات۔ اُردو زبان تلمیحات"۔
۱۲۔ محمود نیازی	"اُردو زبان تلمیحات"۔
۱۳۔ مولوی محمد رحیم بخش دہلوی	"دہلی گائڈ یا رہنمائے دہلی" افضل المطابع دہلی میں مرزا عبدالغفار بیگ صاحب کے اہتمام سے چھپی سنہ ۱۳۲۱ھ۔
۱۴۔ انشاء اللہ خاں انشا	"دریائے لطافت" باہتمام قاضی احمد علی گویا سنہ ۱۲۶۶ھ۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

	۱۸۰۳ء چھاپہ خانہ آفتاب مرشد آباد
۱۵۔ اسلم پرویز	"انشاء اللہ خاں انشا عہد اور فن" مکتبہ شاہراہ دہلی۔
۱۶۔ محمود نیازی	"تلمیحات" نسیم بک ڈپو لاٹوش روڈ لکھنؤ۔
۱۷۔ جلال لکھنوی	"سرمایہ زبان اردو تحفہ سخنوران" باہتمام محمد محسن دار المطابع لکھنؤ۔
۱۸۔ مولوی عبدالحق	"قواعد اردو" مطبوعہ انجمن پریس اردو باغ اورنگ آباد ۱۹۳۶ء
۱۹۔ شیخ تصدق حسین	"بیگمات اودھ"
۲۰۔ بیگم صفدر علی	"عورتوں کی انشا"
۲۱۔ میر حسن دہلوی	"مثنوی سحر البیان"، ڈاکٹر جان گل کرسٹ کی ایما سے میر شیر علی افسوس نے ۱۸۰۳ء میں فورٹ ولیم کالج کے لیے شایع کی۔
۲۲۔ ڈاکٹر مسعود حسین خاں	"مقدمہ تاریخ زبان اردو" کمال پرنٹنگ پریس دہلی ۱۹۵۸ء

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

۲۳۔ ڈاکٹر مسعود حسین خاں	"قصہ مہر افروز و دلبر" شعبہ اُردو عثمانیہ یونیورسٹی۔ ۱۹۶۶ء۔
۲۴۔ پروفیسر عبدالقادر سروری	"علم زبان"
۲۵۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار	"فسانہ آزاد" جلد اول دوم وسوم۔ مطبع نول کشور لکھنؤ ۱۹۴۹ء۔
۲۶۔ ناصر نذیر فراق دہلوی	"بیگموں کی چھیڑ چھاڑ"
۲۷۔ ناصر نذیر فراق دہلوی	"سات طلاقنوں کی کہانی"
۲۸۔ وزیر حسن دہلوی	"چاند بی بی سلطانہ"
۲۹۔ پروفیسر آغا حیدر حسن مرزا	"پس پردہ" منظور احمد علی گڑھ۔ باسط علی ۱۹۲۲ء۔
۳۰۔ راشد الخیری	"منازل السائرہ"
۳۱۔ خواجہ الطاف حسین حالی	"مقدمہ شعر و شاعری" مکتبہ جامعہ نئی دہلی
۳۲۔ مولانا شبلی نعمانی	"شعر العجم" جلد چہارم مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ۔
۳۳۔ مولانا شبلی نعمانی	"موازنہ انیس و دبیر"
۳۴۔ ولی احمد خاں	"محاورات داغ" بار اول مکتبہ ادب اُردو بازار دہلی۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

۳۵۔ درگا پرشاد	"تذکرۃ النساء" المطابع سید فخرالدین ۱۸۸۴ء
۳۶۔ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی	"دلی کا دبستان شاعری" فروغ اردو لکھنؤ
۳۷۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	"دبستان لکھنؤ"
۳۸۔ مرزا ہادی رسوا	"امراؤ جان ادا" نیا ادارہ لاہور۔ ناشر نذیر احمد چودھری سویرا آرٹ پریس۔
۳۹۔ خواجہ محمد پرویز	"دفتر فصاحت" مطبع محمد مصطفیٰ خاں
۴۰۔ دیوان رنگین	"اصطلاحات بیگمات" مطبع مسیحی جلالی۔
۴۱۔ آغا حیدر حسن مرزا	"دیوان جان صاحب" مرتبہ نظامی پریس بدایوں۔
۴۲۔ ڈپٹی نذیر احمد	"توبۃ النصوح"
۴۳۔ انیس بیگم صاحبہ دہلوی	"رسوم دہلی" نامہ نگار تہذیب نسواں، باہتمام مولوی سید ممتاز علی یونین اسٹیم پریس لاہور ۱۹۶۱ء۔
۴۴۔ منشی فیض الدین	"بزم آخر"
۴۵۔ جلال الدین جعفری	"ریختی کا ارتقا"

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مکتبہ جامعہ کی نئی کتاب

نظرے خوش گزرے

بیگم انیس قدوائی

یہ کتاب بیگم انیس قدوائی کے دلچسپ
مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ہے اس میں شاعروں
پر بھی مضامین ہیں اور ادیبوں پر بھی، کچھ مضامین
محض خیالی ہیں مگر ان میں تاریخی حقائق اور نئی
تہذیب کا مکچر ہے۔ یہ مکچر کڑوا کسیلا ضرور ہے
مگر ہے فرحت بخش۔

قیمت -/۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نئی اور اہم مطبوعات

کتاب	مصنف / مرتب	قیمت
رموزِ غالب	ڈاکٹر گیان چند	۱۸/۵۰
میر انیس سے تعارف	صالحہ عابد حسین	۴/-
اقبال اور مغربی مفکرین	جگن ناتھ آزاد	۱۰/۵۰
جدید اردو ادب	ڈاکٹر محمد حسن	۱۵/-
فکر و ریاض	علی جواد زیدی	۱۲/-
کچھ نثر میں بھی	آنند نرائن ملّا	۱۶/-
بازگشت	کبیر احمد جائسی	۱۱/-
عربوں میں تاریخ نگاری کا آغاز وارتقا	محمود الحسن	۱۵/-
مشاہیر کے خطوط	مرتبہ: عبداللطیف اعظمی	۱۲/۵۰
اردو کیسے لکھیں	رشید حسن خاں	۴/-
نیا اردو نصاب (اول)	مرتبہ: محمد ذاکر	۳/-
نیا اردو نصاب (دوم)	مرتبہ: قیصر زیدی، محمد ذاکر	۳/-
پچھلے پہر	جاں نثار اختر	۷/-
بیاضِ مریم	سکندر علی وجد	۱۲/-
مسالک و منازل	ضیاء احمد بدایونی	۲۲/-
مغلیہ ہندوستان میں زرعی تعلقات	سید نور الحسن	۴/-
سماجی تبدیلیاں ازمنۂ وسطیٰ کے ہندوستان میں	رام شرن شرما	۲/-
قدیم دلی کالج	مالک رام	۴/۵۰
انتخاب حالی	مرتبہ: سفارش حسین رضوی	۶/۵۰
یادوں کے سائے	عتیق صدیقی	۱۸/-
تلاش میر	نثار احمد فاروقی	۱۱/-
ہوا کے دوش پر	غلام ربانی تاباں	۵/۵۰
جدید ترکی ادب کے ارکان ثلاثہ	ضیاء الحسن فاروقی	۴/-
مذہب اور جدید ذہن	ڈاکٹر مشیر الحق	۷/۵۰
غالب اور شاہانِ تیموریہ	ڈاکٹر خلیق انجم	۹/۵۰
نگارشات	پروفیسر محمد مجیب	۱۶/-
جانے والوں کی یاد آتی ہے	صالحہ عابد حسین	۱۸/-
مسرت سے بصیرت تک	آل احمد سرور	۱۲/۵۰
وہ صورتیں الٰہی	مالک رام	۱۰/-
دین الٰہی اور اس کا پس منظر	مہر محمد خاں شہاب مالیر کوٹلوی	۴/-
نظر اور نظریے	آل احمد سرور	۱۲/۵۰
ہمارے ذاکر صاحب	رشید احمد صدیقی	۹/-
طنزیات و مضحکات	رشید احمد صدیقی	۱۰/۵۰

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹودی ہاؤس دریا گنج دہلی ۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri